حسن

بابت ماہ نومبر ۱۸۹۳ء

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۳ء

عربون کی گذشتہ تجارت

تاریخ تجارت مین روم کبیر کی تباہی سے بڑھکر مغربی ایشیا پر عربون کی فتح کا زمانہ بھی ایک بڑے معرکے کا زمانہ شمار ہوتا ہے - یہ قوم کا اطلاق اُس وقت سے ہونے لگا کہ جبکہ ان لوگون نے دائرہ اسلام مین اگر قدم رکھا اور رفتہ رفتہ مذہبی جوش سے بیتاب ہوکر دہ از سندھ تا پائرنیز فتح و نصرت کا ڈنکا بجاتے چلے گیے ہین اور تجارت و صنعت کو خدا و رسول کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھکر اُنھون نے فروغ دیا ہے

اگلی تاریخین عربونکی تجارت کے حیرت افزا حالات سے بھری پڑی ہین - وہ مدین ہی کے تاجرون کا قافلہ تھا کہ جسنے مصر کو جاتے ہوے راستے مین حضرت یوسف علیہ السلام کو اُنکے نامہربان اور سنگدل بھائیون سے خرید کیا تھا اہل یہود نے جس وقت مدین پر غارتگری کی ہے تو اُنکے ہاتھ وہان کے تاجرونکے مال و اسباب مین سے بیشمار زر و جواہر سونے کے عمدہ عمدہ زیورات اور اُونٹون کی گردن مین ڈالنے کے طلائی حلقے آگیے تھے - اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہان کی تجارت کس قدر بڑھی ہوئی تھی - حضرت حزقیل کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فنشیا سے عدم یا عدومیا کا تجارتی تعلق اس درجہ بڑھا ہوا

تہا کہ یہان سے نیلم - زمرد و دوسرے قیمتی احجار - اور گڑھی ہوئی چیزین معاوضے مین بہیجکر وہان کی تجارتی جنس منگائی جاتی تہی -

ملک عرب کے لٹیرے **مصر** کی سلطنت کو تاخت و تاراج کرکے کتنی ہی صدیون تک **تھیبس** پر مسلط اور قابض رہے ہین - شہر گرا کہ جو خلیج **عمان** پر واقع ہے مدتون تک **ہندوستان** اور **بابل** کی تجارت کا ایک درمیانی واسطہ رہا ہے - زمانہ حال کے بعض مورخین کا خیال یہ بہی ہے کہ **عافر** اسوقت ملک عرب ہی مین شامل تہا جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہان سے سونا چاندی صندل اور جواہرات بکثرت حاصل ہوتے تھے -

زمانہ قدیم مین **ہندوستان** اور **فنیشیا** والون کے درمیان جو تجارتی اغراض سے آمد و رفت ہوتی تہی وہ بذریعہ قافلہ جنگلون کی راہ سے ہوتی تہی -

ہیرودوٹس ایک مشہور یونانی مؤرخ لکہتا ہے کہ صبر اور لوبان تو عرب کے سوا اور کہین دستیاب ہی نہوتا تہا - عربی تجارت کو جیسا فروغ اور عروج زمانہ وسطی مین ہوا ہے ایسا عروج اس سے پہلے اسکو کبہی نہین نصیب ہوا تہا -

سلطنت **فارس** پر قابض اور مسلط ہو جانیکے باعث بلحاظ تجارت **ہندوستان** کے بازارون پر بہی عربون کو پورا پورا اختیار حاصل ہو گیا تہا - اور اس سے بڑھ کر **چین** سے تو وہ بلا کسی درمیانی واسطے ہی کے تجارتی معاملے طے کرینگے تہے -

عربون نے سواحل **افریقیہ** پر مصر سے رشتہ تجارت برقرار رکہنے کے لیے

جا بجا تجارتی منڈیان قائم کر رکھی تھین - یہانتک کہ گویا بحیرہ روم کی بحری تجارت تمام و کمال عربون ہی کے ہاتھ مین تھی -

شیوع اسلام کے قبل عرب لوگ مکے کو مقدس جگہہ تو نہین خیال کرتے تھے مگر "ام القری" کی حیثیت سے اُنکے دلون مین اُسکی عظمت ضرور تھی - تعلیم اسلام کے اثر سے جب اُنکو مکے کی حرمت اور اُسکا تقدس معلوم ہوا تو اُسوقت اُنکے دلون مین اُسکی دوگنی عظمت اور وقعت قائم ہو گئی - اور قافلے کی پرانی راہون نے اب پھر از سرنو رونق حاصل کی - مدینہ - کوفہ - بصرہ - بورسفا - دمشق - بغداد موصل اور مدین جو کہ دجلے کے کنارے قدیم شہر سیلوشیا کے محاذی واقع ہے یہ سب چونکہ قافلون کے پڑاو اور روانگی کے مقامات تھے - اسلیے انکو شہرت اور ترقی خوب حاصل ہوا - خصوصاً بغداد جو کہ دار الخلافت ہونیکے علاوہ قافلونکی گذرگاہونکے وسط مین بھی واقع تھا بلحاظ ترقی تجارت اُسنے تو بابل کی گذشتہ عظمت و جبروت کو بالکل ہی بھلا دیا تھا -

عرب - روم - مصر - فارس اور افریقہ کے مغربی سواحل کے مسافران حجاز جو بعزم حج آتے تھے وہین سے گذر کر جاتے تھے - یہان اُنمین سے بہتیرون کے مقصد دینی کے ساتھہ دنیوی حاجتین بھی پوری ہوجاتی تھین - چنانچہ ایسا ہوتا تھا - کہ اکثر تو اُنمین سے محافظین قافلہ بنا کر اور بعض بپیشہ ورحجاج - دولتمند مگر کم ہمت یا ضعیف لوگون کی طرف سے نیابتہً حج کرنے کی غرض سے اخراجات سفر

اور کچھہ حق خدمت کے طور پر دیکر روانہ کیے جاتے تھے -

عربون کا قدم جہان جاتا تھا وہان تجارت بھی اُنکے ہمرکاب ہوتی تھی جس کسی ملک یا صوبے کو وہ فتح کرتے تھے - اُس مین اُنکی طرف سے حاکم اور قاضی مقرر ہوتے - مدارس اور مسجدین تعمیر ہوتین - پختہ سڑکین بنتین اور سب چیزین خوش اسلوبی کے ساتھہ رکھی جاتی تھین -

مکے کے ہر ایک راستے مین جا بجا کنوئین - مسافرونکی شب باشی کے لیے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کاروانسرائین موجود تھین اور سڑکون پر فاصلہ بتلانے کے لیے نشانات نصب تھے -

موقع اور محل مناسب پر مسافرون کے لیے تازہ دم گھوڑون اور اونٹون کے اڈے قائم تھے - یہ باتین ہین جو عربون کی حسن انتظامی پر بڑے زور کے ساتھہ شہادت دیتی ہین -

سلطنت **عرب** کی وسعت اور اُسوقت کی وہانکی طرز حکومت سے جو کچھہ فائدے مترتب ہوے ہین وہ بھی کچھہ کم نہین ہین -

عربون کی تمام مقبوضات مین خواہ وہ **یورپ** اور **ایشیا** مین ہون یا **افریقہ** مین زبان عربی ہی رائج تھی - اور یہی مفتوحات اور مقبوضات **عرب** کی گویا عام زبان تھی اسی طرح پر اُنکی سوشیل یعنی اخلاقی اور ارتباطی حالت مین بہت کچھہ نمایان ترقی پیدا ہوئی -

شاہزادے۔ اور مالدار و ذی مقدرت لوگونکے صاحبزادے تعلیم و تربیت کی غرض سے دار العلوم بغداد کے مدارس مین بھیجے جاتے تھے۔ تجار لوگ تمام عرب مین بغیر تکلیف و زحمت کاروانسرائی سفر کرسکتے تھے۔ اور جہان جاتے تھے وہان اُنکی بڑی قدر و منزلت اور آؤ بھگت ہوتی تھی۔ عربونکی تجارت اسقدر پُر زور ہاتھون مین تھی کہ حریف سلطنتون کے روکنے سے بھی نہین رُک سکتی تھی۔

عربون کا طرز معاشرت بھی اقوام یورپ کے مقابلے مین نہایت ممتاز تھا جس زمانے مین کہ تہذیب جرمن۔ فرانس اور برطانیہ کے خانقاہ نشین راہبون مین بھی صرف برائے نام ہی تھی۔ اور اُن ممالک کے باشندے علی العموم مفلسی اور وحشیانہ حالت مین زندگی بسر کرتے تھے۔ اُس وقت ممالک عرب فضل خدا سے بلحاظ مال و دولت۔ علوم و فنون صناعی و دستکاری۔ اور عمارات عالی عروس سلطنت بنے ہوے تھے۔

چونکہ عربون کی شایستگی او رکمال اوج کا زمانہ یورپ والون کی بدتمیزی اور جہالت کے زمانے کے ساتھ تھا اس لیے اُس وقت جو کچھہ اُنھون نے اپنی آنکھون سے دیکھا اُسکو تو وہ تمیز نہ کرسکے اور اب جو تاریخین اُنکے سامنے عربون کی گذشتہ تہذیب علوم و فنون۔ اور دولت و ثروت کا حال بیان کرتی ہین تو وہ اُسکو بطور فسانہ اور جھوٹے قصے کے سمجھتے ہین۔

حریف اگر سچے واقعے کو بھی نہ مانین تو بلا سے نمانین۔ اُنکے نماننے سے واقعہ

کی ہستی اور وقعت مین کوئی فرق نہین آسکتا - خیر یہ جملہ معترضہ تو اُن یورپین مؤرخون کا جواب تھا کہ جو عربون کے گذشتہ علوم وفنون - ترقی تہذیب الغرض اُنکے تمام کمالات کے منکر ہین - اب ہم اپنے اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہین -

عربون مین جو خلفاے وقت ہوتے تھے وہ عالمون اور اُنکے علوم کی بڑی قدر کرتے تھے چنانچہ اُنھین کے اشارے سے یونانی فلاسفرونکی تصنیفات عربی زبان مین ترجمہ ہوتین اور بڑے ذوق شوق سے پڑھی جاتی تھین - علم ہیئت اور کیمیا کی کتابین خود عربی مین تدوین ہوکر یورپ کی دوسری زبانون مین ترجمے کیے ذریعے سے گئی ہین - طریق شمار اور خصوصاً جبر مقابلہ عربون ہی کے دماغ سے پیدا ہوکر یورپ والو نصاب تعلیم مین داخل ہوا ہے الجبرے کا الف لام جونکہ خود اُسکے عربی الاصل ہونے پر گواہی دیتا ہے اسلیے یورپ والون نے بھی اقرار کرلیا ورنہ اس قسم کے خصوص مین وہ دوسرون کے زیر بار احسان ہونے کو ذرا کم پسند کرتے ہین -

اسپین کو رومہ والون کی زیر حکومت رہ کر وہ رونق اور ترقی کبھی نصیب نہین ہوئی کہ جو مور یعنی عربون کے ظل عاطفت مین نصیب ہوئی ہے - چنانچہ عربون کے دور مین اسپین کی یہ حالت تھی کہ جہان دیکھو وہان آباد شہر - عالیشان عمارتین نظر آتی تھین - طریق آبپاشی کچھہ ایسا پُرفن اور پُراثر تھا کہ زمین کے تختے مثل باغون کے گلزار اور رشک بوستان بنے ہوے تھے -

عربی تاجرون کی جانب از انہ سیر وسیاحت کی بدولت جغرافی معلومات

مین بھی بہت کچھہ ترقی ہوئی - تجار عرب کے قافلے اُدھر تو تاتاری ملک کو پانوؤن مین روندتے ہوے سائبیریا تک بڑہتے چلے گیے اور ادہر جب قومی مین سرشار اور مذہب اسلام کے والہ و شیدا عربون کا ایک گروہ ہندوستان مین آکر مقیم ہوا کہ جسکی تلقین اور دعوت سے بیسیون راجہ اور مہاراجہ مشرف باسلام ہوے عربون کی تجارت جانب شرق اور بڑہی یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے چین اور مجمع جزائر الہند تک پہنچ گیے - جانب غرب عربی تاجرون کے قافلے پہنچنے کا پتہ صرف نائی گر چلتا ہے - افریقیہ کے شرقی سواحل پر عربی تجارت کی وسعت میداغشقار (میداگاسکر) تک معلوم ہوئی ہے - نتیجہ یہ ہوا کہ ترقی دولت کے ساتھہ خلفا عیش و عشرت کے مہلک سمندر مین ڈوب گیے - اور اسیکا سیلاب اُنکی سلطنت کو بہا کر لے گیا - عربی سلطنت کا تجارتی فروغ - وسعت اور کثرت دونون اعتبار سے سلطنتہاے قدیم سے بدرجہا بڑہا ہوا تھا - مگر بات یہہ ہے کہ جتنی جلد اسمین ترقی ہوئی تھی اُتنی ہی جلد اُسکو زوال بھی نصیب ہوا - عربون کی حکمت عملی تو یہ رہا کی ہے کہ جہان تک ممکن ہوتا تہا تجارتی مقامات تعداد مین بڑہائے جاتے تھے - اور اقوام قدیمہ کا دستور یہ تہا کہ وہ چند بڑے بڑے شہر چنکر دنیا کی تمام دولت و ثروت کو اُنھین مین جمع کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے - تجارت کی بدولت عربون مین جو عام فارغ البالی اور خوشحالی پہیل گئی تھی اُسنے اُن کو فلاحت اور نیز صنعت و حرفت کے دوسرے شعبون کی طرف مائل کیا اور جب اُنکا وقت آیا تو اُنھون نے منبس بادلے

کی طرف انکی عام توجہ کو مبذول کرادیا۔ دولتمند لوگ خوشنما اور پُر فضا باغون پر نازان نظر آنے لگے۔ اور ادنی درجے کے لوگ سامان آرایشی بنانے اور مہیا کرنے مین ذوق طبع ظاہر کرنے لگے۔ صنعت و دستکاری مین ریشمی کپڑے سب سے زیادہ پوچھے جاتے تھے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ **مستنصر باللہ** کے توشہ خانے مین ایک ہزار ریشمی پردے موجود تھے کہ جنپر سونے کے تارون کا سوزنی کام کڑھا ہوا تھا۔ یہ پردے کیا تھے گویا اچھے خاصے مرقعے تھے کہ جنپر شاہان سلف۔ خلفا اور دارالخلافت کے نامور لوگون کی تصویرین مع اُنکے مشہور کارنامون کے کڑھی ہوئی تھین اور جس خاندان مین سے جو خلیفہ اور بادشاہ ہوتا تھا اُسکا نام تصویر کے نیچے سوزنکاری سے لکھا رہتا تھا۔ آسمانی رنگ کی زمین کے قالینون پر تاریخی واقعات کے علاوہ شہرون دریاؤن۔ سڑکون اور سمندرون کے نقشے بھی مختلف رنگ کے ریشمی دہاگون اور سونے چاندی کے تارون سے کڑھے رہتے تھے۔ اس قسم کے قالین نہایت قیمتی ہوتے تھے چنانچہ اسی قسم کے ایک قالین کی قیمت بائیس ہزار دینار بیان کی گئی ہے۔

تجارت سے عربون کو ایک بڑا نفع یہ بھی پہنچا کہ اُنھین سفر اور سیر و سیاحت کا ذوق پیدا ہوگیا۔ تاجر لوگ اپنے بیٹون کو قافلے کے ساتھ دور دراز ممالک مین بھیجنا گویا ایک جزو تعلیم سمجھتے تھے۔ علاوہ ازین جہان کہین علوم و فنون کے اساتذہ کامل ہوتے تھے وہان عرب لوگ اپنی اولاد کو بطیب خاطر بھیجکر پیغمبر آخرالزمان کے ارشاد

[1]"اطلبوا العلم ولو کان فی الصین"، کو بسر و چشم بجالاتے تھے - الغرض عربون نے اسطرحپر وہ تہذیب اور شایستگی حاصل کرلی تھی کہ جواس سے قبل اُن مین نام کو بھی موجود نہین تھی -

دارالخلافہ بغداد کی دلکش خوبصورتی اور اُسکی شان و عظمت سلطنت عرب کے مختلف ممالک مین سے سیاحین اور مشتاقین کے گروہ کے گروہ اپنی طرف بکثرت کھینچتی رہتی تھی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اُسکے مشتاق سیاحون کی سالانہ تعداد حجاج مکہ کی تعداد کی برابر ہوتی تھی -

صنعت و حرفت اور زراعت کی برکت سے خاص عرب مین بھی اس قسم کی تجارتی اشیا پیدا ہونے لگی تھین کہ جو ممالک غیر کی اشیا سے ہر طرح پر ممیز اور انوکھی ہوتی تھین - عرب بھر مین یمن فن پارچہ بافی مین یکتا تھا - مضافات یمن مین سے صنعا جو ایک مشہور قصبہ ہے اُسمین خرمے اور گندم کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی - روغن بلسان مکے سے باہر ہو کر فارس اور ہندوستان مین جاتا اور وہان سے اُسکے معاوضے مین ہندوستانی اور ایرانی ساخت کے کپڑونکی کھیپ آتی تھی - کافی کہ جسکا نام عرب والون نے اُسکی خاصیت[2] کے لحاظ سے قہوہ[3] رکھا ہے یہہ بھی عرب کی خاص

[1] ترجمہ - طلب علم کی کوشش کرو اگرچہ وہ چین ہی مین کیون نہو ۱۲ [2] یونانی طبیبون نے اسکے خواص مین اسکو مشہر یعنی بیداری لانیوالی شے لکھا ہے ۱۲ [3] اس موقع پر مختلف ممالک مین قہوہ کے عام رواج پانیکا زمانہ بتلانا بھی خالی از دلچسپی نہوگا - قسطنطنیہ مین اول اول قہوہ خانہ قائم ہونیکی تاریخ ۱۵۵۴ء مارسیلس مین ۱۶۷۱ء - پیرس مین ۱۶۷۲ء - ہمبرگ اور نورمبرگ مین ۱۶۹۶ء - اور لندن مین ۱۶۵۲ء بیان کی گئی ہے - قہوہ کا پودہا اول اول جاوا مین ۱۶۹۰ء - ایمسٹرڈم مین ۱۷۱۰ء سوری نام مین ۱۷۱۸ء ہندوستان مین ۱۷۱۹ء کین و مارٹینگ مین ۱۷۲۲ء عیسوی اور جمیکا مین ۱۷۳۲ء عیسوی مین لایا گیا تھا - ۱۲

پیداوار تھی ۔

بنظر دلچسپی معزز ناظرین ذیل مین ہم عرب کے چند نامی گرامی تجارتی مقامات کا ذکر کرتے ہین بغداد اور اُسکے قرب وجوار کے مقامات نے توجیسا کہ ہم اوپر بھی لکھ چکے ہین بابل کی گذشتہ تجارتی وقعت اور رونق کو اپنی سرزمین پر گویا از سرنو ہی پیدا کیا تھا ۔

دمشق جو صوبۂ شام کا صدر مقام اور دنیا کے نہایت قدیم شہرون مین سے ایک بڑا شہر تسلیم کیا جاتا ہے وہ حجاج مکہ کی گذرگاہ پر واقع ہونے کے سبب سے ایک بڑا تجارتی مقام تھا ۔ علاوہ ازین وہ فن لوہاری اور خصوصاً تلوار سازی مین ہمیشہ مشہور رہا کیا ہے ۔ چنانچہ تلوارون پر جو وہان نقش و نگار ہوتے تھے اُسی کے اعتبار انگریزی زبان مین اُس قسم کی منقش تلوار کے ساتھہ لفظ ''ڈمیسننگ'' استعمال ہوتا ہے علی ہذا القیاس لفظ ''ڈمیسک'' جو انگریزی زبان مین مشجر اور جامدانی کے لیے مستعمل ہے وہ بھی شہر دمشق (ڈمیسک) کی مناسبت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے ۔

ضلع ارمنیا اور بالخصوص ٹرپی زانڈ کہ جو بحر اسود پر واقع ہے یہ دونون اپنے اعلیٰ رنگ کے منقش پردون کے باعث دور دور مشہور تھے ۔

طہران کہ جہان کو تاتار کے کاروان گذر کر جاتے تھے اُسکے بازار مین اعلیٰ ترین فرنیچر یعنی اسباب آرایشی مکانات ۔ سوت ۔ کتان اور شتر کی پشم کے کپڑے اور نیز مختلف قسم کا سامان و اقمشہ موجود رہتا تھا ۔

عربون کے عہد حکومت مین **فارس** کی اندرونی تجارت کی خاص منڈی **اصفہان** تہا جسکو کہ اُس وقت سلطنت **فارس** کے پایہ تخت بننے کی بھی عزت حاصل تہی - اس شہر مین کتان اور اون کے کپڑے نہایت ملائم اور نرم بُنے جاتے تھے - وہانکی کتان تو خیر مثل ریشم کے باریک ہوتی ہی تہی - مگر اُون بھی ایک خاص قسم کی بھیڑ سے لیجاتی تہی کہ جو اُسکے سرسبز و شاداب منون مین رکھکر پالی جاتی تھی -

بحیرہ **آرل** اور **طبرستان** (کاسپین) کے درمیان کے نشیبی حصہ مین اُن تاجرون کا گروہ آباد تہا کہ جو **روس** اور **عرب** والون کے مابین تجارتی لین دین کیا کرتے تھے - عربون سے سوت - کتان - اور ریشم کی صنعکاری کی چیزین لیکر اُنکے معاوضے مین اُنکو سمبور - شہد - اور موم شمالی ایشیا کی پیدا شدہ چیزین دیتے رہتے تھے - تاجر لوگ **خراسان** سے دریاے **والگا** کے دہانے تک اور وہان سے جانب شمال **کزن** اور جانب غرب دریاے **ڈان** تک پہنچتے تھے -

ملک **نائی گر** سے اہل عرب سونا اور بردے لاتے تھے اور وہین اُن کو وہ جنگلی اور غیر مانوس جانور بھی بکثرت ملتے تھے کہ جنکے سدھانے اور تربیت دینے مین اُنکو اپنے ہنر و کمال دکھلانے کا موقع ملتا تہا -

عربون اور چینیون کے باہم تعلقات ملکی کا ایک مضبوط رشتہ قائم ہوگیا تہا - چنانچہ **بغداد** سے **کنٹن** تک قافلون کی آمد و رفت کے لیے برابر تین راستے کھلے ہوے تھے - جنمین سے دو راستے تو **منگولیا** اور اضلاع **تاتار** خود مختار مین سے ہوکر جاتے

تھے اور تیسرا بلخ اور ختن کے مشہور تجارتی مقامات سے گذر کر بخارا کو طے کرتا ہوا جاتا تھا۔

ختن اُس زمانے مین ناف دنیا شمار ہونیکے علاوہ قسم قسم کی صنعکاری کے کارخانون اور مختلف علوم وفنون کی درسگاہون کے باعث بھی دور دور مشہور تھا۔ اور اُسکے قرب وجوار کا منظر نہایت ہی نظر فریب اور دلکش تھا۔

قافلہ تجار کی آمد ورفت کے لیے جو ایک راستہ خراسان سے افغانستان اور بخارا کو ہوتا ہوا ہندوستان کو گیا تھا اُسکے اثنائے راہ مین نیشاپور، مرو، ہرات اور بلخ یہ چارون بڑے بڑے اور مشہور ومعروف شہر بھی پڑتے تھے۔ مرو ریشم کی تجارت کا تو گویا مرکز ہی تھا مگر قطع نظر اسکے وہان سوتی کپڑے بھی بکثرت بنے جاتے تھے۔ ہرات مین قالین غالیچے۔ اور تلوارین نایاب بنتی تھین زعفران اور ہینگ بھی وہان بافراط پیدا ہوتی تھی۔ ایک نہایت عالیشان مسجد ہرات کی ایک پہاڑی کے وسط مین کھڑی اسلامی رعب وداب دکھلا رہی تھی۔ اور طرفہ ماجرا یہ کہ وہین ان کوہ اور قلہ کوہ پر جدا جدا عیسائیون کا کلیسا اور آتش پرستون کا آتشکدہ بھی بنا ہوا تھا۔

بلخ کو بلحاظ اُسکی قدامت کے ام القری کہتے تھے۔ اور اُسکے گرد نواح مین احجار قیمتی بکثرت پائے جاتے تھے اسکی مختلف راہون مین سے ایک راہ ملتان کے تجارتی قافلونکی آمد ورفت کے لیے بھی کھلی ہوئی تھی۔

یورپ مین عربون کی تجارت ۲۱۲ھ مین جسوقت اسپین کی عظیم الشان سلطنت نے عربونکی

طاقت ور حکومت کے جوے کے نیچے کندھا دیا ہے - فاتح بھی مثل اپنے مفتوحین کے محض وحشی اور ناہموار تھے - مگر انکا مذہب اسلام کچھہ ایسا مصلح - اور تہذیب حاصل کرنے کے لیے عربونکی فطرتی استعداد اس غضب کی تھی کہ انکو مہذب اور ترقی یافتہ بنتے ذرا دیر نہین لگی -

جزیرہ نما اسپین کا کچھہ حصہ تو بزور شمشیر عربون کے قبضے مین آیا تھا اور باقی پر وہ اپنی حکمت عملیون سے بمصالحت تمام قابو یافتہ ہوگیے تھے -

بہادران عرب اسپین کا جو صوبہ فتح کرتے تھے وہ تمام وکمال انہین کی ملکیت تصور ہوتی تھی - الا جو ملک انکے پاس بصلح آتا تھا اسکے باشندون کے حقوق ملکیت وہ ہر طرح پر محفوظ اور برقرار رکھتے تھے -

عیسائی مورخین کا فاتحین اسپین پر یہہ بہت بڑا اعتراض ہے کہ وہ اسپین کے اصلی باشندونکو بوجہ تعصب فوجی خدمتین نہین دیتے تھے - بلکہ ممالک شرقیہ ہی کی فوجین تمام اسپین مین پہیلی ہوئی تہین - چنانچہ قرطبہ مین خود خلیفہ کی خاص سپاہ تعینات رہتی تھی سوئیل مین ایمیسا کے رسالے اور الجزیرہ ومدینہ سڈونیا مین فلسطین کی پلٹنین چھاونی ڈالے پڑی تہین - غرناطہ مین شریف ونجیب بنی خاندان کے ہزارہا لوگون سے رسالے بھرتی کرکے رکھا گیا تھا -

عیسائی مورخ اگر اپنے گریبان مین منہ ڈالکر دیکہتے تو کبھی ان کو اس قسم کے اعتراض کرنیکی جرات نہوتی کیونکہ خود انکی سلطنتین بھی قومی طرفداری کے خصوص سے مستثنی نظر

نہین آتین ہندوستان مین فوجی ملازمت کا جو حال ہے وہ خود بتلا رہا ہے کہ غیر مفتوحین کے مقابلے مین فاتح قوم کے ساتھہ کس درجہ طرفداری کا برتاؤ کیا جاتا ہے دیسی لوگ فوج مین بھرتی ضرور ہین۔ لیکن اُنکی ترقی اسقدر محدود ہے کہ اس بھرتی کیے جانے سے اُنکا نہ بھرتی کیا جانا اُنکے حق مین کہین بہتر ہوتا۔ یورپین کے لیے ترقی کا وسیع میدان کھلا پڑا ہے۔ افسری کی ادنی خدمت سے وہ کرنیلی۔ جرنیلی۔ حتی کہ کمانڈر انچیفی کے منصب جلیلہ اور اعلی خدمت پر بتدریج پہنچ سکتے ہین۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ متعصب مسیحی مؤرخ اپنے ہان مفتوحین کو فوج مین با اثر خدمتین نہ دینے کو مصلحت ملکی اور وہان تعصب مذہبی سے تعبیر کرتے ہین۔

عالی ہمت اور بلند حوصلہ عرب صرف اسپین ہی پر اکتفا کر کے نہین بیٹھے۔ بلکہ اُنکے منچلے بہادرون نے سلطنت فرانس کیطرف بھی قدم بڑہایا اور طورس تک پہنچے بھی مگر ناسازگاری بخت سے ایسا ہوا کہ ۷۳۲ء مین چارلس مارٹل کے مقابلے مین اُنکو شکست کھا کر وہان سے بے نیل مرام لوٹنا پڑا۔

کوہ پائرنیز کہ جو اسپین اور فرانس کے درمیان حد فاصل کے طور پر واقع ہے اُسنے بھی اپنی دشوار گذاری کے باعث عربون کو اپنے اوپر بااستقلال قبضہ نہین دیا اور اُسمین جو پہاڑی جرگون کے لوگ آباد تھے اُنھون نے بھی اقوام غیر کا مطیع فرمان بننا کبھی گوارا نہین کیا۔

بالآخر پندرھوین صدی مین سات سو سال کی باعظمت و جلال حکومت کے بعد عربونکو

ہمیشہ کے لیے اسپین چھوڑ کر نکلنا پڑا۔ ان سات صدیون کا تاریخی حال سلطنتہاے مشرقیہ کی صدہا صدیون کی برابر ہے۔ الغرض جو سلطنت ایک زمانے مین عقل و دانش اور جوانمردی و بہادری سے عربون کے ہاتہہ آئی تہی وہی اب اُنکی ناعاقبت اندیشی بدعقلی اور بزدلی کے باعث اُنکے قبضے سے نکل گئی۔

عربون کی جفاکشی اور محنت پسند طبیعت کے ہاتھون اسپین کا چپہ چپہ رشک ارم بنا ہوا تہا۔ یہانتک کہ بنجر سے بنجر زمین کے قطعات بھی نہرون اور نالون کے آبیاری سے تختۂ گلزار بنے ہوے تہے۔

تجارت کے باعث مال و دولت مین دن دگنی اور رات چوگنی ترقی تہی۔ نصف صدی سے بھی کم مدت مین عربونکی ناشایستہ اور وحشی قوم تہذیب و شایستگی کے اعلیٰ رتبے کو پہنچ گئی تھی۔

اسپین ابتدا مین خلافت دمشق کے زیردست اور باجگزار ہوتے تہے خلافت دمشق کے تہ و بالا ہونے کے وقت ایک شخص عبدالرحمن نامی جو کہ خاندان شاہی مین سے تھا وہان سے نکل کر اسپین مین آیا اور یہان اُسنے اپنی خودمختار سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اسپین کو جب اسطرح خودمختاری نصیب ہوئی تو وہان کی وہ دولت و ثروت کہ جو وہان سے نکلکر بطور خراج دمشق کے خزانے مین داخل ہوتی تہی اب وہین رہنے لگی اور اس سے ترقی تہذیب مین گویا اور زیادہ مدد ملی۔

مورخین نے عبدالرحمن کے حال مین لکھا ہے کہ اُسکی سالانہ آمدنی حسب تفصیل

ذیل ہوئی تھی سونا دس ہزار اونس - چاندی دس ہزار رطل - خنجر دس ہزار - زرہ بکتر ایکہزار -
خود ایکہزار - برچھیاں ایکہزار -

عبد الرحمن ثالث کے وقت مین سلطنت **اسپین** کمال عروج پر تھی اور اُسکے عہد مین
اسپین کی آمدنی بھی بہ نسبت دوسرے خلفا کے عہد کے بڑھی ہوئی تھی - چنانچہ بیان
کرتے ہین کہ مالگزاری کا ساڑھے پانچ ملین روپیہ سال بسال رعایا پر کسی قسم کا فضول اور
ناگوار ٹکس لگانے یا اور کسی طرح کی جور و تعدی کرنے کے بغیر وصول ہو جایا کرتا تھا -
عبد الرحمن ثالث کے وزیر اعظم نے ایک موقع پر اُسکے حضور مین جو نذرانہ پیش کیا
تھا اُسکا حال مورخین نے بھی بیان کیا ہے اُسکو دیکھکر **اسپین** مین عربون کے تمول
کا اندازہ اچھی طرح ہو سکتا ہے -

مورخین نے اس نذرانہ کی فہرست حسب تفصیل ذیل دی ہے -
طلائے خالص ۴۰۰ رطل - چار لاکھہ بیس ہزار دینار کی مالیت کی چاندی کی سلاخین -
مفصبر ۴۰۰ رطل - عنبر ۵۰۰ اونس - کافور ۳۰۰ اونس - تاش بادلے کے تیس تھان -
قسم اعلی کے پوستین دس - سمیوری پوستین ایک سو - گھوڑونکی ریشمی اور کارچوبی جھولین چادرجن ریشم
۴۰۰ رطل - ایرانی قالین تیس عدد - آٹھہ سو گھوڑون کا فولادی ساز و سامان - ایکہزار ڈھالین -
ایک لاکھہ تیر - ایک سو پندرہ عربی گھوڑے - اور بیس خچرین مع قیمتی زیورات -

دولت و ثروت کے ساتھہ عقل و دانش اور علم و ہنر کا بھی تمام **اسپین** مین سکہ بیٹھا ہوا
تھا - حق تو یون ہے کہ **اسپین** کے بیحد تمول نے مشرقی ٹیپ ٹاپ کو اپنے دل کے

ارمان نکالنے کا خوب ہی موقع دیا تھا۔

چنانچہ **قصرۃ الحمرا** کی در و دیوار کے طلائی نقش و نگار اور رنگ برنگ کی گلکاریان پرحسرت نظارہ کے ساتھ اب بھی اُسکے مٹے مٹے نشان ظاہر کر رہی ہین۔

خلفائے **اسپین** کو عمارات کا اس درجہ شوق تھا کہ اسپین کے ہر صوبے اور ہر شہر مین عالی عالیشان متعدد مسجدین اور بیشمار سربفلک قصر کھڑے نظر آتے تھے اور جو عمارت ہوتی تھی وہ اس شان شکوہ اور صنعت کی ہوتی تھی کہ آج باوجود اسکے کہ اُس زمانے کی مشہور عمارتین ویرانے اور کھنڈر کی بھیانک اور مہیب صورت بنائے کھڑی ہین لیکن تاہم جس شخص کا اُدھر گذر ہوتا ہے وہ اُنکی عجیب و غریب صنّاعی پر عش عش کیے بغیر نہین رہتا۔

مسجد **قرطبہ** کہ جسکو **عبدالرحمن** اول نے تعمیر کرا کر اپنی عالی حوصلگی اور فراخدلی کا ثبوت دیا تھا وہ چھ سو فٹ لمبی اور دو سو پچاس فٹ چوڑی تھی۔ اُسکی چھت کو سنگ مرمر کے ایکہزار تیرانوے ستون بلحاظ عظمت اپنے سرون پر لیے کھڑے تھے۔ مسجد کا اندرونی حصہ ستونون کی قطارون سے اونیس ۱۹ درجون مین تقسیم کیا گیا تھا۔ مسجد مین رات کے وقت سات آٹھ ہزار گلاس اور قندیل روشن ہوتے تھے جنمین روزانہ بیس ہزار رطل تیل جلتا تھا۔

قصرۃ الزہرہ کی عمارت مین اس مسجد سے بھی بڑھکر اعلیٰ درجے کی صنّاعی کہلائی گئی تھی۔ باوجود تعجیل اور کوشش بلیغ کے اُسکی تعمیر مین پچیس سال کا عرصہ لگا تھا۔ اسکی لاگت کا تخمینہ سو اتیس لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

مدینۃ الزہرہ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ **قصرۃ الزہرہ** کے ارد گرد بعد مین آباد

کیا گیا تھا۔

قرطبہ سلطنت سپین کے دار الخلافت ہونے کے علاوہ کار چوبی کے کام سونے اور چاندی کے زیورات کی ساخت اور وہین کے ایک خاص قسم کے چمڑے کے لحاظ سے بھی مشہور عام تھا۔

شہر قرطبہ کی وسعت اور رونق ظاہر کرنے کے لیے اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اُس مین چھہ سو مسجدین اور ایک ہزار حمام موجود تھے۔ صنعت و حرفت پیشہ ڈالون کے دو لاکھہ خاندان آباد تھے۔ اور ہر خاندان کی بود و باش علیحدہ علیحدہ تھی۔ ریشم بافی کے سولہ ہزار کارخانے قائم تھے اور صرف سوئیل مین ایک لاکھہ تیس ہزار جولاہے بستے تھے آبادی کی گنجانی کی یہ کیفیت تھی کہ دریاے گوڈلکوئر کے کنارون پر جو مواضعات آباد تھے اُن مین باہم ایک چوتھائی فرسنگ کا بھی فصل نتھا۔

وہان کے لوگونکی محنت اور جفاکشی کا یہ حال تہا کہ وہ ہر ایک کام اور ہر ایک پیشے کو نہایت سرگرمی اور بڑی تندہی سے انجام دیتے تھے ہندوستان کے مسلمانون کی طرح وہ کسی قسم کی محنت اور حرفہ کو باعث ذلت اور عار نہین سمجھتے تھے۔ اور نہ اہل یونان اور روما کی طرح محنت و مزدوری کو فعل غلامی خیال کرتے تھے۔

اہل عرب اپنے مفتوحین کے ساتھہ اُس نرمی اور تلطف سے پیش آتے تھے کہ شاید کوئی فاتح اپنے مفتوح سے کبھی اسطرح نہ پیش آیا ہوگا۔ وہ بات کے دہنی اور قول کے پکے ہوتے تھے۔

چاندی کی قدیم کانین کہ جو اسپین مین از کار رفتہ سمجھکر ویسے ہی چھوڑ دی گئی تہین عربونکی تدبیر وحکمت سے وہ پھر چاندی اُگلنے لگین اور دریافت امریکہ تک اسپین کے معادن سے برابر قیمتی فلزات نکلتے رہے۔ لعل وزمرد بیجا اور ملاگا سے نکالے جاتے تھے۔ مرجان اور موتی ساحل سمندر پر جمع کیے جاتے تھے۔

عرب لوگ ریشم اور اون کے رنگنے اور بننے اور بالخصوص معدنی کامون مین نہایت مشہور تھے۔ اُنکی صنعت وحرفت کی دوسری پیدا کی ہوئی چیزین مثل ریشم خام۔ روغن شکر۔ سیماب۔ لوہے کے شہتیر۔ رنگ۔ عنبر۔ مقناطیس۔ سرمہ۔ بلور۔ گندہک۔ بول قسطنطنیہ کو بطور برآمد بکثرت بھیجی جاتی تہین۔ علاوہ ازین ملک کی اور دوسری مختلف پیداوار کی اس درجہ کثرت تھی کہ بہ نسبت درآمد کے وہان برآمد کی مقدار ہمیشہ بڑہی رہتی تھی۔ اور تبادلہ جنس کے لحاظ سے عرب ہی ہمیشہ نفع مین رہتے تھے۔

متواتر کامیابیون اور بیحد دولت وثروت نے قاعدہ عام کے مطابق اُنکو ایسا بدمست کیا کہ وہ اپنے پاک مذہب اور سچے دین اسلام کے بھی پورے پورے پابند نہ رہے اور عیش وتعیش مین پڑکر بالکل سست وکاہل بن گیے۔ انکے دلون مین جوش اور ہاتھ پانون مین طاقت تو باقی رہی نہ تھی مگر اُسپر بھی طمع وحرص کے گدگدانے سے اُنسے نچلا نہین بیٹھا جاتا تھا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ضعف وناتوانی کے زمانے مین پائرنیز کے جنگجو پہاڑی لوگون سے جا بھڑے اور بجاے اسکے کہ اُنسے پہاڑ کی دشوار گذار گھاٹیان خالی کراکر اُن پر خود قابض ومسلط ہوتے افسوس او رصد افسوس کہ

اُلٹا اُن کو ہی اسپین خالی کر دینا پڑا۔

افریقیہ مین عربونکی تجارت

عربونکی فتح سے پہلے بربر اُنکی اصطلاح مین افریقیہ کے اُس حصہ ملک کو کہتے تھے کہ جو مصر سے لیکر بحر اطلانٹک تک پھیلا ہوا تھا اور اسکا کچھہ حصہ زمانہ قدیم مین مارٹینا کے نام سے بھی مشہور تھا۔

عربون سے نے ممالک بربر کے دو ہزار میل رقبے پر بشمول مصر فتح حاصل کی اور خلیفہ دمشق بذریعہ وائسرائے یا نائب السلطنت اُسپر حکمران ہوا۔

خلافت دمشق کا خاتمہ ہونے کے بعد بربری عربون کے دل مین بھی سلطنت اسپین کی طرح اپنی خود مختار سلطنت قائم کرنیکی ترغیب اور تحریص پیدا ہوئی۔ اور اسی بنا پر مصر مین خاندان بنی فاطمہ کی بزور خلافت قائم ہو گئی۔

ٹونس سے جانب جنوب بارہ میل کے فاصلے پر شہر قیروان جو ۶۷۰ء مین تعمیر کیا گیا تھا ممالک بربر کا صدر مقام اور خلیفہ دمشق کے نائب السلطنت کا قیامگاہ تھا۔ گو اب یہ شہر چندان مشہور نہین مگر اُس زمانے مین اسکی شہرت اور عظمت کا یہ حال تھا کہ مرجع خلائق کے اعتبار سے گویا وہ بربری سلطنت کا مرکز بنا ہوا تھا کہ جس سے مشرق مغرب اور جنوب کو برابر سڑکین چلی گئی تھین۔ شہر کے بیچون بیچ ایک نہایت عظیم الشان مسجد کھڑی اسلامی شان و شوکت ظاہر کر رہی تھی۔ اسکا طول (۲۰۵) اور عرض ۵۰ اگز کے قریب تھا۔ اسکے گنبد کو کہ جو اعلیٰ درجے کے سنگ مرمر سے تراش کر بنایا گیا تھا اُسی قسم کے پتھر کے ۲۳ ستون اپنے سرون پر اُٹھائے کھڑے تھے

اور باقی حصہ مسجد کو معمولی پتھر کے ستون کہ جو شمار مین چار سو چودہ تھے سنبھالے ہوے تھے
اسی جگہ سے شہر کے ساتون دروازون کو بڑی بڑی کشادہ اور فراخ سڑکین گئی
تھین کہ جنپر ہر وقت تجارتی مال کی آمد و رفت رہتی تھی - ان مین سے خصوصًا اُن دو
سڑکون پر کہ جو " باب طونس " اور " باب الفرج " کو جاتی تھین برابر دو میل تک بلا کسی
فرق و فصل کے دونون طرف نہایت عالیشان دکانین کھلی ہوئی تھین کہ جنمین تقریبًا ہر
ایک اقلیم یہانتک کہ **یورپ** اور **چین** کیسے دور و دراز ممالک کی چیزین بھی بکثرت
موجود رہتی تھین -

قیروان کے قرب و جوار مین اور بھی بہت سے پُر رونق شہر آباد تھے کہ جن کو
اپنی تجارتی منڈیون اور سنگ مرمر کی عمدہ اور نفیس عمارتون پر بہت بڑا فخر اور ناز تھا -
ذیل مین ہم **افریقیہ** کے چند ایسے شہرون کا حال لکھتے ہین کہ جو تجارت اور اسباب
تجارت کے لحاظ سے شہرت پائے ہوے تھے -

بکاڈا ہی صرف ایک ایسا شہر تھا کہ جسکو شراب خرما بننے کی شہرت حاصل تھی -
حوالی **کسک** مین قلعون کی شمار دو سو تک پہنچی تھی -

صبرہ کہ جو غلہ کی تجارت کا خاص مقام تھا وہ پایۂ تخت **قیروان** سے بذریعہ
ایک طول طویل دیوار کے ملحق کردیا گیا تھا اور اُسکے آس پاس بہت سے ایسے بندرگاہ
موجود تھے کہ جو بحری تجارت اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے یکسان مشہور تھے -
سوسہ مین زربفت اور بادلے کے تھان اس صفائی اور صناعی سے طیار ہوتے

تھے کہ لوگ انکو بلحاظ انکی نزاکت اور صفائی کے "ریح منسوج" یعنی "بنی ہوئی ہوا" سے تعبیر کرتے تھے۔

مہادیہ اور **سفاکس** مین سفید توت بکثرت پیدا ہوتے تھے اور ریشم کے کیڑے بہی بافراط پایے جاتے تھے۔

طرابلس مین بسبب ایک میدان شور کے قریب واقع ہونیکے نمک کی بہت کثرت تھی۔ بندرگاہون مین بحری اور کاروانی دونون تجارتون کا سلسلہ قائم تہا۔ بحری تجارت کا تعلق بالخصوص جزیرہ **سسلی** اور **اسپین** کے ساتھہ تہا۔ اور کاروانی تجارت کے لحاظ سے تمام بندرگاہین پایۂ تخت **قیروان** سے بذریعہ سڑکونکے وابستہ تہین ممالک **مارٹینیا** کہ جنہین اب **مراکو فیض**۔ اور مغربی **الجیریا** شامل ہین **عرب** اور **اسپین** کے لوگون کو اپنی طرف گویا مقناطیسی قوت سے کھینچتے رہتے تھے۔ چنانچہ انہین نووارد لوگونکی مجموعی کوشش کا نتیجہ تہا کہ آٹھوین صدی مین شہر **فیض** کی بنیاد پڑی۔ شدہ شدہ **فیض** نے صنعت اور دستکاری خاص کر فیض کلاہ کے بنانے مین کہ جو زیادہ تر رومی کلاہ کے نام سے مشہور اور اب تک ترکون اور **ہندوستان** کے مہذب لوگون کے سرون پر نظر آتی ہین۔ بڑا نام پیدا کیا۔ کپڑے بافی اور رنگسازی کے بیشمار کارخانون کے علاوہ وہان ریشم اور زردوزی کے کارخانے اور صابون کی بہٹیان بہی بکثرت موجود تہین۔ اُسکے سرسبز وشاداب تختہ جابت زمین مین غلہ۔ کھجور۔ انگور۔ اور زیتون کی پیداوار بافراط ہوتی تہین۔ بہیڑ بکریون۔ گھوڑون

گدہوں اور اونٹوں کے غول کے غول ہرے بھرے مرغزاروں میں چرتے چراتے اور کلیلیں کرتے ہوے نظر آتے تھے۔ معدنی پیداوار میں لوہا۔ تانبا۔ سُرمہ اُس ملک کی خاص چیزیں تھیں۔ **مکہ** سے اس ملک کی تجارت بذریعہ کاروان اور **لوانٹ** **سسلی** اور **اسپین** میں جہازوں کے ذریعے سے ہوتی تھی۔ وسط **افریقہ** یعنی **سوڈان** اور **حبش** میں یہاں کے تاجرونکی آمدورفت بغرض حصول بردہ۔ سونا۔ اور ہاتی دانت برابر جاری رہتی تھی اور **سگل میسا** ان چیزونکی تجارت کا خاص دسا در تھا۔

سگل میسا کہ جو علاوہ دساورگاہ ہونیکے صنعت و دستکاری کے اعتبار سے بھی ایک بڑا مشہور شہر تھا وہاں سے شرقاً و غرباً ہمیشہ **مصر** اور **نائی گر** کو قافلے جاتے رہتے تھے۔ اس مقام کی تجارت اسقدر بڑہی ہوئی تھی کہ عربوں نے مال تجارت کی درآمد و برآمد کی سہولت کے لیے پہاڑ کاٹ کر بیالیس میل لمبی ایک سڑک نکالی تھی۔

ممالک **مارٹینیا** کی گذشتہ اور موجودہ حالت میں بلحاظ سرسبزی و شادابی بہت بڑا فرق ہے۔ جہاں اب خشک اور بنجر زمین کے قطعات پڑے نظر آتے ہیں وہاں اُس زمانے میں سرسبز و شاداب اور لہلہاتے ہوے باغات۔ آباد موضعات۔ بیشمار عظیم الشان قلعے۔ اور جابجا آبپاشی کے لیے نہریں اور نالے موجود تھے۔ اس بنا پر اسکی اگلی اور موجودہ حالت دیکھہ کر دل میں خودبخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا درحقیقت **نیچر** کی مہربانی اور فیاضی بہ نسبت پہلے کے اب کچھہ کم ہے کہ جسکے باعث اس

سرزمین کو یہہ روز بد دیکھنے نصیب ہوئے جو اس گیے گذرے زمانے مین بھی اسکی زرخیزی کا یہ حال ہے کہ جس جگہہ آبپاشی وغیرہ کا اچھا بندوبست کیا جاتا ہے اُس جگہہ گویا گذشتہ سبزی اور شادابی کا نمونہ نظر کے سامنے پھر جاتا ہے۔

عربون کے زیر حکومت رہ کر مصر مین بھی بلحاظ اُسکی تجارتی وقعت اور شان کے بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے۔

سائین کاروانی تجارت کے لحاظ سے ایک مشہور وساوری مقام تھا۔

ٹینس اور ڈیمیٹا یہ دونون مقام صنعت و حرفت کے اعتبار سے یکسان مشہور تھے۔

مشرق کو جسقدر قافلے جاتے تھے اُن سب کو پایہ تخت **فوسٹاٹ** سے ہوکر گذرنا پڑتا تھا اور یہہ انتظام اس نظر سے کیا گیا تھا تاکہ پایہ تخت کی تجارت مین ترقی اور رونق ہو آخرکار یہ غرض پوری ہوئی اور شہر **فوسٹاٹ** مشرقی دولت و ثروت اور شان و شوکت کا مرکز بنکر رہا۔ لیکن افسوس اور صد ہزار افسوس کہ سنہ ۱۱۶۷ء مین اُسکی تمام ثروت اور شوکت آتش زدگی کے ہاتھون خاک مین مل گئی۔

سسلے اور نیز دیگر ممالک مین عربونکی تجارت

سسلی کے اُس خوشنما اور پُرفضا جزیرے پر کہ جسکے جاڑے اور گرمیون مین جدا جدا موسم بہار اور گلابی جاڑون کا لطف تھا عربون کا قبضہ سنہ ۸۳۲ء سے لیکر سنہ ۱۰۹۰ء تک رہا ہے۔ وہان عربونکی بود و باش اگرچہ فاتحانہ حیثیت سے تھی مگر مفتوحین کے ساتھہ اُنکا برتاؤ بالکل بے تکلفانہ اور ہمسرانہ

تہا - عربون کی توجہ اور کوشش سے مصر کی روئی نیشکر اور فارس کی طباشیر بھی وہان بکثرت پیدا ہونے لگی تھی غلہ خصوصاً گیہون کی پیداوار کے لحاظ سے تو سسلی دنیاے قدیم کا کہتہ ہی کہلایا جاتا تہا - انگور - زیتون - اور نیز دوسری قسم کے بہت سے میوے بھی وہان بکثرت پیدا ہوتے تھے - اُسکے معادن سے مختلف قسم کی معدنی چیزین بھی بافراط نکالی جاتی تہین سسلی کے کشیدون اور تاش بادلون کی تو یہانتک قدر تھی کہ شہنشاہان جرمن کی تاج پوشی کے موقع پر جرمنی مین انکی اکثر مانگ رہتی تھی -

عربونکی تجارت کے متعلق ابتک جسقدر باتین دریافت ہوئی ہین اُنسے عربونکی اعلیٰ تہذیب اور شرافت نسل کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے -

اُنکے تجارتی قوانین کفایت شعاری کے اصول سے گو کیسے ہی خلاف کیون نہوتے تھے مگر ساتھہ ہی اسکے وہ انسانی ہمدردی سے ذرا تجاوز نہین کرتے تھے - اشیاے مایحتاج کی قیمت کی شرح اُنکے ہان اکثر غربا اور کم استطاعت لوگونکی حیثیت کے موافق مقرر کی جاتی تھی - تاکہ اُنکی ضرورتین اٹکی نہ رہین -

اُنھون نے جہازونپر مقدار معین سے زیادہ مال و اسباب بار کرنیکی اسلیے سخت ممانعت کر رکھی تھی کہ کہین طامع اور لالچی تجار اپنے منافع کے لالچ مین جہازون پر بےقدر اسباب لادیجائین کہ جسکے باعث جہاز کے ٹوٹنے اور اُسکے آدمیون کے ضائع ہونیکا خطرہ درپیش آ ئے -

عربون کی بحری تجارت اسمین شک نہین کہ بہت ہی بڑہی ہوئی تھی مگر پہر بھی اُنکی کاروائی

تجارت کے مقابلے مین وہ کسی شمار مین نہین آسکتی ۔

سمندر کی راہ سے سفر کرنے مین اگرچہ اُس طاقت اور قوت کی زیادہ تر ضرورت تھی کہ جس سے اُنکے بزرگون نے اُنکو پہلے سے بے نیاز کرکے نہین رکھا تہا مگر تاہم فن جہازرانی کی تہوڑی سی واقفیت پر بہی اُنہون نے اپنے جان و مال سے بیخطر ہوکر بحری تجارت کو جسقدر وسعت اور ترقی دی تھی آج وہ بھی ہمارے لیے کچھہ کم حیرت انگیز اور خالی از عبرت نہین ہے ۔

مشرق مین عربی تاجرون کا ایک گروہ **بصرے** سے چل کر **مسقط** پہنچا وہان اُسکو ایک طرف تو **ہندوستان** اور دوسری طرف **افریقہ** کے جنوبی اور شرقی سواحل نظر آیے اُس گروہ کے لوگ تجارت کی غرض سے ان دونون ممالک مین پہیل گیے ۔ چنانچہ **افریقہ** کے مشرقی سواحل پر جسقدر مقامات ہین وہ تقریباً کل کے کل عربی الاصل یعنی اُنہین لوگون کے آباد کیے ہوے ہین ۔

افریقہ کے اندرونی حصے کے باشندے سونا شترمرغ اور مور کے پر ۔ ہرن کی کھالین ۔ ہاتی دانت ۔ عنبر ۔ کچھوے کے خول ۔ ان مقامات پر لاکر فروخت کیا کرتے تھے ۔

ہندوستان مین بھی اس قسم کے مقامات اول اول ساحل **ملابار** پر آباد کیے گیے تھے ۔ اور یہین سے عربونکی تجارت جزائر **مالدیو** **نکوبار** ۔ **سراندیپ** اور **سماترا** کیسے دور و دراز ممالک مین پہنچی تھی ۔

چین مین مسلمانان عرب کی جماعت اول اول ۸۷۸ء مین پہنچی اور بڑی گرمجوشی کے ساتھہ اُسکا استقبال کیا گیا - اور تجارتی کوٹھیان کھولنے کی اُسکو اجازت دی گئی - عربی تاجر ٹکیس وغیرہ کی زحمتون سے مستثنیٰ کیے گیے - اور اُنکے باہمی مقدمات اور منازعات کے فیصل کرنے کا حق بھی اُنہین کے حاکمون اور قاضیون کو دیا گیا - عربون کے اس قسم کے چند ہی جہاز تھے کہ جنکو چین کے دور و دراز اور پر خطر سمندرون مین جانے کی جرأت ہوئی تھی -

واسکوڈیگاما نے جسوقت کیپ آف گڈ ہوپ کی راہ دریافت کر کے ہندوستان کی تجارت پرتگالیون کے ہاتھہ مین دی اُس وقت گویا عربون کو پرتگال اور ہندوستان والون کے درمیان ایجنٹ یا گماشتہ بنکر اپنی گذشتہ تجارتی شہرت اور عظمت از سر نو حاصل کرنیکا موقع ہاتھہ آیا - بحری سفرون مین عربون کا دستور تھا کہ وہ تیرنیوالی لکڑی کا ایک ٹکڑا اپنے ساتھہ رکھا کرتے تھے کہ جسمین ایک سوئی (سوزن) لگی رہتی تھی کہ جو ہر صورت اور ہر حالتمین سمت شمال کو بتلاتی چلیتی تھی - اس آلہ کا رواج چین مین ابتک جاری ہے اور یورپ کے جہازران جو قطب نما استعمال کرتے ہین وہ بھی گویا اُسکی ایک شائستہ اور مہذب صورت ہے -

اس مضمون سے ہماری یہ غرض اصلا نہین ہے کہ اپنے بزرگونکی فارغ البالی اور دولت و ثروت کو ہم اپنے لیے مایۂ فخر اور ناز قرار دین بلکہ مطلب یہ ہے کہ مسلمان جو تجارت کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اس سے اُنکے دلونمین تجارت کی وقعت و عظمت اور ترغیب و تحریص پیدا ہو -

فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار - خاکسار مجیب احمد تمنائی

بودھ کے زندگی کے مختصر حالات

اوودہ کے جنوب اور نیپال کے پہاڑون کے دامن مین Kapibavastu
کاپلاوستو ایک سلطنت تھی جسکی دارالسلطنۃ کا بھی نام کاپلاوستو تھا۔ اس شہر مین مسیح سے
ساڑھے پانسو سال پہلے بودہ پیدا ہوا تھا اُسکا باپ یعنی کاپلاوستو کا راجہ ساکیا
Sakya کے خاندان اور گوتم کی ذات سے تھا۔ اُسکی ماں کا نام مایادیوی
Mayadevi تھا جو راجہ سپرابدہا Suprabuddha کی بیٹی تھی۔
اور اس بات کے کہنے کی چندان ضرورت نہین کہ یہ عورت ایسی ہی خوبصورت اور حسین تھی
جیساکہ وہ طاقتور اور منصف تہا۔ اس لیے بودہ نسل کے لحاظ سے چھتری تھا
اپنے خاندان سے ساکیا اور اپنی ذات سے گوتم کا نام اُس نے پایا۔ جس سے
گوتم کی مغز نسل سے ایک قسم کا روحانی رشتہ ظاہر ہوتا ہے۔ بودہ یعنی شایستہ
کا نام اُسنے اپنی زندگی کے آخری حصے مین اختیار کیا۔ اور سدہارتہا siddhartha
یعنی جسکے اغراض و مقاصد پورے ہو جاچکے ہین یہ نام بھی غالبًا اُسی زمانے مین رکھا گیا
ہے۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اُسکے لڑکپن ہی مین اُس کو اس نام سے پکارا جاتا تھا
اُسکی پیدایش کے ایک ہفتہ بعد اُسکی ماں فوت ہوگئی اور اسکے باپ نے اُس کو اپنی
سالی کے سپرد کردیا۔ جو کہ اُسکی ماں کی زندگی ہی مین اُسکے باپ کی بی بی تھی۔ یہ بچہ

نہایت خوبصورت اور بہت ہی قابل لڑکا نکلا - اور جسقدر اُسکے معلم اُسکو سکہا سکتے تہے اُس سے زیادہ وہ سیکہہ لیتا تہا اسکو کہیل کود کی طرف بالکل رجحان نہ تہا اور ہمیشہ اس سے انکار کیا کرتا تہا - اور اس درجہ خوشی اسکو کبھی نہین ہوتی تھی جیسی کہ اُس وقت جب کہ وہ تنہا ہوتا تہا - اور جنگل کی قدرتی چیزون کے نظارے کو دیکھکر اپنے خیالات مین محو رہتا تہا - جب اُسکے باپ نے اُسکو ان حالات مین پایا تو اسنے خیال کیا کہ یہ لڑکا بالکل ہاتھ سے نکل گیا اور ضائع ہوا - اُسکو اس خواہ مخواہ کی فکر مین گرفتار ہونے اور سودائی بننے سے روکنے کے لیے اسنے یہ تجویز کی کہ فی الفور اسکا بیاہ کردے -

جب سن رسیدہ وزیر سلطنت نے راجہ کی اس تجویز کا ذکر آیندہ وارث تاج و تخت سے کیا تو اسنے غور و فکر کرنیکے لیے سات روز کی مہلت مانگی - اور آخرکار اس بات کا یقین کر کہ شادی بیاہ بھی میرے دل کے اطمینان اور تسلی مین مخل نہین ہوسکتے اُسنے وزیر کو اجازت دی کہ شاہزادی کی تلاش کرے - وزیر نے خوبصورت گوپا کو جو ڈنڈاپی کی بیٹی تھی منتخب کیا - اگرچہ اُسکے باپ نے پہلے پہل اپنی بیٹی کو ایک ایسے نوجوان شاہزادے کے ساتھہ بیاہنے سے انکار کیا جو اُسکے سامنے بیان کیا گیا تہا کہ مردانہ اور بہادرانہ کامون سے بالکل حس نہین رکہتا - مگر جب اُسکو یہ معلوم ہوا کہ وہ ہتھیارون کے کرتب اور نیز دلکی طاقت مین اپنے تمام رقیبون سے بہت بڑہا ہوا ہے تو وہ خوشی سے اس معاملے پر راضی ہوگیا - اُنکی شادی نہایت ہی مسرت انگیز ثابت ہوئی لیکن شاہزادہ اب بھی ویسا ہی رہا جیسا کہ پہلے تہا - زندگی اور موت کے مسئلے مین محو رہتا تہا اور ہمیشہ تخیلات مین غرق تہا - وہ کہا

کرتا تھا "دنیا مین کوئی چیز پایدار اور اصلی نہین ہے - زندگی ایک اس چنگاری کی سی ہے جو لکڑی کی رگڑ سے پیدا ہوئی ہو - وہ چمک پڑتی ہے اور پھر بجھ جاتی ہے ہمین یہ نہین معلوم وہ آتی کہان سے اور جاتی کہان ہے - زندگی بربط کی آواز کی مثل ہے اور ایک عقلمند آدمی بیکار کو پوچھتا ہے کہ وہ کہان سے آتی اور کدہر جاتی ہے - کوئی اعلی عقل ضرور ہونی چاہیئے جس سے ہم اطمینان اور آرام حاصل کرین - اگر مین اُسے حاصل کر لون تو مین انسان تک روشنی لاسکتا ہون - اگر مین خود آزاد ہو جاؤن تو دنیا کو نجات دے سکتا ہون" - بادشاہ نے اس نوجوان شاہزادے کا یہ غمناک طرز زندگی معلوم کر کے ہر ایک طرح کی کوشش کی کہ اسکو ان تمثیلات سے ہٹائے اور اس فکر سے باز رکھے مگر یہ تمام کوششین بیکار ہوئین - تین بہت ہی معمولی واقعات جو ہر شخص کو پیش آتے ہین - بودہ کی زندگی کے لیے بے انتہا ضروری اور اہم ثابت ہوے -

ایک روز بودہ بڑی شان و شوکت کے ساتھہ سیر کے واسطے اپنے ایک باغ مین جاتے ہوے شہر کے مشرقی دروازے سے گذرا - اُسنے راستے پر ایک ضعیف پیر مرد کو دیکھا جسکے ہاتھہ پانون کمزور ہو گیے تھے - جوانی کی تمام طاقت اور زور بڑھاپے کی کمزوری اور لاغری سے تبدیل ہو گیا تھا - رگ اور پٹھے اُسکے جسم پر صاف دکھائی دیتے تھے - ہڈیون پر گوشت مشکل سے باقی تھا - تمام جسم کی کھال جوانی کے گوشت سے کھنچی رہتی ہے اُسکی بوڑھی ہڈیون پر ڈھیلے غلاف کی طرح باقی تھی جس مین برابر سے جھریان پڑی ہوئی تھین - اُسکے دانت زندگی کے صدمات کی تاب نہ لاکر اُسکا ساتھہ چھوڑ گیے تھے - ہونٹون

جو جوانی کے عالم مین مُنھ کی زینت ہوتے ہین بیٹھہ گیے تھے اور وہ کھوکھلی آواز بھی مشکل سے نکال سکتا تھا۔ اسکی کمر اوپر کے دھڑ کی جھونک کو نہ سنبھال سکنے کے باعث جھک گئی تھی۔ اور وہ اپنی چھڑی کے سہارے پر کھڑا تھا۔ اُسکے ہاتھہ پانون کانپ رہے تھے۔ شاہزادے نے گاڑیبان سے پوچھا "یہ کون شخص ہے جو لاغر اور کمزور ہے۔ اسکا گوشت سوکھہ گیا ہے اور خون خشک ہوگیا ہے۔ اسکی رگین اور پٹھے اسکی کھال تانے ہوے ہین اور ہڈیون پر گوشت کا نام نہین ہے۔ اسکا سر سفید ہوگیا ہے دانت گر گیے ہین۔ اسکا تمام جسم ضائع ہوگیا ہے۔ اپنی چھڑی کے سہارے پر بھی وہ مشکل سے چل سکتا ہے اور قدم قدم پر ٹھوکرین کھاتا ہے۔ کیا یہ کوئی چیز اس کے خاندان کے ساتھہ مخصوص ہے یا تمام نوع انسان کی یہ عام قسمت ہے؟"

"حضور" گاڑی بان نے جواب دیا "اس آدمی پر بڑھاپا سوار ہے اسکے حواس سست ہوگیے ہین۔ تکالیف نے اسکی طاقت ضائع کردی ہے۔ اسکے ہاتھہ پانون کام سے رہ گیے ہین اور اب اسکا جسم ہڈیون کے ایک ڈھانچے سے زیادہ کچھہ بھی نہین ہے جسپر جھائی ہوئی کھال کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ اور اب اسکے رشتہ دار اور عزیز اس سے نفرت کرتے ہین۔ کوئی شخص اسکی مدد نہین کرتا اور لوگون نے اسکو جنگل کے ایک خشک اور مُرجھائے ہوے درخت کی طرح چھوڑ دیا ہے لیکن یہ معاملہ اسکے خاندان کے ساتھہ مخصوص نہین ہے ہر ایک مخلوق کا یہی مآل ہے کہ جوانی کو بڑھاپا شکست دیدیتا ہے۔ آپ کے باپ۔ آپ کی مان۔ آپکے تمام رشتہ دار اور تمام دوست احباب اسی حالت مین آنیوالے ہین

تمام مخلوقات کا یہ مقررہ خاتمہ اور انجام ہے"۔

"ہائے"، شاہزادے نے جواب دیا "کیا لوگ ایسے جاہل ہین ایسے دل کے کمزور اور بیوقوف ہین کہ جوانی پر فخر و ناز کرتے ہین جس سے انکی آنکھون پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور جس باعث سے کہ وہ بڑھاپے کو نہین دیکھہ سکتے جو انکی تاک لگائے ہوے بیٹھا ہے۔ مین تو اس سے باز آیا۔ گاڑیبان! گاڑی کو فوراً الٹا لے چلو۔ مین جو بڑھاپے کا شکار ہون مجھے خوشی اور مسرت سے کیا سروکار ہے"، یہ کہکر شاہزادہ شہر مین واپس چلا آیا اور باغ کو نہ گیا۔

ایک اور دفعہ شاہزادہ جنوبی دروازے سے سوار ہو کر گذرا اس دفعہ اُسنے ایک شخص کو سڑک پر دیکھا جو بیماری مین مبتلا تھا۔ بخار سے اُسکا تمام جسم جھلسا ہوا تھا۔ اُسکا بدن بالکل گھل گیا تھا۔ تمام جسم پر گرد چڑھی ہوئی تھی نہ اسکا کوئی یار تھا نہ مددگار نہ گھر نہ بار۔ کمزوری سے اُسکی یہ نوبت پہونچ گئی کہ سانس لینا بھی اُسے دشوار تھا۔ اپنا سایہ دیکھہ کر وہ آپ ڈرتا تھا اور موت کے نزدیک ہونیکا خیال اور بھی اُسکا خون خشک کیے دیتا تھا۔ گاڑیبان سے شاہزادے نے اِسکے حالات پوچھے اور اپنے حسب توقع جواب پاکر اُسنے کہا "افسوس! تندرستی کچھہ نہین ہے مگر خواب کا ایک کھیل۔ اور تکالیف کا خوف اس ہولناک صورت مین ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کون سا عقلمند اور دانا ہے جو اپنا حال جیسا کہ وہ ہے بخوبی معلوم کرنیکے بعد بھی کبھی خوشی اور مسرت کا خیال کر سکیگا؟" شاہزادے نے اپنی گاڑی پھروالی اور شہر مین واپس آگیا۔

تیسری دفعہ شاہزادہ مغربی دروازے سے سیر کے لیے گذرا۔ اب کی دفعہ اُسنے سڑک پر ایک مردہ دیکھا۔ جو کپڑے سے لپٹا ہوا ایک ٹکٹی پر رکھا ہوا تھا۔ اُسکے احباب اردگرد کھڑے رو رہے تھے۔ ہچکیاں بندھی ہوئی تھین۔ اپنے بال نوچے ڈالتے تھے۔ اپنے سرون پر خاک ڈال رہے تھے اپنی چھاتی کوٹ رہے تھے اور فرط غم و الم مین وحشیانہ چیخین مار رہے تھے۔ شاہزادے نے پھر اپنے گاڑی بان کو اس اندوہناک نظارے کی طرف متوجہ کرکے کہا "اوہ! افسوس اس جوانی پر جسکو بڑھاپا ایک روز ضائع کردیگا! ۔ افسوس تندرستی پر جو اسقدر بیماریون سے ضائع ہوجانیوالی ہے! اور افسوس اس زندگی پر جہان کہ آدمی کو اسقدر تھوڑے عرصے رہنا ہے! کاش بڑھاپا نہوتا۔ کوئی بیماری نہوتی۔ اور موت نہوتی کاش یہ ہمیشہ کے لیے قیدی بنا لیے جا سکتے! پھر اپنے ارادے کو پہلی دفعہ ظاہر کرکے نوجوان شاہزادے نے کہا "آؤ ہم واپس ہوجلین۔ مجھے غور اور فکر کرنا ہے کہ ان تمام بلاؤن سے نجات پانے کی تکمیل کسی طرح ہوسکتی ہے"۔

ایک آخری واقعہ نے اسکے تامل اور جھجک کا خاتمہ کردیا۔ سیر کرنے کے لیے جاتے ہوئے وہ ایک دفعہ شمالی دروازے سے گذرا۔ یہان اُسنے ایک فقیر کو دیکھا جو ظاہرا طور پر سنجیدہ اور خاموش معلوم ہوتا تھا۔ اُسکی آنکھین نیچے کو جھکی ہوئی تھین اپنی مذہبی پوشاک غالباً کفنی پہنے ہوئے تھا جس سے معلوم تھا کہ شوکت اور شان کی کچھ ہوا اسکو لگی ہے۔ ورنہ اسکی بھی ضرورت اُسے نہوتی۔ اور ایک کشکول گدائی اُسکے ہاتھ مین تھا۔

شاہزادے نے پوچھا، "یہ کون آدمی ہے؟"

گاڑیبان نے جواب دیا "حضور، یہ اُن آدمیون سے ہے جسکو بھیکشا (گداگر) کہتے ہین۔ تمام قسم کی خوشی اور مسرتین اور تمام خواہشین اسنے چھوڑ دی ہین۔ اور ایک سخت قسم کی زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو فتح حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور اپنی خواہشون اور جذبات انسانی کو اپنے قابو مین لانا چاہتا ہے۔ دنیا سے اپنا میلان اُسنے الگ کرلیا ہے اور خدا کا ایک جان نثار ہوگیا ہے۔ اسکو غصہ نہین۔ حسد نہین۔ کسی سے عداوت نہین۔ صرف خیرات مانگتا پھرتا ہے۔ اور خوشی سے کوئی آدمی اُسے دے دیتا ہے اُس سے اپنا پیٹ پالتا ہے اور اپنے مالک کے دہیان مین لگا رہتا ہے، دنیا کے لوگون سے یہ کچھہ سروکار نہین رکھتا"۔

شاہزادے نے جواب دیا "یہ خوب کہا۔ یہ معقول ہے۔ دانا اور عاقل جان نثار خدا کی زندگی کی ہمیشہ تعریف کرتے رہتے ہین۔ یہی میری پشت و پناہ ہوگی۔ اور لوگون کے لیے بھی یہ ہمکو اصلی زندگی اصل مسرت اور دوامی بقا کی طرف رہنمائی کریگی۔

ان الفاظ کے ساتھہ شاہزادے نے اپنی گاڑی پھیر والی اور شہر کو واپس آگیا۔ اسنے اپنے باپ اور بی بی کو اس ارادے سے آگاہ کیا کہ مین دنیا ترک کر دینا چاہتا ہون اور اپنے باپ کے محل سے ایک رات کو جب کہ تمام محافظ اور نگھبان جو اسکی حفاظت کے لیے مقرر کیے گیے تھے سو گیے نکل کھڑا ہوا۔ رات بھر وہ چلتا رہا جب صبح ہوئی تو اپنا گھوڑا اور زیورات اپنے سائیس کو دے کر اُسے کاپلاوستو کی طرف واپس بھیج دیا

لالیتا وستر Lalitavistara کا مصنف لکہتا ہے وہ جس جگہہ سے کہ اُسکا گاڑیبان واپس پہرا تہا وہان پر ایک یادگار ابتک قائم ہے' Hiaun-Thsang ہیون تہسانگ وہی یادگار تہی جو ایک بڑے جنگل کے کنارے Kusinagar سٹرک کوسی نگر پر واقع ہے - یہ شہر اب تباہ ہو گیا ہے جو گورکہپور کے مشرقی جنوبی مشرق کی طرف اُسکے چالیس میل کے فاصلے پر واقع تہا -

بودہ پہلے ویسالی Vaisali کے پاس گیا اور اس مشہور و معروف برہمن کا شاگرد بنا - جسکے گرد تین سو شاگرد جمع تہے - جو کچہہ کہ یہ عالم برہمن سکہا سکتا تہا وہ حاصل کر کے بودہ محروم و ناامید وہان سے چلا - نجات کا راستہ جسکی اسکو تلاش تہی اُسسے نہین ملا تہا - راج گرہی Rajagari مین وہ ایک اَور برہمن کے پاس پہونچا یہ شہر مگدہا (Magadha یا بہار کا دار السلطنۃ تہا اس برہمن کے سات سو شاگرد تہے یہان بہی اُسنے نجات اور بخشش کے وسائل کی تلاش اور جستجو کی - آخر کار اسکو بہی اُسنے چہوڑا - لیکن اس دفعہ پانچ اور طالب علم جو اسکے ہم جماعت تہے اسکے ساتہہ ہوئے - اور چہہ برس تک ایک گانون اُرولو Uravilva کے قریب تنہائی مین زندگی بسر کی - اور دنیا مین ایک مصلح اور ریفارمر کے طور پر ظاہر ہونے سے پیشتر اپنے آپ کو نہایت سخت تکالیف اور عذاب کا مطیع رکہا - تاہم اس زمانے کے خاتمے پر وہ اس اعتقاد اور یقین پر پہونچا کہ رہبانیت اور ترک دنیا دل کو تسلی اور اطمینان دینے اور نجات کے راستے کے لیے طیار کرنے سے بہت دور ہے اور صداقت کی راہ مین ایک کنوان ہے جسمین

لوگ ٹھوکرین کہاکے گرتے ہین اور ایک جال ہے جسمین لوگ گرفتار ہوجاتے ہین اور منزل مقصود تک نہین پہونچنے پاتے۔ اُسنے اپنے یہ عمل چھوڑ دیے اور اس طرز زندگی سے یکدم سے دست بردار ہوا جسپر اُسکے ساتہیون نے جو اُسکے شاگرد اور چیلے بن گیے تہے ناراض ہوکر اُسکا ساتہہ چھوڑ دیا اور اُسکو گمراہ اور دین سے برگشتہ سمجھنے لگے۔ جب تنہا رہ گیا تو اُسنے خود اپنا طریقہ ایجاد اور پیدا کرنا شروع کیا۔ اُسکو یہ معلوم ہوچکا تہا کہ نہ تو برہمنون کے اصول مذہب اور نہ انکی زندگی کی تکالیف اور سختیان انسان کی نجات پوری کرنے کے لیے کوئی فائدہ پہونچا سکتی ہین اور نہ بڑہاپے۔ بیماری اور موت کے خوف سے بچا سکتی ہین۔ ایک لمبے عرصے کے غور و فکر اور وجد کی حالت کے خیالات و تفکرات کے بعد آخر الامر اُسنے قیاس کیا کہ مین سچے علم پر پہونچ گیا ہون جو اُن تمام تغیرات کے اسباب ظاہر کردیتا ہے جسکی تمام مخلوقات کی زندگی تابع اور مطیع ہے۔ اور اُن تغیرات کے ڈر سے انسان پر جو خوف طاری ہوتا ہے اُسکو دور کردیتا ہے۔ کہ وہ اس علم پر پونہچا ہے تب اُسنے بودہ یا شایستہ و مہذب کے خطاب کا دعوی کیا۔ ہم ٹھیک طور پر کہہ سکتے ہین کہ اُسوقت ورلڈ مین لاکھون کرورون نوع انسان کی قسمت مین ایک لغزش اور ڈگمگاہٹ پیدا ہوگئی تہی اب بودہ کو یہ تامل ہوا کہ آیا مین اپنے اس علم کو اپنے ہی تک رکھون یا دنیا مین عام طور پر اسکے پہیلانے کی کوشش کرون اور روشنی مین لاؤن۔ نوع انسان کی تکالیف کے ساتہہ جو ہمدردی کا خیال اُسکو پیدا ہوچکا تہا آخر کو اُسنے غلبہ پایا اور آخر کار یہ نوجوان شاہزادہ اُس عالمگیر مذہب کا بانی ہوا جو دو ہزار سالون سے زیادہ گذر جانے پر ابتک پینتالیس کرور

پچاس لاکھہ نوع انسان سے تسلیم اور پیروی کیا جاتا ہے۔

جس مذہب کی اُسنے بنیاد رکھی وہ نوع انسان کے ساتھہ بہت ہمدردی رکھنے کے اصول پر مبنی تھا اُسکے بڑے اصول یہ تھے کہ دنیا خواب و خیال ہے اور زندگی خواہ اس جہان مین ہو یا دوسرے جہان مین بہرحال ایک وبال ہے۔ انسان کو یہان کی بلکہ بہشت کی خوشیون پر بھی نظر نہ رکھنی چاہیے کیونکہ اس بکھیڑے مین آواگون سے نجات نہین ملتی۔ غرض بڑی بات اُنکے نزدیک یہ تھی کہ انسان مرنے جینے سے چھوٹ جاوے اور ایسا عالم استغنا اسکو حاصل ہو کہ نہ رنج کا رنج رہے اور نہ خوشی کی خوشی۔ اس حالت کو اُن کی اصطلاح مین **نروان** کہتے تھے جو بغیر سچ بولنے اور نہایت استبازی اختیار کرنے دنیاوی لذات اور خواہشات سے بے پروائی کرنے سخت اور پرتکلیف طرز زندگی اختیار کرنے اور سب سے بڑھکر بغیر خیرات یا **متری** کرنیکے حاصل نہین ہو سکتا۔

اس نئے مصلح اور ریفارمر کی آیندہ تواریخ بہت ہی سیدھی سادی ہے۔ وہ بنارس کو چلا جو ہر ایک زمانے مین ہندوستان مین بہت بڑا دار العلم رہا ہے اور سب سے پہلے اسکے مذہب پر ایمان لانیوالے وہی پانچ طالب علم اُسکے ساتھی تھے جنھون نے اُسکو اُس وقت چھوڑ دیا تھا جبکہ اُسنے براہمنون کی رسوم کا جوا اپنے کندھے سے اُتار ڈالا تھا اور ان رسمیات کی قید سے وہ آزاد بن گیا تھا اور بہت سے لوگون نے اُن طالبعلمون کی پیروی کی اور اُسکا مذہب اختیار کیا۔ مگر چونکہ **لالیتا وستار** Lalitavistara بودہ کے بنارس پہونچنے پر ختم ہو جاتی ہے اس سے ہم بودہ مذہب کی نیز ترقی اور

اشاعت سے زیادہ مفصل اور درست حالات نہین بتا سکتے Buddhist Canon
بدھسٹ کینن مین جو کہین کہین مختصر حالات منتشر طور پر ملتے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ
مگدہا بمبسرا Bimbisara کے راجہ نے اسکو اپنی دارالسلطنت راج گڑہی
مین مدعو کیا تہا بہت سے اُسکے لکچرونکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کالنڈک کی خانقاہ
مین دیے گیے تہے جو عمارت کہ خود بادشاہ یا کسی اور دولتمند آدمی نے اُسکو رہنے
کے لیے نذر کے طور پر دی تھی - اور اور لکچرونکی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ ولچر پیک
Vulturepeak پر دیے گیے ہین جو اُن پانچ پہاڑیون مین سے تہی جو اس
قدیم دارالسلطنت کے ارد گرد واقع تہین -
اُسکے نو مریدون مین سے تین شخص ساری پترا - کاٹیا ینا اور مود گلیاینا
Sariputra Katyaayana Mandgalyuna -
جو بہت مشہور و معروف ہین جس زمانے مین وہ مگدہا مین مقیم تہا اُسکے شریک اور ساتھی
ہوگیے یہان بودہ عرصے سے بادشاہ مگدہا کی دوستی اور مہربانی مین رہتا تہا - کچہہ دنون
بعد اس بادشاہ کو اُسکے بیٹے جاتسترو Jatasatru نے مار ڈالا اور تب بودہ
کی نسبت ہم سنتے ہین کہ وہ کچہہ عرصے کے لیے سراوستی Saravasti پر جو گنگا کی
شمال مین ہے قیام پذیر رہا - اس مقام پر ایک دولتمند سوداگر نے جسکا نام اناتہا پنڈادا
Anathapendada تھا اُسکے اور اُسکے مریدون کے رہنے کے لیے ایک
عظیم الشان عمارت نذرانہ کے طور پر پیش کی تھی - بودہ کے بہت سے لکچر یا سرمن

سراوستی پر دیے گیے تھے یہ مقام سلطنت کُسالا کا دار الخلافت تہا - اور کُسالا کے بادشاہ پراسنی جیت Praesenagit نے بھی اُسکا مذہب اور اصول اختیار کیے - یہ بیان کیا گیا ہے کہ بارہ برس کی غیر حاضری کے بعد بودھ نے اپنے باپ کی ملاقات کاپلاوستو مین کی - اس موقع پر اُسنے بہت سے معجزے یا کرتب دکھاے اور تمام ساکیا قوم کو اپنے مذہب مین لایا خود اُسکی بی بی بھی اُسکی پیرو ہوگئی - اور اپنی چچی کے ساتھ اُسنے بودھ مذہب کی عورات نو مریدنیوں کی پہلی مثال ہندوستان مین دکھائی - بودھ کی آخری زندگی کے پورے حالات پھر ہمکو معلوم ہوتے ہین - اب اُسکی عمر ستر برس کی ہوگئی تھی جب وہ پھر تا پھرتا راج گرہی مین پہونچا جہان بادشاہ اجاتشترو جوکہ پہلے بودھ کا دشمن اور اپنے باپ کا قاتل تہا اُسنے اپنی اس خطا اور جرم کا عام طور پر اقبال کیا اور بودھ کے مقلدین مین شریک ہوا - جب وہ یہان سے واپس چلا تو اُسکے ساتھ بہت سے اُسکے مقلدین تھے اور جب گنگا کو عبور کرنے کو تھا تو ایک مربع پتھر پر کھڑا ہوا اور راج گرہی کی طرف اپنی آنکھین پھیر کر اُسنے پورے وجد کی حالت مین کہا "یہ آخری موقع ہے کہ مین اس شہر کو دیکھتا ہون" اُسنے اس طرح سے ویسالی کو بھی دیکھا اور وہان سے رخصت ہو کر وہ تقریبًا کوسی نگر پہونچ گیا تہا جبکہ اُسکی زندگی کی طاقت اُسکو جواب دینے لگی وہ ایک جنگل مین ٹھہر گیا اور جبکہ ایک سال کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تہا اُسکی روح نے اس جسم عنصری کو چھوڑ دیا یا جیسا کہ ایک بودھ مذہب والا کہیگا وہ نروان مین داخل ہوا -

راقم خاکسار محمد حشمت اللہ خان

ابونصر فارابی

ابونصر فارابی ایک بہت بڑا حکیم اور اعلی درجے کا ذکی تھا اسکی تصنیفین منطق اور موسیقی اور بیشتر علوم مین سارے جہان مین مشہور ہین۔ اور وہ مسلمان فلاسفر مین اعلی درجے کا فلسفی تھا کہ اسلامی فلسفیون مین کوئی اُسکے مرتبے کو نہ پہونچیگا یہانتک کہ بوعلی سینا سا رئیس فلاسفر اُسکی تحریرون سے تخریج کرتا ہے۔

اور اپنی تصنیفون مین اُسکے ذہنیات سے ناقل ہے۔ ابونصر ایک شخص ترکی تھا فاریاب کا رہنے والا۔ کہ ماوراءالنہر بلاد ترک مین ایک مشہور مقام ہے۔ اپنے شہر فاریاب سے علوم کی تحصیل کے شوق مین نکلا۔

اور سیر و سفر کرتا ہوا شہر بغداد مین پہنچا۔ کہ جو دجلے کے کنارے ایشا مین عباسیونکا دارالخلافت ایک مقام مشہور ہے۔ ابونصر ترکی زبان کی سوا بہت سی بانین جانتا تھا لیکن عربی زبان سے ناآشنا تھا۔ کہ بغداد مین پہونچکر عربی زبان سیکھی۔

اور عربی زبان سیکھنے مین اعلی درجے کا کمال پیدا کیا بعد اُسکے حکمی علوم کی تحصیل شروع کی۔ اور جب بغداد مین پہنچا تو آبی بشر ابن یونس ایک مشہور حکیم سے ارسطو کی کتاب منطق مین تحصیل شروع کی۔

نوٹ ایڈیٹر۔ مین بہت عرصے سے ارادہ رکہتا تہا کہ اس حکیم کی سوانح عمری مکمل رسالہ حسن مین طبع ہو یہ مختصر مضمون ہے اگر کوئی صاحب مفصل مضمون بہیجدینگے تو نہایت ممنونی کے ساتہہ چہاپ دیا جاویگا۔

اور ابی بشر ابن یونس سا ئیسی فلسفے علوم مین ایشیا مین بلند آوازہ اور مشہور تہا۔ کہ اُسکے درس کی مجلسون مین سیکڑون طالبعلم فراہم ہوا کرتے تہے اور وہ ارسطو کی کتاب منطق مین درس دیتا تہا اور اپنے تلامذہ پر اُسکی شرح نہایت واضح بیان سے تقریر کرتا تہا۔

غرض اُس وقت منطق کے مہارت مین کوئی اوسکا نظیر نتہا۔ اور اپنی تقریرون مین مضامین علوم مین نہایت عمدہ بیان سے اور خوبی کے ساتہہ املا کیا کرتا تہا۔ یہانتک کہ بعضے دانشمندون نے کہا ہے۔ کہ ابو نصر فاریابی نے ایسے اعلی درجے کے معانی کی تفہیم آسان لفظون مین اور اُسکی روش اپنے اُستاد ابی بشر سے سیکہی ہے۔ سو پہلے ہی فن منطق کو ابو نصر نے اسی حکیم سے حاصل کیا۔

اور اُسکے بعد بغداد سے شہر خراسان مین آیا۔ اور وہان ابی حنّا ابن عیلان ایک نصرانی حکیم سے نیز منطق کا درس لیا۔ اور پہر بغداد مین پلٹ آیا۔

اور وہان سارے فلسفی علوم مین تکمیل کی اور ارسطو کی ساری کتابون پر حاوی ہوگیا اور معانی کے استخراج مین ارسطو کی تحریرون مین بہت بڑا ماہر۔ یہانتک کہ ارسطو کی کتاب النفس دیکہی گئی۔ کہ اُسمین ابو نصر فاریابی کے خط سے تحریر تہا کہ مین نے اس کتاب کو دو سو مرتبہ پڑہا ہے۔ اور مشہور ہے کہ سماع طبیعی ارسطو کی چالیس بار پڑہی اور کہتا تہا کہ باوجود اسکے پہر مین اُسکے دیکہنے کا محتاج ہون۔ اور ابو نصر سے منقول ہے کہ کسی نے اُس سے پوچہا کہ ان فلسفی علوم کو تو زیادہ جانتا ہے یا ارسطو اُسنے کہا کہ اگر مین ارسطو کے زمانے مین ہوتا تو مین اُسکے اعلی درجے کے شاگردون مین شمار کیا جاتا یہ مضمون ابن خلکان نے قرطبی سے طبقات حکما مین نقل کیا ہے۔

اور اُنہی سے حکایت ہے کہ اسلامی فلسفی علما مین اُسکی تحقیق باریک اور دقیق مضامین کی
شرح مین بہت بڑھ گئی تھی۔
اور اُسکی تعلیمات سے ہے کہ کلیات خمسہ کے استعمال کا طریقہ اور کس طرح شئے ہائی
قیاس کی صورت ہر مادّے مین صرف کیجائیگی سو اسمین تحقیق اور توضیح ابو نصر نے انتہا درجے
کو پہنچا دی ۔۔ اور بعد اُسکے بغداد سے دمشق مین آیا اور اُسکے بعد مصر مین بعد اُسکے
پھر دمشق مین پلٹ گیا اور وہان سلطان سیف الدولہ بادشاہ مصر و شام نے اُسکی بڑی تکریم کی
اور چونکہ کمال کو بے نیازی لازم ہے زاہدانہ دنیا مین اپنی گذران کرتا تھا ۔۔۔
اور اسی لیے چار درم یومیہ سے نے اند سلطان سیف الدولہ کی خدمت اُسنے گوارا نہ کی۔
اور بے تعلق محض گذران کرتا تھا نہ کہین مکان بنایا اور نہ کبھی مال و زر کے اکتساب کا
قصد کیا اور سیر و سیاحت مین آب روان اور مجمع آب مین مقام کرتا تھا یا کسی پُر فضا باغ اور دلکش
مقام مین اور وہین علوم مین کتابین تصنیف کرتا تھا۔
بیشتر تصنیفات اُسکی متفرق کاغذون پر ہین اور ترتیب وار مرتب اور مجلّد کمتر۔ اسی لیے
اُسکی تصنیفات اکثر فصول اور تعلیقات ہین اور بیشتر ناتمام۔
(اب مین اُسکے حالات کا ایک عمدہ واقعہ اور حکایت پر تقریر کا اختتام کرتا ہون)
ابو نصر فارابی جب دمشق مین سیف الدولہ کے دربار مین آیا اُس وقت اُسکی وضع ترکی تھی اور
سیف الدولہ کا دربار ہمیشہ عالمون اور دانشمندون کے قدوم سے معمور رہا کرتا تھا سو ابو نصر
پہلے اُسکے دربار مین جا کھڑا ہوا ۔ سیف الدولہ نے حکم کیا کہ بیٹھے ابو نصر نے کہا کہ مین

اُس مقام پر بیٹھون جہان کہ کھڑا ہون یا تیرے مقام پر-

سو حاضرین دربار کی صفین پھاڑتا ہوا سیف الدولہ کی مسند پر جا بیٹھا اور اُسکو مسند سے ہٹا دیا- سیف الدولہ کے چند غلام تھے- کہ وہ دربار مین سرہانے سیف الدولہ کے حاضر رہا کرتے تھے-

اُن سے بادشاہ نے ایک زبان خاص مین کہ اُس زبان کو لوگ کمتر جانتے تھے کہا کہ اس بزرگ نے میرے ساتھہ دربار مین بے ادبی کا برتاو کیا مین اس سے چند باتین علمی پوچھتا ہون اگر یہ جواب نہ دیسکا تو تم بے تکلف اسکو دربار سے نکال دیجیو- ابو نصر نے اُسی زبان مین بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ٹھہر جا ہر چیز کا مدار انجام پر ہے بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا- سیف الدولہ نے ابو نصر سے کہا کہ آیا تو یہ زبان جانتا ہے-

ابو نصر نے کہا کہ یہ زبان کیا- مین ستر زبانین جانتا ہون سو بادشاہ کے نزدیک اُسکی بڑی عظمت ظاہر ہوئی- بعد اسکے اُس دربار مین ابو نصر نے علماے حاضرین کے سامنے تقریر علوم شروع کی اور ہر فن مین ایسی عمدہ تقریر کی کہ سب سے اُسکا سخن بالا رہا- اور حاضرین دربار کی تقریرین سب پست ہو گئین اور سارے فلسفی عالمون نے اُسکے مقابلے مین سواے سکوت کے چارہ نہ دیکھا-

اور یہ اُنکے سکوت کے بعد بھی بساط بزم مین کس آب و تاب کی تقریر سے موتی برساتا رہا کہ اُن لوگون نے جھولیان بھرنا شروع کین یعنی انجام کار اُن سارے فلاسفر مناظر عالمون نے اُسکی تقریر کو قلم دوات لیکر لکھنا شروع کیا- آخر کو بادشاہ نے اُن سب عالمون کو دربار

سے رخصت کیا۔ پھر ابو نصر سے خلوت اور دربار خاص مین ملاقات کی بادشاہ نے کہا کہ کچھ دورِ شراب کا آپکو شوق ہے ابو نصر نے کہا نہین بادشاہ نے پھر کہا کہ آیا نغمہ سرود سے آپکو مذاق ہے کہا ہان سو بادشاہ نے بڑے بڑے موسیقی دان گانے بجانیوالون کو خلوت مین بُلایا اور نغمہ سرود شروع ہوا لیکن ابو نصر نے سبکی خطائین موسیقی کے قواعد سے ظاہر کین۔ اور سب کا نقصان موسیقی کے علم مین ظاہر کر دیا بعد اُسکے بادشاہ نے کہا کہ آپ اس صنعت کو عملاً بھی جانتے ہین ابو نصر نے کہا ہان۔

بعد اُسکے اُسنے ایک تھیلی نکالی جسمین چند لکڑیان تھین اُن لکڑیون کو اُس تھیلی سے اور ترکیب دیکے جیسے بجانا شروع کیا۔ سارے دربار خاص کے لوگ بے اختیار ہنسنے لگے اور بعد اُسکے اُن لکڑیونکی ترکیب کو دوسری ترکیب سے بدل کر پھر جو بجانا شروع کیا ساری مجلس کے لوگ سب بے اختیار رونے لگے پھر تیسری ترکیب سے انکو بجانا شروع کیا کہ بادشاہ اور سارے رفیق خلوت خاص کے بے اختیار سو گیے۔ یہانتک کہ دربان بادشاہی دولت کو بھی نیند آگئی۔ سو ابو نصر اُسی حالت مین بادشاہ اور رفیقون کو چھوڑ کے دربار سے نکل گیا۔ مشہور ہے کہ باجا جسکا نام قانون ہے اسی نے بنایا ہے۔ اور پہلے اسی نے اس باجے کو ترکیب دی ہے۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ سنہ ۳۳۹ھ مین اس عالم سے گذر گیا اور اپنے علوم کا نمونہ نتیجہ مدینہ فاضلہ اور سیاست مدینہ اور اسکے مانند بہت سی تحریرین اپنے اعقاب مین یادگار چھوڑ گیا فقط۔

خاکسار کونین محمد احسان الدین از کاکوری لکھنؤ وارده

تذکرۃ المشاہیر

(سلسلہ کے لیے نمبر ۱ جلد ۶ ملاحظہ ہو)

بقیہ ذکر پلائنی

اور ایک قسم کی سائیکلوپیڈیا یا مخزن العلوم ہے - اگرچہ آج کل کے لحاظ سے وہ اہل علم کے لیے تو کچھ کام کی کتاب نہیں ہے مگر تاریخ کی حیثیت سے اوسمین بہت باتین ایسی ہین جو اور کہین کسی کتاب مین نہین ملتین وہ ایک عجیب و غریب شخص تھا نہ صرف اس سبب سے کہ اوسنے ایک ایسا بڑا ذخیرہ معلومات جمع کیا جسکو اگر برابر ساری عمر کام کرتے تو اوسط درجے کے تین آدمی جمع کرتے بلکہ اس سبب سے کہ اسی کے ساتھہ ہمیشہ وہ سرکاری کام بھی کیا کرتا اور جنگ و جدل مین مصروف رہتا تھا اگست سنہ ۷۹ء مین جب وہ مرا ہے تو وہ روم کے ایک جہازی بیڑے کا سپہ سالار تھا اور اپنی تحقیقاتون کے اشتیاق مین کوہ ویسوویس کے پاس ایسے وقت چلا گیا جبکہ وہان آتش فشانی ہو رہی تھی اسی آتش فشانی مین ہرکولینیم اور پامپی تباہ ہوے تھے -

وہ تمام باتین جانتا تھا جو اوسکے وقت مین معلوم ہو سکتی تھین جب اوسکی تحریرات کو پڑھو تو آدمی کے خیالات مین ایک جرأت اور آزادمنشی پیدا ہوتی ہے جو اصل اصول فلسفہ کا ہے -

اگریکولا (سنہ ۳۷ء سے سنہ ۹۳ء تک)

یہ شخص مقام فورم جولائی ملک گال مین ۱۳ جون سنہ ۳۷ء کو پیدا ہوا - اچھا تعلیم یافتہ

تھا- اور سنہ ۶۱ع مین جب ۲۳ سال کا تھا تو برطانیہ کی فوج مین کام کرتا تھا سنہ ۶۳ع مین
وہ ملک **ایشیا** مین حاکم مالگزاری مقرر کیا گیا اور دیانتداری کی وجہ سے بڑی نیکنامی حاصل کی
بعد ازان سنہ ۷۰ع مین **وسپاسین** نے اپنے عہد حکومت مین **اکویٹنا** کا امیر اور گورنر مقرر کر دیا سنہ ۷۷ع
مین کونسل ہوکر برطانیہ اوسکے سپرد ہوا جہان اوسنے سات سال تک نہایت دانشمندی
کے ساتھہ ملکداری کی اور تمام ملک کو سوائے **ہائی لینڈ** کے تابع کر لیا اور جا بجا قلعجات
بنا دیے تاکہ نیچے کے رہنے والون کو اپنے شمالی باشندون سے امن رہے- ایک
جہازون کا بیڑا ساحل کی تحقیقات مین روانہ کیا جسنے آکر خبر دی کہ یہ ملک برطانیہ جزیرہ ہے
اور اُسکے چارون طرف پانی ہے اور لوگون کو اوسنے تحریص و ترغیب دی کہ رومیون کے
طرز و اطوار اور زبان کو سیکھین معبد اور حمام بنا دیے ہر ایک درجے کے لوگون کے ساتھہ
انصاف سے پیش آتا تھا اور جہان تک کہ لوگون کو اچھا معلوم ہوا روم کی تہذیب وہانکے
باشندون مین پھیلائی- اوسکا طریق ایسا مرغوب تھا اور اُسکی جا بجا ایسی تعریف ہو رہی
تھی کہ شاہنشاہ **دامٹن** کو رشک و حسد پیدا ہوگیا اور اُسکو برطانیہ سے واپس بُلا لیا چنانچہ
وہ اُسی جگہہ ۲۳ اگست سنہ ۹۳ع کو مر گیا اور تمام روم کے لوگون کے دلون مین اپنی
عزت چھوڑ گیا-

جودینل (سنہ ۴۸ع سے سنہ ۱۲۵ع تک)

جودینل مقام **اکوئنم** مین قریب سنہ ۴۸ع کے پیدا ہوا- اسکے ماں باپ اوسط درجے
کے لوگون مین اچھے عزت دار تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اتنی استطاعت تھی کہ وہ اپنے

خیالات اور افعال مین خود مختار تہا۔ اُسکے ایام جوانی زبان آوری اور سخنوری مین گذرے اور اس سبب سے اُسکو ادا سے مطلب مین کمال ہو گیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ کچہری مین وکالت کرنے لگا اور وکالت نہایت کامیابی کے ساتہہ چلتی تہی جووینل کے ہجویات جنکے سبب سے اُسکی شہرت ہے ضرور ہے کہ اوسنے اپنی آخری عمر مین لکہی ہون جبکہ شاہنشاہ ڈامسٹین کے مرنیکے بعد ٹراجن حکمرانی کر رہا تہا کیونکہ یہ ممکن نہین ہے کہ ڈامیشن سے بدنام کے ہوتے ہوئے اوسکے زمانے کی بدمستیون اور عیاشیون کا حال ایسی ہجو آمیز تقریرین لکہی اور پہر سلامت رہ سکی۔ جیسا کہ وہ انسان کی اصلی سیرت کا خاکہ اوتارتا ہے ایسا کوئی دوسرا نظر نہین آتا۔ اُس زمانے کی تمدنی حالت اُسنے اچہی طرح سے دریافت کی اور نہایت انصاف کے ساتہہ اپنی پُر زور قلم سے ایسی تصویر کہینچی ہے کہ جس سے اُسوقت کی اندرونی حالت مخلوق کے چال چلن یا دانش جو پہلی صدی عیسوی مین رومیونکی تہی صاف صاف نظر آتی ہے اور بہت سی باتین جو اُسکے ہمعصر ٹسیٹس مؤرخ نے چہوڑ دی ہین اوسمین موجود ہین —

بہت سے لوگ کہتے ہین کہ جوڈینل کی ہجویات ہاریس سے بڑہکر ہین لیکن چونکہ وہ زیادہ کہیل اور تماشے کے طور پر لکہی گئی ہین اور شہوت پرستی کے بیانات سے مملو ہین اور بڑی ہجو ہے جن سے اُسوقت کی تمدنی حالت معلوم ہوتی ہے اسواسطے کثرت رائے یہی ہے کہ پہلے قدیمی شاعر کو ہی فوقیت ہے جووینل کی تحریرات کو لوگ بہت پڑہتے ہین اور نہایت تعریف و توصیف کرتے ہین نہ صرف اس سبب سے کہ ہم اُسکے ذریعے سے اُسکے زمانے کی تمدنی حالت دریافت کرتے ہین بلکہ اس سبب سے کہ وہ ایسی تصویر

کھنچتا ہے کہ اُس مین گویا جان ڈالنا باقی رہجاتا ہے اور بیان ایسا شیرین ہے کہ جس
سے ایک جوش پیدا ہوجاتا ہے زبان لیٹن کے فصحا مین سے یہ سب سے آخری
شخص ہے ۔ جوڈنیل کے مرنے کی تحقیق تاریخ تو معلوم نہین توبھی اتنا جانتے ہین
کہ وہ ۱۲۵ء مین ملک مصر مین تہا جہان کہ وہ شاہنشاہ ہیڈرین کے حکم سے اس
بنا پر جلاوطن کردیا گیا کہ اُسنے ایک نقال پیرس کی ہجو لکھی تہی اور جس سے بادشاہ
کو یہ شبہہ ہوا تہا کہ اُسنے اُسکے کسی دوست کی درحقیقت ہجو لکھی ہے ۔

پلوٹارک (سنہ ۵۰ء سے سنہ ۱۲۰ء تک)

یہ شخص بڑا نامور یونانی اور سوانح عمری لکھنے والا قریب قریب سنہ ۵۰ء کے پیدا ہوا
ہے اسکا وطن شہر حیرونیا ملک سبے اوٹیا مین ہے ابتدائی حالت تو اسکی مجھکو
معلوم نہین لیکن اُسکی پچھلی سرکاری کارروائیون اور تحریرات فلسفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے نہایت
عمدہ اوستادون سے تعلیم پائی تہی اور ذی راے ہونے مین مشہور تہا اسکی ایک ہی
عمدہ کتاب مماثل سوانح عمری سے نے اوسکا نام آج کے دن تک گھر گھر مشہور کردیا ۔
اُسپر اُسنے ایسی سخت محنت کی ہے کہ نہایت تعجب آتا ہے اُسکی انشا مین جادو بھرا ہے
اُسکے انتخاب کی دانشمندی اور بہر سچا بیان ایسا ہے کہ جس سے ایک معجزہ دکھائی دیتا ہے
اُس مین مشاہیر یونان و روم کے تاریخی بیان اس طرز سے لکھا ہے کہ جسکو صرف وہی
شخص لکھہ سکتا ہے جو نہایت ایماندار اور خیالات مین صاف عقلمند کامل و نہایت
ذی تمیز ہو اسکی عبارت ایسی صاف اور دلچسپ ہے کہ آج کل اُس سے زیادہ قدیمی کتابون

مین سے کسی کتاب کو لوگ نہین پڑہتے وہ اپنے طرز مین بیمثال ہے۔ اُس مین تیئیس یونانی
اور تیئیس رومیون کی سوانح عمری لکھی ہے اور ایک یونانی کا ایک رومی سے مقابلہ کیا ہے
اور بتایا ہے کہ کسکا چال چلن دوسرے کے مقابلے مین کیسا ہے۔ **پلیوٹارک**
نے اپنے وطن مین سنہ ۱۳۱ء مین وفات پائی۔

ٹیسٹس (سنہ ۵۵ء سے سنہ ۱۲۰ء تک)

اسکی ولادت سنہ ۵۵ء مین فرض کی جاتی ہے کیونکہ اُسکے شروع عمر کا حال مطلق
معلوم نہین۔ **ویسپیس** بادشاہ کے یہان سنہ ۷۹ء مین جاکر ملازم ہوا اور سنہ ۱۱۷ء
تک برابر وہان **ٹراجن** کی وفات تک نوکری سرکاری کرتا رہا۔ **اگریکولا** کی بہن سے
سنہ ۷۸ء مین اسنے شادی کی اور سنہ ۸۰ء مین **بریٹریا** وزیر مقرر ہوا اور سنہ ۹۷ء مین کونسل
کے عہدے پر سرفرازی پائی چونکہ ہم ٹیسیٹس کا مفصل حال نہین جانتے اسلیے جو کچھہ ہمکو
معلوم ہے وہ وہی ہے جو اسکی کتاب پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے جس کو دیکھنے سے
کہہ سکتے ہین کہ اسکو فرصت بہت ہتی ہتی اُسکی تمام تحریرات مین خوب جانچکر انتخاب کیا گیا
ہے جو الفاظ اُسمین لکھے گیے ہین وہ ایسے غور سے لکھے ہین کہ جو معنی اُسنے مقصود ہین
وہی اُنسے نکلتے ہین مگر چونکہ عبارت کو نہایت مختصر اور دقیق کر دیا ہے کہ بہت غور سے
مطلب سمجھہ مین آتا ہے اس سبب سے پڑہنے والون کو اُس سے دلچسپی نہین ہوتی۔
تاریخی بیانات مین اکثر بادشاہون کے ہی کام لکھے گیے ہین اُس وقت کے تمام لوگون
کے حالات اور دستورات کم ہین۔ اس سبب سے اگرچہ اُس زمانے کے حکام کے وہ

نہایت سچی تاریخ ہے مگر نہ تو آج کل اور نہ پہلے کبھی وہ عام پسند ہوئی ہے مشہور کتابیں ٹیسیٹس کی یہ ہین سوانح عمری اگریکولا پانچ کتابین تاریخ کی جس مین ۶۸ء سے لیکر ۹۶ء تک کا ذکر ہے۔ سالانہ تاریخ جس مین ۱۴ء تک روم کی تاریخ ہے تاریخ جرمن جس مین جرمن قوم کی عادات مذہب اور ملکی دستورات کا بیان ہے۔ لوگون کے نزدیک ٹیسیٹس روم کے مورخین مین سب سے زیادہ لائق شمار کیا جاتا ہے اور اپنے زمانے کے سب سے عمدہ آدمیون مین تھا۔

بطلیموس (دوسری صدی ع)

بطلیموس سب سے پہلا ہیئت دان ہوا ہے جسکی تحریرات محفوظ رہی ہین اس وجہ سے اُسکی کتابین نہایت ہی مفید اور قدر و عزت کے لائق ہین۔ اُسکے ذاتی حالات اُسکی تحریرات کی حالت سے کچھہ معلوم ہوتے ہین۔ وہ یونانی نسل سے تھا اور شہر اسکندریہ واقع ملک مصر مین پیدا ہوا تھا جہان اُسکی جوانی کی عمر بسر ہوئی تھی۔ اسکی ولادت و وفات کا حال کچھہ بھی معلوم نہین لیکن اُسنے جو تحقیقاتین لکھی ہین اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس علم کی تجسس مین ۱۳۰ء سے ۱۶۱ء تک لگا رہا۔ بطلیموس کی سب سے بڑی کتاب المیجسٹ کہلاتی ہے یہ لفظ عربی زبان کے ال حرف تعریف اور میجسٹ یونانی لفظ سے مرکب ہے میجسٹ کے معنی ہین اعظم۔ اس کتاب مین ہپرکس باشندہ نسیا واقع ملک بتھنیا صوبہ ایشیا کوچک کو بانی علم ہیئت تسلیم کیا ہے۔ اور اُسکی تحقیقاتون کی تفصیل لکھی ہے۔ ہپرکس کا حال ہمکو سوائے اسکے اور کچھہ معلوم نہین

جو بطلیموس نے لکھا ہے اور اُسکے تمام کامون کو تسلیم کیا ہے جنمین بعض یہ ہین
طریق الشمس کا قائم کرنا حرکات شمس و قمر کے بڑے بڑے اصول نکالنا اوقات و مقامات
طلوع و غروب شمس و قمر کے ٹھیک ٹھیک لکھنا اور ایک ہزار اسّی ثوابت کا موقع ایک فہرست
مین طیار کرنا چونکہ اُس زمانے مین آلات ریاضی اچھے اور صحیح نہ تھے اس سبب سے
ہیرکس اور بطلیموس دونون غلطیون مین پڑ گئے اگر آلات ہوتے تو جو غلطیان اُنہون
نے کی ہین وہ نہ کرتے - ہیرکس نے جو جو تحقیقاتین کی تہین بطلیموس نے اُنمین
سے ہر ایک مین ترقی کی اور جگہون اور اوقات کو ٹھیک کیا اور ایسا طریق نکال دیا کہ جو
اُس زمانے سے نظام بطلیموسی کے نام سے مشہور ہے - اگر اُسمین کیسی ہی عمدگی یا خرابی
ہو مگر وہ بطلیموس کے مرنے کے بعد سے لیکر چودہ سو برس تک برابر دنیا کے لوگون
مین متداول رہا جب کوپرنکس پیدا ہوا تو دوسرا نظام مانا گیا اگرچہ بطلیموس حرکات
اجرام سماوی مین خیال ایپی سکلیکل[1] سے اپنے تئین بچا نہ سکا تاہم اُسنے ایسی بڑی بڑی تحقیقاتین
کی ہین کہ جنسے علم ہیئت کی ترقی مین بڑی مدد ملی ہے چنانچہ اوسنے قمر کی اُس تجاوز مداری کو
دریافت کیا جو کشش آفتاب سے ہوا کرتا ہے بطلیموس نے جو جو تحقیقاتین چاند
سیارات اور ثوابت کی صحیح تصور کین اُنکو اس بنا پر بیان کیا ہے کہ ہماری دنیا عالم کا مرکز ہے
جسکے گرداگرد تمام اجسام گھومتے ہین حرکات مداری مین چاند و سیارات کا مرکز ایک ہی ہے
جنکو وہ ایپی سائکل کے مسئلے کے بموجب قیاس کرتا تھا ان غلطیون کا سبب صرف یہی

---

[1] ایپی سائکل اُس دائرے کو کہتے ہین جسکا مرکز کسی دوسرے دائرے کے محیط پر ہو بطلیموس کا قیاس تھا کہ سیارات کی مداری گردش اسطرح ہے

تھا کہ اُس زمانے مین ایسے وسائل مہیا نہ تھے کہ جن سے اوقات مختلفہ مین شمس و قمر کے فاصلے دریافت کیے جاتے بطلیموس کا خیال اُن واقعات نفس الامری کے علم کا فطرتی نتیجہ تھا جو اُس وقت تک دلائل سے ثابت ہو سکتا تھا۔ اُسنے جو بڑا کام ہمارے لیے کر چھوڑا ہے وہ ہے کہ اُسکے زمانے مین یا اُس سے پہلے جو خسوف کسوف ہوے یا جو مواقع ثوابت اور سیارات کے اُسنے دیکھے یا سُنے اُنکو قلمبند کر دیا۔ بطلیموس کی دوسری کتابون مین سے بڑی چیز اُسکا جغرفیہ ہے جو پندرہوین صدی ع تک صحیح مانا جاتا تھا اس جغرافیے مین شہرون کے مقامات بتاے گیے تھے اور نیز اُنکے طول اور عرض بلدان بھی لکھے تھے ۔

ناموران زمانہ وسطیٰ

جنکے اثر سے زمانہ نے رنگ بدلا ہے

الارِک اول (۳۷۶ سنہ ع سے ۴۱۰ سنہ ع تک)

الارِک اول ۳۷۶ سنہ ع مین پیدا ہوا - وزیگاتھہ[1] قوم کے لوگون مین سے چونکہ اُسکا خاندان سب سے زبردست تھا اور وہ خود بھی لائق تھا اس سبب سے وہ مغربی گاتھہ کا بادشاہ ہوگیا۔ سب سے اول اُسکو اسوقت سے شہرت حاصل ہوئی جبکہ وہ ۳۹۴ سنہ ع مین قوم گاتھہ کی امدادی فوج کا سردار ہوکر **تھودوسیس** شاہنشاہ روم کے ساتھہ مین تھا جب **تھودوسیس** مرگیا تو اوسنے روم کی مشرقی سلطنت پر حملہ کیا اور یونان کے

[1] وزیگاتھہ قوم گاتھہ یعنی قدیمی جرمنیون کا وہ طریق ہے جو پچھم سمت مین رہتے تھے اور آخرکار جنوبی مملکت فرانس اور اندلس مین آباد ہوگیے

وسط تک چلا گیا اور یونان والون کو مجبور کر کے جرمانہ فوج کشی لیا اور قسطنطنیہ کو اپنے رعب داب سے ہلا دیا لیکن جب **اسٹیلکو** نے **الریا** تک بہگا دیا جو فوج لیکر مغربی رومی سلطنت سے اسپر حملہ آور ہوا تہا تو شاہنشاہ سلطنت شرقی **آرکاڈیس** نے اُسکے حوصلے کی روک کیواسطے اُسکو اُس صوبہ کا جہان وہ تہا حاکم مقرر کر دیا۔ چند روز تک تو بیشک وہ اپنی جگہہ پر چپ رہا لیکن سنہ ۴۰۰ع مین **الارک** نے **اطالیہ** پر حملہ کیا اور **اسٹلکو** سے شکست کہا کر پہر **الریا** کو واپس چلا آیا۔ مگر وہ پہر سنہ ۴۱۰ع مین **روم** پر حملہ کر کے گیا اور تمام ملک **اطالیہ** کو فتح کر کے **روم** کو قبضے مین لایا مگر اوسی سال مقام **کوسینزا** ملک **سسلی** مین مر گیا اور اس سبب سے غیر مہذب فتحیابیون سے **روم** کو چند روز کے واسطے نجات ملی لیکن اوسنے وہ کام شروع کر دیا تہا جسکو اُسکی اولاد نے پورا کر لیا یعنی **روم** کی سلطنت کو نیست و نابود کر دیا۔

تہیوڈورک اعظم (سنہ ۴۵۵ع سے سنہ ۵۲۶ع تک)

تہیوڈورک سنہ ۴۵۵ع مین پیدا ہوا وہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد سنہ ۴۷۵ع مین **اسٹریاوگاتہ**[۱] کا بادشاہ ہو گیا تہا جب شاہنشاہ شرقی **زینو** نے دیکہا کہ **تہیوڈورک** کی طاقت بڑہتی جاتی ہے تو اُسنے ایسا اُسپر اثر ڈالا کہ وہ **آدواسیر** کے مغلوب کرنے کی طرف متوجہ ہو گیا اس **آدواسیر** نے **روم** کی سلطنت پر ناجائز قبضہ کر لیا تہا **تہیوڈورک** نے تین بڑی لڑائیون مین ویسون کو متواتر شکست دی اور جا کر **راونیا** پر محاصرہ ڈال دیا جہان کہ **آدواسیر** سنہ ۴۸۹ع مین پس پا ہو گیا تہا تین

[۱] اسٹروگاتہ شرقی گاتہہ کو کہتے ہین۔

سال کے محاصرے کے بعد باہم یہ عہد و پیمان ہوا کہ دونو بشرکت ملک اطالیہ مین حکومت کرین۔ لیکن بہت جلد وہ قتل کیا گیا اور تہیوڈورک مغرب کا بالکل خود مختار بادشاہ ہوگیا۔ ۳۳ برس تک اوسنے اطالیہ مین ایسی خوبی سے بادشاہت کی کہ وہان کے باشندے اُس سے بہت خوش رہے اس امن چین کے زمانے مین ملک اطالیہ مین خوب رونق ہوگئی تھی اور اپنے گاتھہ کی قوم کے شاہنشاہ کی دانشمندی انصاف اور لیاقت کے سب قائل تھے۔ تہیوڈورک تقریباً ۵۲۶ء مین مرگیا۔ کہتے ہین کہ اُسکو جلدی سے موت اس وجہہ سے آگئی کہ اُسنے ناحق اپنے دو وزیرون کو قتل کرا دیا تھا۔ تہیوڈورک کے عہد سے قدیم رومیون کی سلطنت جاتی رہی اور سلطنت اطالیہ کی بنیاد پڑی۔

جسٹینین اول (۴۸۳ء سے ۵۶۵ء تک)

اسکا پہلا نام اوپروڈا تہا مقام ڈارڈینا ضلع الیرکم مین ۱۱ مئی ۴۸۳ء کو پیدا ہوا اگرچہ جسٹینین اول شاہنشاہ شرقی کا بہانجا تہا مگر یہہ غیر مہذب النسل کا آدمی تہا۔ اُسکے ماموں نے اُسکو متبنّیٰ کرلیا تہا اور شہر قسطنطنیہ مین رکھکر عمدہ تعلیم دلوائی تہی ۵۲۷ء مین اُسکے ماموں نے اُسکو شریک کرلیا اور جب وہ مرگیا تو یہی بالاستقلال خود بادشاہ ہوگیا جب وہ تخت نشین ہوا اُس وقت سے لیکر اُسکے مرنے تک اُسکی قوم ہمیشہ اندرونی یا بیرونی لڑائیون مین مصروف رہی اور اس درمیان مین اُسکے لائق سپہسالارون خصوصاً بلیساریس نے بہت سی فتوحات حاصل کین اور آخرکار قوم گاتھہ کو مغلوب کرکے

تمام ملک اطالیہ کو سلطنت شاہنشاہ شرقی کی حکومت مین ملالیا مگر سلطنت فی الحقیقت اُس وقت کی نسبت کمزور تھی جبکہ **جسٹینین** تخت حکومت پر بیٹھا تھا کیونکہ لڑائیون کے سبب سے ملک ویران ہوگیا تھا اور فضول خرچیون کے باعث ملک مین کنگالی چھا گئی تھی اور کثرت محصولات کے سبب سے لوگ یہان تک تنگ ہو گئے تھے کہ بغاوت پر آمادہ تھے یقیناً اس شاہنشاہ کی فضول خرچیان بہت کچھہ امورات رفاہ عام مین ہوئی تھین۔ اُسنے سڑکون اور راستون کی درستی کی تھی تاکہ مراسلت اور میل جول مین ترقی ہو اور نہرین پل بندرگاہ تعمیر کیے تھے **قسطنطنیہ** کو آراستہ کیا تھا مملکت کے تمام حصون مین قلعجات بنایے تھے مگر لوگون کو اس سے بھی بڑھکر اور ضرورتین تھین اور **جسٹینین** کو آخرکار مجبوراً خرچ مین تخفیف کرنا پڑی اور اُسنے وہ دفاتر توڑ دیے جنکی ضرورت نہ رہی تھی اور پیشیتر کے دستور کے بموجب اُن لوگون کی خاطر سے چلے آتے تھے جو اُمرا لوگ اُسمین بلازم تھے۔ دو عمارتین **جسٹینین** کے زمانے کی ابھی تک اچھی طرح موجود ہین ایک **سینٹ سوفیہ** کا گرجا اور دوسرا **سینٹ سرجیس** اور **بکیس** کا گرجا **جسٹینین** بڑا محنتی شخص تھا اور جب اُسکے ایام حکومت کے آثار اور نتایج پر غور کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بڑا لائق شخص تھا لیکن اسی کے ساتھہ یہ بھی سچ ہے کہ اُسکا چال چلن ایسا تھا کہ جو بڑے آدمیون کے مناسب نہین ہے۔ ہم یہان اسکی سوانح عمری پر توجہ نہین کرسکتے تاہم وہ باتین کہ جنسے اُسکی تعریف ابتک ہو رہی ہے لکھتے ہین اُسکی ذاتی خوبیان اُسکے قوانین انتظام کی درستی اور سب سے بڑھکر رومی قانون کا جمع کرنا جو اُسنے **ٹریبونین** اور اُسکے ساتھیون سے

انکے کہٹے کرائے تھے ایسی چیزین ہین کہ جن کے باعث سے اُسکو روم کے شرقی بادشاہون مین سے سب سے بڑا ماننا پڑتا ہے - جن کتابون کے سبب سے جسٹینن کا دنیا پر بڑا احسان ہے وہ یہہ ہین **کاڈیکس ڈائجسٹ** **السٹیٹیوشنس** اور **ناویلی - کاڈیکس** رومی شاہی فرامین کا مجموعہ ہے جو تالیف کے وقت بہت بکار آمد تھے جن سے حشو اور زوائد اور منسوخات نکالکر یہ کتاب طیار کی گئی تہی - اس کتاب کی دس جلدین تہین اور چودہ مہینے کی محنت مین **ٹریبونین** نے دس آدمیون کی امداد سے بنائی تہی جسکے بنانے کے واسطے یہ لوگ مقرر ہوے تھے - **ڈائجسٹ** جو قانونی کتاب ہونے کی حیثیت سے ایک بے نظیر کتاب ہے اُنتالیس قدیمی ماہران قانون و آئین کی کتب سے منتخب کرکے پچاس جلدون مین مرتب کی گئی تہی جس مین سے ایک ثلث کے قریب **ایڈا ڈکیٹم** اور **لبری ایڈ سیبریم** کتابون سے انتخاب کیا گیا ہے جو **ڈامسٹیٹس الپین** ایک مشہور و معروف رومی وکیل کی تصنیفات سے ہین - ان کتابون کے طیار کرنے کے واسطے بنانیوالون کو یہ حکم تہا کہ انتخاب مین وہ باتین لین جو ہمیشہ کے واسطے مفید ہون اور فقرات و عبارت کو اس جگہہ بدل دین جہان معانی کی صفائی کی ضرورت ہو اور مضامین مکرر اور مناقضات کو نکال ڈالین ایج انتخاب کے ساتہہ اصل مصنف اور کتاب کا نام لکہا ہوا ہے جسکے سبب سے ہمکو فقط یہ کتاب ہی نہین ملی ہے بلکہ قانون کی تاریخ دستیاب ہو گئی ہے - اسی کتاب کے بنانے وقت **ٹریبونین** اور دو اور جامعین نے ایک رومی قانون کا مختصر رسالہ

مرتب کیا جسکا نام انسٹیٹیوشنس یا جسٹینن کا انسٹیٹیوٹ ہے یہ کتاب مدارس مین پڑہائی جاتی تھی - اس کتاب کی ترتیب گیئس کی مشہور شرح انسٹیٹیوٹس کے طرز پر تھی ناویلی جسٹینن کے اُن فرامین کا مجموعہ ہی جو وقتاً فوقتاً اُسنے غیر سرکاری طور پر جاری کیے تھے - یہہ بادشاہ ۱۴ نومبر ۵۶۵ء مین مرگیا -

بیڈی یا بیڈا ایڈم (۶۷۲ء سے ۷۳۵ء تک)

یہ شخص مقام منگورماتھہ ضلع ڈرہم ملک انگلستان مین تقریباً ۶۷۲ء مین پیدا ہوا اس کا خطاب بزرگ تھا - انگریزون مین یہ سب سے پہلا مورخ ہوا ہے اور اپنے زمانے مین سب سے بڑا عالم تھا - ابتدائے تعلیم اُسنے خانقاہ سینٹ پال و پیٹر مین حاصل کی تھی لیکن وہ بہت جلد اپنے آپ علیحدہ لکھنے پڑہنے لگا جسکے باعث سے آخر کار وہ دنیا بھر مین مشہور ہوا - اُسنے قریباً چالیس کے رسائل لکھے جسمین اُن تمام باتون کا ذکر ہے جو اُسوقت بحث و مباحثہ یا لوگون کے پڑہنے لکھنے مین مروج تہین لیکن اوسکی سب سے عمدہ کتاب انگریزی قوم کی کلیسیا کی تاریخ ہے جسکے ذریعے سے بہت کچھہ اور صحیح حالات ہمکو انگلستان کی تاریخ کے ۷۳۱ء تک کے ملتے ہین وہ لیٹن زبان مین لکھی گئی تھی اور جرمنی مین سب سے پہلے چہپی تھی بادشاہ الفریڈ نے اُسکا ترجمہ اینگلو سیکشن زبان مین کیا ہے دنیا کی چہرۂ یا لون کا تاریخی حساب اپنی کتاب مین اُسنے دامی او نیشین شمارہ بموجب قائم کیا ہے جو زمانہ وسطی مین مورخین کے لیے ایک قاعدہ ہو گیا تھا بیڈی کی تعلیم کی قدر و عزت تمام یورپ مین مانی جاتی تھی

یہان تک کہ پوپ بہی اُس سے مشورہ لیا کرتا تہا وہ سنہ ۷۵۴ء مین مرا اور خانقاہ جارو مین دفن کیا گیا۔

شارلیمین یا چارلس اول (سنہ ۷۴۲ء سے سنہ ۸۱۴ء تک)

یہ شخص پلپن بادشاہ قوم فرنیگ [لہ] اور چارلس مارٹل کا پوتا تہا جسنے بادشاہت فرانس کی قائم کی ہے اور جسکے سبب سے اس ملک کا نام اُس وقت سے فرانس ہوگیا ہے شارلیمین ۲ اپریل سنہ ۷۴۲ء کو پیدا ہوا۔ سنہ ۷۶۸ء مین جب اُسکا بہائی کارلومن مرگیا تو یہہ گال اور مغربی جرمن کا بادشاہ ہوگیا۔ مگر چونکہ صاحب حوصلہ تہا اور پوپ نے بہی ترغیب دی اس وجہ سے اسنے لومباردی صوبہ اطالیہ پر فوج کشی کی اور آخر کار مطیع کرکے لومباردی کا بادشاہ ہوگیا اُسکے بعد سکسین قوم سے لڑائی شروع کردی جنہون نے بڑے سخت مقابلے کے ساتہہ ۳۰ سال تک اُس سے جنگ کی ان سکسین لوگون کا سردار اس وقت مین وٹی کینڈ تہا۔ الغرض یہ لوگ بہی اُسکی شمشیر کشورکشا کے سامنے نہ ٹھہر سکے اور تابع ہوگیے۔ اُسکے بعد وہ تمام ملک اطالیہ کا بادشاہ ہوگیا اور شمالی اندلس کو بہی لیا اور جرمن کے شمال تک اُسکی عملداری پہونچ گئی فقط باقی آیندہ۔

راقم
حسن

لہ فرنیگ جرمن کی ایک قوم تہی جو فرانس مین آباد ہوگئی تہی اور جسکے سبب سے اُس ملک کا نام فرانک اور آخر کو فرانس کیا یہی لفظ ہے کہ جسکو فرنگ اور فرنگی کے لہجہ سے باشندگان فرنگ یا انگلستان کو ہندوستان مین بولا کرتے ہین۔

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالحے سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین۔ عدالتون و محکمۂ بندوبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین نسبت اور مطابع کے کتابین بہت خوشخط صاف عمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین۔

المشتھر

محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

"عبرت" یعنی جان ادا رہنو ریا کا وہی اچھوتا ناول جو سنہ ۱۸۹۰ و ۹۱ء مین مرقع عالم کی ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نکرنیکے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھایے گیے ہین ضرور دیکھیے عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ ندیکھینگے ضرور دیکھیے حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

"جعفر و عباسہ" دنیا کی بیوفائی۔ زمانہ کے انقلابات۔ حسرت۔ رنج۔ غم۔ بس

دل پکڑ کر رہجائیگا - بالکل طبیعت کے بیچین کر دینے والے سامان - یا ناول کے پیرایہ مین
قوم کو ایک نیک صلاح یعنی عورتونکی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھائے
گیے ہین قیمت عہ "مسیحاے عالم" حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن چھہ
چیزون سے محققانہ بحث کی گئی ہے جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول
درخوست خریداری نقد یا باجازت ویلوپی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب اڈیٹر "مرقع عالم"
ہردوئی بھیجنا چاہیے - فقط

اشتہار

فیروزالدین کی بینظیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوائیان

حبوب خیری یعنی "فیروز برداین پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو
ہندوستان بھر نے مفید مانا ہے اس دوائی نے میڈیکل افسران - حکما اور عام پبلک سے
بڑی تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری - ضعف اعضاے رئیسہ ضعف معدہ ضعف
دماغ - لقوہ - ادہرنگ وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانیکے لیے اور خصوصیت
کے ساتھہ بلا مبالغہ بینظیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص
دور کرنیمین بینظیر ہین - بکس ۸ ہم گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق براے فسادات خون درد کہنہ -
خارش پہوڑا پہنسی وغیرہ شیشی کلان عہ؍ خرد عہ **فیروز بام** اکسیر براے دمہ - کہانسی تر وخشک
نزلہ و زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خرد ۱۲ر کلان عہ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے - گولیان
۱۲ر عرق عہ ہزارون مایوس مریض خداوند تعالی کے فضل سے صحت یاب ہوے ہین پہوڑے

عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کے لیے دونون چاہئین - **جوتھیاتپ** کا دوبہرا عرق مشہور ہے

ایک شیشی سے چھہ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲؍ **حب بواسیر** بادی ہو یا خونی اکسیر ہے فی بکس ۸؍ **فیروز سرپ**

اسکے استعمال سے عادات افیون چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہے نہ سہین ہر ہے نہ نشہ ہے - صرف یونانی طبی طیار کیا گیا ہے

شیشی ۸؍ **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی ۴؍ **دیکھو تازہ شہادت** - جناب ڈاکٹر حسین شاہ صاحب

راے بہادر سول سرجن میڈیکل افسر ضلع جھنگ ۱۸۹۲ء ۶؍ اکتوبر - آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا

ہے **جناب** ڈاکٹر مہتہ دونی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء آپکی حبوب خیری تجربہ کیگئین

از بس مفید ہین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کا یورپین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار - جناب میجر ملبیک صاحب بہادر ۱۱ نومبر ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی

(ترجمہ خط انگریزی) براہ مہربانی بوتل کلان فیروزبام ولیوپی اپل ہیجدیجیے درحقیقت تمہارا فیروزبام دمہ کہانسی کیلیے نہایت مفید

ہے جناب مفتی محمد دوست محمد خانصاحب از مقام جوہر کانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۱ نومبر ۹۲ کو تحریر فرماتے ہین جناب کی

خوش معاملگی اور راستبازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راستبازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے

ہین جنمین سے ایک ادنی شکرگزار یہی ہے مین نے آپکی حبوب خیری وغیرہ کا ضرورتاً مختلف وقتون مین استعمال کیا - سب ایسی سریع التاثیر

اور بینظیر ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجھے کلی فائدہ ہوگیا -

المشتہر (فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ اقسام سے امتحاناً منگاکر دیکھو)

شربت مقوی اعصاب - سریع الاثر قابل اعتماد صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف دماغ

معدہ و جگر درد سر و کمر قبض تاریکی چشم وغیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے مثانہ و مادہ انسانی کو درست کرتا ہے

قیمت فی شیشی للعہ؍ **روغن خارجاً** لگانیسے ان عوارض کو جو سوء استعمال و خلاف قدرت عامل ہونیسے اپنے ہاتھون قواے

خراب کرچکے ہون فی تولہ للعہ؍ **ہیر آئل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید ہونیسے روکتا ہے نزلہ زکام بریش عطسہ جنکو

ادنی ادنی باتون سے ہوجاتا ہے آواز بھاری ہوجانا کہانسی وغیرہ کو دور کرتا ہے ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی ۸؍

سرمہ ممیرا سقوی بصر حافظ بینائی دہند جالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دو ماشہ کیلیے ءؔ **سفوف عجیب** الاثر بہتے دانت کو مضبوط کرتا ہی درد بدبو پیپ گوشت خورہ مسوڑہ نکی خرابیان دفع کرتا ہی ہر تولہ کیلیے عہ **حب دائمی قبض** در دشکم قراقر نفخ ریاح درد کمری اشتہا زردی چشم دل کا دہرکنا ہاتہ پیرونکا جلنا عرق النسا سر کا چکرانا منہہ سی پانی جانا غیرہ دور ہوتا ہی چار درجن کیلیے عہ **حب نیابطیس** تشنگی بار بار آنا پیشاب کا لاغری کمخوابی و بیکری کو دور کرکے قوت کو پیدا کرتا ہی جگر کو درست بناتا ہی ایک تولہ کیلیے عسہ **حب نعاسیر** غیرہ کو دور کرتا ہی دو ہفتہ کیلیے عسہ **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکہنا ہی تو امراض سرطان بہ خنازیر ناسور کا سوراخ بہگندر مین جب زخمون مین کیڑا پڑے اور پیپ نکلنے سے ناک مین دم ہو تو آزماؤ لگاتے ہی درد دور بدبو کافور برسون کا زخم دنون مین تہرہی دو تولہ کیلیے عسہ **حب قائم مقام افیون** افیون کہانیوالا زندہ درگور دنیا کی لطف سی محروم رکہا جاتا ہی اسلیے اگر چہوڑنا چاہو بلا تکلف چہوڑ سکتے ہو ضمیمہ **خضاب** زینت شباب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈہنگ آتا پیری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت فی شیشی عہ

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت و سامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہی کہ مثل ولایت کی چمڑی کی دباغت و اسباب کی طیاری مین اپنا آپ نظیر ہے ایسا ہی اس دوکان کو بہی سامانکی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلی درجہ کی چمڑی و رنگ کے ساتہہ نہایت پایداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام و کمال ولایتی اوزارون سی اور نہایت ہوشیار کاریگرون سی کام لیا جاتا ہی اسکا بہی پورا لحاظ رہتا ہی کہ جس جس مقام کا چمڑا جانور کی جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین کہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصانکے نکال دیا جاتا ہی درسلائی بہی کسی بے پرواہی کی نہین ہوتی بلکہ ٹہیکی پس جن صاحبونکو دستی طیاری کسی سامان چرمی کی منظور ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرماوین اور ایک ہی آرڈر مین کارخانہ کی معاملت کا حسن و قبح معلوم فرماوین علاوہ اسباب چرمی کی ہر قسم کا اسباب مثلا بمبئی گہڑیان و کلاک و ٹم پیس جوتہ ساختہ کانپور بوٹ گورگابی و موزہ گیٹس و برتہ توسدان و نیز برتن مراد آبادی کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و برتن مسی عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سوداگر و کمیشن ایجنٹ کانپور و بمبئی کی فہرست ملاکر اس فہرست سے جس چیز کو میری کمیشن ایجنسی مین منگانا منظور ہو اوس چیز کے نمبر فہرست مذکورسے ارقام فرماکر طلب فرماوین انشاءاللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ایک روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہو گی

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مچھلی بازار کانپور

قاہرہ کی مسجد عمرو

گو اسلامی سلطنتین دنیا سے قریب قریب مٹ چکی ہین۔ اور وہ پرانی تزک وشان صرف قصے کہانیون مین رہ گئی ہے مگر پھر بھی اوس زمانہ کی یادگارین اور عظیم الشان عمارتین اون لوگون کا نشان دے رہی ہین۔ گو وہ خود مٹنے کو ہین۔ مگر اون مٹے ہوؤن کا پتہ کچھ اُن ہی سے لگ سکتا ہے۔ یہ چیزین دیکھ دیکھکر یا اونکے حالات پڑھکر دل مین کسی قدر مسرت پیدا ہوتی ہے کہ ہم بھی کچھ تھے۔ مگر مسرت کیسی۔ یون کہئیے کہ پرانے زمانہ کا خیال آتے ہی اپنی اور اپنے بزرگون کی حالت کا مقابلہ کر کے کچھ تھوڑی دیر کے لیے رو لیتے ہین۔

ہمنے مانا بھی کہ یہ دل سے بہلا دین قصے
یہ سمجھ لین کہ ہم ایسے ہی تھے اب ہین جیسے

یہ بھی منظور ہے ہمکو کہ ہمارے بچے
دیکھنے پائین نہ تاریخ عرب کے صفحے

کبھی بھولے بھی سلف کو نکرین یاد مگر
یادگارون کو زمانہ سے مٹا دین کیونکر

اس وقت ہم مسلمانون کی ایک مشہور عمارت۔ **خانۂ خدا یعنی "قاہرہ کی مسجد عمروؓ"** کے تاریخی حالات لکھتے ہین۔ جو ہمین امید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہونگے۔

ہجری کے بیسوین سال (سنہ ۶۴۱ء) حضرت عمرؓ کی خلافت مین **عمرو ابن العاص** نے مصر پر لشکرکشی کی۔ پہلی شاہی جمعیت جسنے اسلامی فوج کا مقابلہ کیا۔ اوس قلعہ کی

فوج تھی۔ جسکے قرب مین ایک ایسی اسلامی عمارت بننے والی تھی جسمین اُس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے نام کی گونج اب تک سنائی دے رہی ہے۔ اس محاصرہ کے حالات مختلف روایتون نے اس قدر پیچیدہ کر دیے ہین۔ کہ ہم اس کا کچھہ فیصلہ نہین کر سکتے۔ مگر اس مین کچھہ شک نہین کہ خواہ یہ محاصرہ ایک مہینے تک رہا ہو یا سات مہینے تک۔ آخر کار محصورین نے اپنے آپ کو اوس مسلمان سپہ سالار کے حوالے کر دیا۔

اب اوسنے اپنے لشکر کا رُخ اسکندریہ کی طرف پھیرا۔ کہتے ہین کہ جب شمال کی طرف مارچ کرنے کے لیے خیمے وغیرہ اوکھاڑے جا رہے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ عمرو کے خیمہ مین ایک قمری نے گھونسلا بنا لیا ہے مہمان نوازی کے خیال سے جو اون لوگون کی گھٹی مین شامل تھا۔ حکم دیا۔ کہ اس خیمے کو ہاتھہ تک نہ لگائین اور یونہی کھڑا رہنے دین۔ اور چنانچہ جب وہ اسکندریہ سے واپس آیا۔ تو اوس خیمے کو وہین پایا۔ اور اوس جگھہ ایک شہر آباد کیا۔ جسکا نام ”انفطاط“ (خیمہ) رکھا۔

اوس وقت اگر قلعہ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر آس پاس کا سین دیکھا جاتا۔ تو آجکل کے سین سے بالکل مختلف نظر آتا۔ دریاے نیل کا رُخ اون دنون کسی قدر مشرق کی طرف تھا۔ اور سیدھا قلعہ کے مغرب کی طرف کو بہتا تھا۔ یہان تک کہ اوسکے مغربی دروازے سے ہم کشتی مین بیٹھہ سکتے تھے۔ مگر آجکل قلعے اور دریا مین پورے ایک چوتھائی میل کا فاصلہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نیا گانون جو آج کل ہم خشک زمین پر آباد دیکھتے ہین کسی دن پانی مین تھا۔ قلعہ سے آگے بڑھکر عیسائیون کی چند عبادتگاہین نظر آتی تھین۔ چند تونی قاہرہ

کی حدود کی شمال ومغرب کو اور کچھہ جنوب کی طرف واقع تہین - اوس وسیع میدان مین جو
قلعہ کے جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہے - آجکل چند ٹوٹی پہوٹی قبرین نظر آتی ہین مگر
اوس وقت یہ ایک لق ودق میدان تھا جسمین کہین کہین مزروعہ زمین کے ٹکڑے دکھائی
دیتے تہے - اور علاوہ ان چند مکانون کے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے - کوئی عمارت کا نشان
نظر نہین آتا تہا -

قلعہ کے ذرا شمال کی طرف گہاس کا ایک قطعہ تہا جس مین انگور کی بیلین اور چند درخت
لگے ہوے تہے یہان عمرو کی فوج کے ایک بہادر سپاہی کیسبہ ابن کلثوم نے
محاصرہ کے وقت اپنا خیمہ لگایا - اور جب وہ لوگ فتح اسکندریہ کے بعد واپس آئے
تو اوسنے اپنی وہی پرانی جگھہ پسند کی - مگر عمرو کا مکان اوس سے کسی قدر مشرق کی طرف
واقع تہا - اسی اثناء مین مسلمانون کے معزز خلیفہ حضرت عمرؓ نے تمام نئے فتح کیے
ہوے ملکون کے حاکمون کے نام یہ احکام جاری کیے کہ وہ اپنے اپنے صوبون مین
مسجدین بنوائین - چنانچہ عمرو کے نام بھی یہ حکم صادر ہوا - کہ وہ دریاے نیل کے ساحل
پر ایک مسجد تعمیر کراے - عموماً لوگون کی یہ راے تہی کہ اس عمارت کے لیے کیسبہ کے
مکان اور باغ سے عمدہ اور کوئی جگہہ نہین ہوسکتی - اس لیے عمرو نے اوس سے یہہ
درخواست کی - اور ساتھہ ہی یہ بہی کہا - کہ اس کے بدلے مین جو جگہہ وہ پسند کرے
مین دینے کو تیار ہون - مگر کیسبہ نے اپنی خوشی سے وہ زمین مسلمانون کی عبادتگاہ
کے لیے دیدی - اس دریا دلی کی تعریف مین جو نظم اوس وقت لکہی گئی تہی - ابتک موجود

اسیلیے اُس عالیشان مسجد کی بنیاد اوسی جگھہ پر ۲۱ ہجری ۶۴۲ء مین رکہی گئی۔ خوش قسمتی سے ہمارے پاس ایک ایسے شخص کی شہادت موجود ہے۔ جسنے اوس مسجد کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ جسکا رقبہ وہ لکھتا ہے ۵۰ ذرع العمل × ۳۰ ذرع العمل ہے جسکے چارون طرف ایک سڑک تھی۔ اور چھہ دروازے تہے جنمین سے دو عمرو کے مکان کے مقابل تہے (یعنی مشرق کو) دو شمال کو اور دو مغرب کو۔ اور اس طرح جنوب کی طرف کی جگھہ بند تہی۔ جو قبلہ کا رُخ تھا جسکی طرف نماز پڑہتے وقت تمام دنیا کے مسلمانون کے منہ پہرتے ہین۔ مسجد کی چہت بہت نیچی تہی اور فرش پتہر وغیرہ کا بنا ہوا نہین تھا بلکہ صرف چھوٹے چھوٹے کنکر پڑے تہے۔ کہتے ہین کہ قبلہ رکہتے وقت پیغمبر خدا کے کوئی اسّی ۸۰ صحابی موجود تہے۔ جو مسلمانون کی نظرون مین اوسکی وقعت اور تقدس کو اور بڑہا دیتا ہے۔ مگر اس مسجد مین ایک نہایت ہی تعجب انگیز بات یہ تھی۔ کہ اس مین اور مسجدون کی طرح جو ہم آجکل دیکھتے ہین محراب بالکل نہ تہی۔ ہیر اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ وہان کوئی اندر سے خالی محراب جو عموماً ہم دیکھتے ہین نہین تہی۔ مگر بجاے اسکے یہان کچہہ نہ کچھہ ضرور تہا جس سے مکہ کا رُخ معلوم ہوتا تہا۔ مگر ہان عمرو نے ایک منبر ضرور رکھا تہا۔ جسکی نسبت حضرت عمرؓ نے اوٹھا دینے کا حکم دیا۔ اور کہا گیا "تمھارے لیے کہڑا ہونا کافی نہین ہے جبکہ اور مسلمان تمہارے قدمون کے نیچے بیٹھتے ہین"۔

یہ تہی عمرو کی اصل مسجد۔ ایک سادہ مکان (۲۸.۰۹ × ۴۴.۳۴ امیٹرز) کا جسکے نیچے جہکی ہوئی چہت کئی ستونون کے سہارے کہڑی تہی۔ جو شاید کسی قریب کے گانون سے

یا میمفس سے جو دریاے نیل سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے منگائی گئی تھی۔ اس کی دیواریں غالباً پکی مگر زیادہ تر قیاس یہ ہے کہ کچی اینٹون کی چنی ہوئی تہین۔ جنکا کہردراپن یہ تبارہا تہا کہ ان پر پلاسٹر نہین کیا گیا۔ فرش کنکر کا تہا۔ روشنی کا وہی انتظام تہا جو آجکل ہے۔ یعنی چہت مین ایک بڑا سا مربع سوراخ ہے۔ یہ بالکل ایک سادہ مسجد تہی۔ نہ اس مین مینارے تہے۔ نہ اسمین کسی قسم کی بیرونی یا اندرونی آرایش کا سامان تہا صرف ایک منبر تہا۔ جو تہوڑے دنون بعد وہ بہی پہنکوا دیا گیا۔ لیکن باوجود اسکے یہی مسجد تھی جسکا نام بعد مین تاج الجوامیع رکہا گیا اس مین کچہ شک نہین کہ گو یہ ایک معمولی سادہ مسجد تہی۔ گو اس سے کسی قسم کی شان وشوکت ظاہر نہین ہوتی تھی۔ مگر عبادت اور نماز کا جوش و خروش جو اوس وقت تہا۔ آج باوجودیکہ وہ ایک بڑی پرشان وشوکت اور عظیم الشان مسجد ہے۔ گو اس وقت وہ تاج المساجد اور عمارت کی خوبی کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ اوسے وہ بات ہرگز نصیب نہین جس مقصد کے لیے یہ بنائی گئی تہی۔ یا جس خیال سے اُسکے بانی نے اوس کا بنیادی پتھر رکہا تہا۔ وہ دن اسلام کے آغاز کے دن تہے۔ اور اوس وقت کے مسلمان اپنے سیدہے سادہے فرائض کو اسی خوبی اور جوش سے ادا کرتے تہے۔ جو ہماری قسمت مین نہین۔ مفتوحہ ممالک کی دولت نے انہین ابہی تک عیش وعشرت کی طرف مائل نہین کیا تہا۔ اور ابہی تک وہ اون مضر اور بیہودہ خیالات سے بچے ہوے تہے جو آج ہماری تباہی کا باعث ہوے۔ اون دنو مین اُنکے مذہبی۔ ملکی سب معاملات کے لیے یہ ایک مسجد کافی تھی۔ وہان کا گورنر

(حاکم) اوس کا واعظ اور نماز جمعہ کا امام ہوتا تھا - بڑی خوشی کی بات ہے کہ عمرو کا ایک وعظ
جو اونھون نے اس مسجد مین جمعہ کے روز کہا تھا ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے جسکا ترجمہ ہم
یہان لکھتے ہین اس کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فرمانروا کے وعظ مین اخلاقی
نصایح اور انتظامی احکام کس خوبی سے ملے جلے ہین - بحیر ابن ذاکر اسے اسطرح بیان کرتا ہے -
مین اور میرا باپ عیسائیون کی عید الغطاس کے چند روز بعد جمعہ کی نماز پڑہنے گیے - ابھی
ہم نماز پڑہ ہی رہے تھے - کہ چند شخص ہاتھ مین کوڑے لیے آدمیون کو ڈھکیلتے ہوے
ہمارے پاس آپہونچے - مین نے پوچھا - "ابا - یہ کون ہین" - میرے والد نے جواب دیا
"بیٹا - محافظ ہین" - اتنے مین موذن نے اذان دی اور عمرو ابن العاص منبر پر کھڑے
ہوے - مین نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے قد کے مگر گٹھے ہوے آدمی تھے سر بڑا تھا اور
آنکھین سیاہ - بشرہ سے نہایت سنجیدہ معلوم ہوتے تھے - لباس قیمتی تھا سر پر عمامہ
اور جسم پر قبا تھی - اول تو چند الفاظ مین خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
نعت کی بعد لوگون کو احکام سنائے - مین نے سنا کہ وہ زکوۃ کے دینے رشتہ دارون
کو دیکھنے - اعتدال سے رہنے - حد اعتدال سے تجاوز نکرنے اور دوسرے فضول
کامون اور عیش و عشرت سے روکنے کی ہدایت کرتے تھے - اور کہا "اے انجمن قوم!
چار غلطیون سے بچو کیونکہ وہ آرام کے بعد مصیبت پیدا کرینگی - دولت کے بعد افلاس
اور کمال کے بعد زوال - خبردار اپنے بیہودہ اور عیش و عشرت کے اسباب مت بڑہاؤ
اپنے مال کو ضایع مت کرو - اور کسی معاملہ مین اس قدر باتین نکرو جنھین تم پورا نہین کر سکنے

یہ سچ ہے کہ انسان کو کسی قدر فرصت کی ضرورت ہے۔ اپنے جسمانی آرام کے لیے۔ اپنے منافع اور فوائد کی نسبت سوچنے کے لیے اور اپنی نیچرل خواہشات کے پورا کرنے کے واسطے۔ لیکن جو شخص ایسا کرنا چاہے۔ اوسے چاہیئے کہ اعتدال سے کام لے اور تھوڑے ہی سے پر قناعت کرے۔ اور فرصت کے وقت اوسنے کچھہ نہ کچھہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی زندگی غفلت مین نہ گذار دے۔ اور نیک کامون سے بے پرواہ ہو جاے اور خدا کے احکام سے بالکل غافل رہے۔ اے انجمن قوم! اس مین کچھہ شک نہین کہ ستارہ جوزا طلوع ہوا ہے اور ستارہ سہیل غروب ہو گیا ہے مطلع صاف ہے۔ دنیا سے تمام آفت اوٹھہ گئی ہے۔ شبنم کم ہو گئی ہے۔ چراگاہ مین سبز گھاس لہلہا رہی ہے۔ بھیڑون نے بچے دیدیے ہین۔ اب گڈریے کو اپنے ریوڑ کی خوب حفاظت کرنی چاہیئے۔ تم اپنے کھیتون مین جاؤ۔ خدا کی رحمت تمہارے ساتہہ ہے۔ اون تمام نعمتون سے حظ اوٹھاؤ۔ یعنی دودہ۔ بھیڑین اور شکار۔ اپنے گھوڑونکو کھیتون مین چھوڑ دو اور موٹا ہونے دو۔ اور اونکی خوب حفاظت کرو۔ اور اون سے اچھی طرح سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمھین دشمن سے بچاتے ہین اور تمام مال غنیمت کا انحصار اون ہی پر ہے۔ اور کاٹپس سے (اہل مصر) جو تمہارے پڑوسی ہین نہایت مہربانی سے برتاو کرو۔ اور غیر عورتون کی طرف سے ہوشیار رہو۔ اونکے بدن ایسے سید ہے ہین جیسے نیزے۔ کیونکہ اسمین کچھہ شک نہین کہ وہ غارتگر ایمان ہین اور تمام قوتون کی زایل کردینے والین۔ مجھہ سے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ اونھون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ کہتے سنا۔ کہ "بیشک میرے بعد خدا مصر کا ملک تمہین دیگا۔ اس لیے وہان کے باشندون سے مہربانی سے سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے اقربا اور تمہاری رعیت ہین" اسلیے مین تمہین کہتا ہون۔ کہ تم اپنے ہاتھہ اوٹھالو۔ اپنے جوش ضبط کرو۔ اور اپنی آنکھون پر پردہ ڈال لو۔ مین یہ نہین سننا چاہتا کہ تم مین سے کوئی موٹا ہوجاے مگر اوسکا گھوڑا دبلا ہو خیال رکھو کہ مین تمام گھوڑدن اور آدمیون کو دیکھونگا۔ اور جس کسی کا گھوڑا بغیر کسی معقول وجہ کے دُبلا ہوگا۔ اوسی مقدار سے مین اوسکی تنخواہ کاٹ لونگا۔ اور یاد رکھو کہ تم قیامت تک دشمن کی سرحد پر آباد ہو۔ اس لیے بہت سے دشمنون نے تمہین گھیر رکھا ہے۔ اور تمہاری زمینون تمہاری دولت اور ترقی۔ تمہارے وسیع مقبوضات۔ اور تمہاری لازوال نعمتون پر اونکا دانت ہے اور ہر وقت وہ اسی تاک مین لگے ہوے ہین۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مجھہ سے ذکر کیا۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے۔ کہ "جب خدا تعالی انتہین مصر پر قابض کریگا۔ تو تم ایک بہت بڑی فوج بنانا کیونکہ وہ فوج تمام دنیا کی فوجون سے اعلی ہے،، تب حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ کہ "اے پیغمبر خدا۔ یہ کیون ہے" تو آپ نے جواب دیا کہ "اسلیے کہ وہ اور اونکی بیویان قیامت تک دشمن کی سرحد پر مخیم ہین،، اس لیے اے انجمن قوم! تم اون چیزون کے لیے جو خدا نے تمہین عنایت کی ہین۔ اون کا شکریہ ادا کرو۔ اور سبز میدانون مین مزے اوڑاو۔ اور جب شاخین سوکھہ جائینگی۔ پانی گرم ہو جائیگا۔ مکھیان بڑھہ جائینگی۔ دودھ کھٹا ہو جائیگا۔ سبزی معدوم ہو جائیگی۔ اور پھول پودون پر سے مرجھا کے گر پڑینگے۔ تب تم اوٹھو۔ اور خدا کی عنایت سے اپنے شہر کو واپس جاو۔ اور یاد رکھو کہ

جب تم گھر واپس جانے لگو۔ تو تم اپنی حیثیت کے موافق کوئی نہ کوئی تحفہ اپنے گھر ضرور لیجاؤ۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا مین نے لکھ دیا۔ اور اب مین تمہین خدا کے حوالے کرتا ہون"۔

"تاریخی حالات"

اب ہم اس مسجد کے کچھ تاریخی حالات لکھنا چاہتے ہین۔ کہ باوجود اس قدر انقلابات اور تباہیون کے یہ کیونکر قایم رہی۔ اور اس مین کیا کیا تبدیلیان واقع ہوئین۔ زمانہ نے اور اُس زمانہ کے لوگون نے اسکے ساتھہ کیسا سلوک کیا۔ اسکی رونق کیونکر بڑہی۔ اور کیونکر گھٹی

اول ہم اس مسجد کی ترقی کے زمانہ (اس سے میرا مطلب عمارت کی ترقی ہے) کے حالات لکھتے ہین۔

اسے بنے کوئی بتیس ۳۲ برس ہوے تھے۔ کہ مسلمہ نے ۵۳ ھ ہجری (۶۷۳ء) مین اسے بڑہانا چاہا۔ کیونکہ لوگون کو عموماً یہ شکایت تھی کہ مسجد بہت چھوٹی ہے۔ اس لیے خلیفہ معاویہ کے حکم سے اس حاکم نے مسجد کو مشرق کی جانب کسی قدر بڑہا دیا۔ اور شمال کی طرف کچھہ خالی جگھہ شامل کر دی یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس قدر بڑہائی گئی۔ مگر چونکہ عمرو کے مکان تک بڑہائی گئی تھی۔ اس لیے یہ خیال ہوتا ہے کہ کچھہ زیادہ حصہ ایزاد نہین کیا گیا۔ مسلمہ نے علاوہ اس کے دیوارون پر پلاسٹر کروایا۔ اور آرایش کا بھی کچھہ سامان مہیا کیا۔ اور خلیفہ کے حکم بموجب مسجد کے چارون کونون مین اذان کے لیے چار خاص جگہین بنوادین۔ غالباً وہ چھوٹی چھوٹی مینار ہونگی۔ جن کے متعلق ایک ایک زینہ بھی تھا۔

چھبیس ٢٦ سال تک پھر اس مین کوئی تبدیلی واقع نہین ہوئی۔ اسکے بعد ۷۹ سنہ ہجری (۹۸-۹۹ سنہ ۶)
مین عبد العزیز ابن مروان (برادر خلیفۂ وقت) نے اس مسجد کو بالکل از سر نو بنوایا۔
اور مغرب کی طرف سے بہت کچھ وسعت دی۔ اور مسلمہ نے جو خالی زمین کا حصہ شمال کی طرف
زیادہ کردیا۔ وہ بھی اسنے چار دیواری مین شامل کرلیا۔ دس برس بعد عبد اللہ ابن
عبد الملک نے اسکی چھت کو جو بہت نیچی تھی اونچا کروادیا۔

عبد العزیز کی کاٹ چھانٹ کے چودہ برس بعد قرہ ابن شارق نے اسے پھر
بنایا اور بڑھایا۔ اور یہ کام غالباً نو مہینے تک جاری رہا یعنی ۹۲ سنہ ہجری (۱۱ سنہ ۶ اکتوبر)
سے شروع ہوکر ۹۳ سنہ ہجری کے نوین مہینے مین ختم ہوا۔ چنانچہ اس زمانہ مین جمعہ کی نماز
چوک (قیصریہ) مین ہوتی تھی۔ قرہ نے جنوب کی جانب عمرو کا مکان بھی شامل کردیا۔
جسکے بدلے مین اونکے ورثا کو کچھ روپیہ دیدیا گیا۔ اور کہتے ہین کہ قرہ ہی تھا جس نے
پہلے پہل اس مسجد مین قبلہ دکھانے کے لیے محراب بنائی۔ اب اس مسجد مین گیارہ دروازے
تھے۔ چار مشرق کی طرف۔ چار مغرب کی طرف اور تین جنوب کو۔ اس وقت مسجد شمال و
مشرق کی طرف بہت کچھ وسیع ہوگئی۔ قرہ نے ایک منبر بھی بنوایا جو ۳۶۵-۳۶۸ ہجری
۹۷۵-۹۹۶ سنہ تک موجود تھا۔

قریب قریب اسی زمانہ مین (۹۷ سنہ ہجری ۱۵-۱۶ سنہ ۶) مسجد کے اندر ایک کمرہ بیت المال
کے لیے تعمیر کرایا گیا۔ مگر اب یہ ٹھیک ٹھیک معلوم کرنا کہ یہ کہان تھا۔ اور اسکی شکل کیسی تھی
کسی قدر مشکل ہے۔ اس جگہ اسکے فیصلہ کے لیے بحث کرنی مناسب نہین معلوم ہوتی

۱۳۳ ہجری (۵۱-۷۵۰ء) مین جبکہ بنوامیہ کی خلافت کا خاتمہ ہوگیا تھا صالح ابن علی گورنر مصر نے شمال کی طرف چار قطارین ستونون کی اور زیادہ کردین اور ایک پانچوان دروازہ مشرق کی طرف اور تعمیر کروایا جسکا نام باب الکحل تھا۔

۱۷۵ ہجری (۹۲-۷۹۱ء) مین موسی بن علی نے شمال کی طرف ایک صحن (رحبہ) اور زیادہ کردیا۔ اس رحبہ کو ہم ایک خیال سے مسجد کا حصہ نہین کہہ سکتے۔ گو اس مین کچھ شک نہین۔ کہ یہ خالی جگہہ موسی نے مسجد کے ساتھہ کردی تہی جسے کوئی اور استعمال نہین کرسکتا تھا۔

اور اخیر مین عبداللہ ابن طاہر (۲۱۲ ہجری و ۸۲۷ء مین) نے حکم دیا کہ موجودہ مسجد کو دُگنا کردیا جاسے۔ اور چنانچہ مغرب کی طرف اوسی قدر اور اوسی شکل کی اور زمین زیادہ کی گئی۔ ایک مورخ کہتا ہے کہ "عبداللہ ابن طاہر نے مسجد مین ایک بڑی محراب بنوائی اور مغرب کے طرف کی کل زمین زیادۃ الخازن تک زیادہ کی" اوس وقت مسجد کا طول و عرض (۱۹۰×۱۵۰) کیوبٹ یا ساعد تھا جب ہم پانسو سال بعد مین بھی اس مسجد کو دیکھتے ہین تو اسکا رقبہ وہی پاتے ہین جو ابن طاہر کے وقت مین تھا۔

مسجد کا کل رقبہ ۲۰۰۰۰ مربع ذرع البنی یا ۲۸۰۰۰ ذرع العمل تھا۔

تاریخ نے اسکی حالت ہمین یہان تک بتادی ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہین۔ کہ اس کے بعد کیا واقع ہوا۔ اس کے بعد مسجد کی آرائش کا زمانہ آیا۔ جو ۵۶۸-۱۱۷۲ ہجری۔ (۱۱۷۲-۶۸۲ء) تک رہا۔ اور اس زمانہ مین اس مین کچھہ تبدیلیان ہوتی رہین۔ گو مسجد کو زیادہ

وسعت نہین دی گئی - اور نہ کوئی حصہ اوس مین زیادہ کیا گیا مگر آرایش وغیرہ تکلفات نے اوسکی حالت بہت کچھہ درست کردی -

اس سے پہلے ۱۳۳ سنہ ہجری (۷۵۰ سنہ ء) مین خاندان بنوامیہ کے زوال کے بعد الفطاط کے جنوب و مشرق مین ایک فوجی چھاونی پڑگئی تہی اور ۱۶۹ سنہ ہجری (۷۸۵ سنہ ء) مین ایک جامع مسجد بنوائی گئی - اور پہر ۲۸۵ سنہ ہجری (۸۷۰ سنہ ء) مین **احمد ابن طولون** گورنر مصر نے جو قریباً خود مختار ہوگیا تھا اور مصر کے ایک خاندان کا بانی ہوا - ایک گانون مشرق و جنوب کی طرف آباد کیا - اور ۲۶۳ سنہ ہجری (۸۷۶ سنہ ء) مین ایک مسجد بنوائی - جو ابتک موجود ہے اسی زمانہ جسکا ہم ذکر کر رہے ہین - پہر **قاہرہ** خاص کی بنیاد پڑی ۳۵۸ سنہ ہجری ۹۶۹ سنہ ء - جسمین دو بڑی عالیشان مسجدین **الاظہر** اور **الانور** (موخر الذکر کا دوسرا نام **مسجد الحاکم** بھی ہے) تعمیر ہوئین - مگر مسجد عمرو مین جو کچھہ بعد مین زیادہ کیا گیا وہ زیادہ قابل لحاظ نہین - کیونکہ اس سے مسجد کی عمارت وغیرہ مین کسی قسم کی ترقی نہین ہوئی - بلکہ جو کچھہ زیادہ کیا بھی گیا وہ مسجد کے بیرونی احاطہ سے متعلق تھا -

المقریزی لکھتا ہے کہ **قاضی الحارث** نے ۲۳۷ سنہ ہجری (۸۵۱ سنہ ء) مین کچھہ ایزاد کیا - جو اوسی کے نام سے مشہور ہے - اور یہ **زیادۃ الخازن** کے شمال مین واقع ہے - جسے **ابو بکر خازن** نے ۳۵۷ سنہ ہجری (۹۶۸ سنہ ء) مین تعمیر کروایا - اور ۲۵۸ سنہ ہجری (۸۷۲ سنہ ء) مین رحابہ **ابی ایوب** اور زیادہ کیا گیا (اسی ابوایوب نے صحن مین نمازیون کے سایہ کے لیے ایک شامیانہ کھڑا کیا - جسے **فاطمیہ خلیفہ الحاکم** نے ۴۰۶ سنہ ۱۰۱۵ سنہ ء مین

او کھڑوا دیا) یہ تمام حالات ہمنے شمالی اور مغربی حصہ کی بابت لکھے ہین - مگر افسوس ہے کہ
ہمین مشرقی حصہ کے حالات معلوم نہین ہو سکتے - اس مین کچھہ شک نہین کہ اس طرف
بھی کچھہ نہ کچھہ زیادہ ضرور کیا گیا تھا جسکا اب کوئی نشان باقی نہین - جو غالباً ۲۱۷ھ ہجری
(۸۳۲ء) مین گر گیا - یہ ہے ایزاد شدہ حصہ کی تاریخ - اب ہم دوسرے زمانہ کے حالات
لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین - اس مین سب سے پہلا واقعہ قابل غور یہ ہے کہ ۲۷۳ھ
(۸۸۶ء) مین مسجد مین آگ لگ گئی جس سے تمام ابن طاہر کا زیادہ کیا ہوا حصہ
جلگیا - جسے بعد مین احمد ابن طولون کے جانشین اور بیٹے نے ۶۵۰۰ دنیار
کے خرچ سے بنوایا -

الاخشید کے زمانہ مین یعنی ۳۲۴ھ ہجری (۹۳۶ء) مین ستونون پر نقش و نگار کیے
گیے - اور سرون پر سونے یا چاندی کا پانی پھروایا گیا - اور جہان کہین جوڑ تھے - انپر
خوش رنگ پتھر یا شیشے لگائے گیے ۳۳۶ھ ہجری (۹۴۷-۴۸ء) مین قاضی ابو حفص
نے چھت پر ایک کمرہ موذنون کے لیے بنوایا ۳۷۸ھ ہجری (۹۸۸-۸۹ء) مین بیت المال
کے گنبد کے نیچے ایک فوارہ بنایا گیا ۳۸۷ھ ہجری (۹۹۷ء) مین مسجد پر پلاسٹر ہوا - اور
سفیدی کرادی گئی - کہتے ہین کہ اس وقت بہت سے پتھرون وغیرہ کے نقش و نگار مٹا دیے
گیے تھے جو غالباً ابن طولون یا اخشید یہ خاندان کے وقت تھے - کیونکہ ان خاندانون
مین ایسے فنون کا بہت کچھہ چرچا تھا -

فاطمیہ خلیفہ الحاکم نے ۴۰۳ھ ہجری (۱۰۱۲-۱۳ء) مین کوئی ۱۲۹۸ جلد مین قرآن شریف

اور نو سیپارون کی مسجد مین بہیجین جنہین سے بعضے سونے کے حروف سے لکہے تہے اور جنہین ہر ایک مسجد مین استعمال کر سکتا تہا۔ اور علاوہ اسکے اوسنے خصوصاً اسی مطلب کے لیے ایک بڑا شمعدان بہیجا۔ جسپر ایک لاکھ درہم لگے تہے۔ یہ اس قدر بڑا تہا کہ اسکے اندر لیجانے کے لیے مسجد کا ایک دروازہ بڑا کرنا پڑا۔ تین سال بعد اسی خلیفہ نے صحن کا شامیانہ اوکہڑوا دیا۔

فاطمیہ خلیفون کے زمانہ مین اس مسجد مین چند اور بہی تبدیلیان ہوئین۔ چنانچہ خلیفہ المستنصر نے محراب کے سامنے چاندی کی ایک زنجیر لٹکائی۔ ۴۳۸ھ ہجری (۴۷-۱۰۴۶ء) اسی زمانہ مین محراب کے ستونون پر چاندی کے حلقے سے لگائے گیے جنہین صلاح الدین نے بعد مین اوتروا دیا۔

اس زمانہ سے لیکر الفطاط کے جلنے تک اس مین کچہہ کچہہ تبدیلیان ہوتی رہین اور کسیقدر کچہہ اور بہی ایزاد ہوا۔ مگر یہ قابل ذکر نہین معلوم ہوتین۔ ۵۶۴ھ ہجری (۶۹و۱۱۶۸ء) مین اموری۔ یروشلم کے بادشاہ نے مصر پر فوج کشی کی اور الفطاط کے جنوب مین خیمے لگائے۔ اس لیے فاطمی خلیفہ العاضد کے حکم سے اوسکے وزیر شاہور نے اس شہر مین آگ لگا دی۔ تاکہ غنیم اس پر اپنا قبضہ نکرے۔ اس آتش زنی نے مسجد کو بہی نقصان پہونچایا۔ مگر یہ فرض کر لینا کہ اسکی تمام اصلی عمارت کو نقصان پہونچا۔ ایک غلطی ہے۔ دیوارین گو قابل مرمت تہین مگر پہر بہی کہڑی رہین بیشک چہت اور تمام لکڑی کا کام بالکل غارت ہو گیا جس سے مرمت کی ازحد ضرورت واقع ہوئی۔ چار سال بعد

(سنہ ۵۶۸ ہجری سنہ ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ع) مین مسلمانون کے نامور بہادر صلاح الدین نے مصر پر اپنا تسلط جمایا۔ اوسنے اوس پرانی مسجد کو پہر تعمیر کروایا۔ قبلہ اور محراب از سر نو بنوائے۔ اور فرش سنگ مرمر کا بنوایا۔ اور اپنا نام اوسپر کہدوایا۔ اس کے علاوہ اوسنے کئی اور تبدیلیان کین جنکا ذکر کرنا یہان مناسب نہین معلوم ہوتا۔ مسجد کا اب زمانہ ختم ہوتا ہے۔ اور ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ جسکا ذکر ہم آگے کرتے ہین۔

مسجد کی طرف سے بے پرواہی اور اوس کی بربادی

آخر اس عالیشان مسجد کا وہ زمانہ آپہونچا۔ جبکہ اس کا کوئی سرپرست نرہا۔ اور اس بے توجہی اور بے پرواہی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اسکی تباہی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ ایوبیہ خاندان کے زمانہ مین (سنہ ۵۶۸-۶۴۸ ہجری) (سنہ ۱۱۷۲-۱۲۵۰ع) اس کا یہی حال رہا۔ اور اون لوگون نے کچہ توجہ نہین کی۔ ہم یہان ایک قابل سیاح کی تحریر سے کچہ اقتباس کر کے لکھتے ہین۔ جسنے الصالح نجم الدین کے زمانہ مین جسے صلاح الدین کے خاندان کا اخیر بادشاہ سمجھنا چاہیئے (سنہ ۶۳۷-۶۴۷ ہجری سنہ ۱۲۴۰-۱۲۴۹ع) اس مسجد کو خود دیکھا۔ اور اس کا بڑا دلچسپ حال لکھا ہے۔ اس سیاح کا نام سعید المغربی جو اسکندریہ مین سنہ ۶۳۹ ہجری (سنہ ۱۲۴۱ع) مین پہونچا۔ اور مصر مین قریب دس برس کے رہا۔ اس مسجد کے حالات وہ اسطرح لکھتا ہے۔

"پس مین شہر مین داخل ہوا۔ اور اون تنگ گلیون مین سے مجہے گذرنا پڑا۔ جہان لوگ کثرت سے اسباب اور بوجہ اوٹھائے اور مشکین اونٹون پر لادے جا رہے تہے۔ جس سے چلنے مین مجہے سخت تکلیف ہوئی۔ آخر کار مین مسجد مین پہونچا۔ مین نے دیکھا کہ تنگ گلیون نے

اس مسجد کو گھیر رکھا ہے۔ اور اس بات مین یہ مسجد اشبیلیہ اور مراکش کی مسجدون سے جنکا مین نے پہلے ذکر کیا ہے مختلف ہے۔ پہر مین اسکے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بہت بڑی اور قدیم مسجد ہے جسمین آرایش اور سجاوٹ وغیرہ کا کوئی سامان نہ تھا۔ سادہ چٹائیان دیوارون پر لگی ہوئین اور فرش پر بچہی ہوئی تہین اور مین نے دیکہا کہ بہت سے لوگ مرد عورت صرف رستہ کم کرنے کے لیے یا جلدی پہونچنے کی خاطر ایک دروازے سے دوسرے دروازے ہوکر مسجد مین سے گذرتے تھے جس سے اوس کا تمام فرش خراب ہوگیا تھا۔ اور بہت سے خوانچے والے (بیچنے والے) اس مین میوے اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے اور مسجد کے مختلف حصون کے لوگ اون سے لیکر کھا رہے تھے اور اوس مقدس جگہہ کی عزت و وقار کا کچہہ خیال نہین کرتے تھے۔ اور بہت سے بچے اپنا کاسہ گدائی لیکر اون لوگون کے سامنے کہڑے تھے جو کچہہ کہا رہے تہے۔ اور اس طرح اپنی گذر اوقات کی فکر کر رکھی تھی۔ اور اون سے بہی جو باقی بچ رہا وہ اونھون نے مسجد کے کونون مین پھینک دیا۔ چہت اور گوشون مین سیکڑون مکڑیون کے جالے لگے ہوے تھے۔ بچے صحن مین کہیل کود رہے تھے۔ اور دیوارون پر کوئلہ تارکول اور سرخ رنگ سے نہایت بیہودہ اور بدنما خط مین خدا جانے بیفکرون نے کیا کیا لکھہ ڈالا تھا۔ باوجود ان تمام خرابیون کے مسجد سے شان و شوکت کے آثار نمودار تھے۔ اور خیالات پر ایک قسم کا اثر پڑتا تھا۔ اور یہ بات اشبیلیہ کی مسجد مین ہرگز نصیب نہین ہوسکتی۔ باوجودیکہ وہان چمن اور آرایش کے تمام سامان موجود ہین۔ مین نے معلوم کیا۔ کہ بغیر کسی ایسی چیز کے دیکھنے سے جو یہان موجود تھی مبرکر

دل پر اس کا اثر نہایت صاف اور طمانیت بخش پیدا ہوا۔ تب غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ اس مین ایک خاص راز ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے وقت پیغمبر صاحب کے اصحاب کرام یہان کھڑے تھے۔ اور مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ طلباء اپنے معلّمون کے گرد حلقہ باندہے بیٹھے ہین۔ جو قرآن۔ دینیات اور صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم کے لیے مقرر ہین۔ اور جب مین نے اونکی گذر اوقات کی نسبت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسکا انحصار شرعی زکوۃ پر ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اس کا جمع کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ جب تک کہ کوئی دباؤ نہ ہو یا سخت تکلیف نہ اوٹھائی جائے۔ اسکے بعد مین مسجد سے چلا آیا اور دریاے نیل کے ساحل پر جا پہونچا۔"

اوپر کا بیان مسجد کی بُری حالت اور لوگون کی کم توجہی پورے طور سے ظاہر کر رہا ہے جبکہ خاندان صلاح الدین کا زوال قریب آپہونچا تھا۔ ہم دیکھتے ہین کہ پہلے مملوک بادشاہ عز الدین ایبک نے (۶۴۸ تا ۶۵۵ ہجری ۱۲۵۰ تا ۱۲۵۷ء) مین مسجد پر پلاسٹر کروایا اور اسکی مرمت کی۔ ستونون کو درست کروایا۔ اور تمام فرش سنگ مرمر کا بنوادیا (مگر اس مین صحن شامل نہین) باوجود اس مرمت کے بیبرس کے زمانہ مین (۶۵۸ تا ۶۷۶ ہجری ۱۲۶۰ تا ۱۲۷۷ء) شمال کی جانب کی دیوار کسی قدر جھک گئی تھی اور گرنے والی تھی۔ قاضی نے پہلے اس کا بذات خود ملاحظہ کیا۔ اور پھر معمارون سے مشورہ کیا۔ فوارہ گروادیا۔ تاکہ مسجد کی بنیاد کو اس سے نقصان نہ پہونچے۔ اور اسنے نیز شمالی دیوار کے پیچھے پشتہ بندھوادیا۔ تاکہ گرنے سے بچی رہے اور ساتھ ہی کئی کمرے چھت کے اوپر کے گرادیے تاکہ اس سے بہت بوجھ نہ پڑے۔

اس کے تمام اخراجات مسجد کی متعلقہ آمدنی سے ادا کیے گیے۔ مگر باوجود اسکے یہ معلوم ہوا کہ مسجد اب تک محفوظ حالت مین نہین۔ اس لیے سلطان سے یہ درخواست کی کہ خزانۂ عامرہ مین سے اسکی تعمیر کا روپیہ عنایت کیا جاے۔ چنانچہ شمالی دیوار پورے طور سے بنوادی گئی۔ مسجد پر پلاسٹر کیا گیا۔ ستون پوش ہوے۔ غرضکہ پوری پوری مرمت ہوگئی۔

اکیس برس بعد (۶۸۷ھ ہجری ۱۲۸۸ء) سلطان **کلعون** کے زمانہ مین عزالدین الفرم کی زیر نگرانی اسکی کسی قدر مرمت ہوئی۔ اور مسجد کی حالت اور کم توجہی کا اندازہ اس بیان سے ہوسکتا ہے کہ "اسکے کئی حصون مین کوڑے کے ڈہیر نکلے"

دوسرا بڑا تاریخی واقعہ جس سے مسجد کو سخت نقصان پہونچا ۷۰۲ھ ہجری ۱۳۰۲ء کا زلزلہ تھا۔ اب مسجد کی درستی وغیرہ کا تمام اہتمام **سلطان محمد ابن کلعون** نے امیر سالار کو سونپ دیا جسنے **الفطاط** کے مشرقی حصہ کی تمام مسجدین منہدم کرادین۔ اور اونکے ستون نکلوا لیے۔ تاکہ ان سے اس مسجد کے صحن کا فرش بنوایا جاے۔ اور اوس نے اسی پر کفایت نہین کی۔ بلکہ خاص اسی مسجد کے بڑے بڑے ٹکڑے جس سے باقی مسجد کا فرش بنا ہوا تھا۔ اوکھڑوا لیے اور ان سب کو جمع کرکے مسجد کے دروازے کے سامنے ایک بڑا ڈہیر لگوا دیا۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ اوس صحن کا فرش کبھی نہ بنا!!

یہ تھی میر سالار صاحب کی تعمیر مسجد اور یہ تھا اونکا انتظام۔ جسنے مسجد کی رہی سہی حالت کو اور بھی ردّی کردیا۔ یہ حالت دیکھکر ناظرین کچھہ متعجب نہونگے۔ جب وہ یہ سنینگے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد مشرقی جانب کے ۲ دو ستون بھی گر پڑے۔ اور دوسری بات جو ہم اونہین

بتانے والے ہین وہ یہ ہے کہ مسجد کی حالت بالکل خراب ہوگئی۔ اسکی محرابین جھکنے لگین اور قریب تھا کہ رکوع سے سجدہ مین جا پڑین۔ اور لطف یہ تھا کہ اوس وقت سلطان برقوق (۸۰۱ھ ہجری ۱۳۹۹ء) کی وفات کے بعد سلطنت کے امرا اور وزرا اپنے اپنے دھندون مین لگے تھے اور مزے اوڑا رہے تھے۔ آخر خدا کے ایک بندے کے دل مین اسلامی حمیت نے جوش مارا۔ وہ اوٹھا اور اوسنے تمام اہتمام اپنے سر لیا۔ یہ شخص برہان الدین ایک بڑا سوداگر تھا۔ اسنے مسجد کو از سر نو تعمیر کرانیکا ارادہ کیا۔ اور اوسکے اخراجات اپنے اور بھائیون کے ذمے لیے۔ قبلہ کے جانب کی ساری مسجد کو اوکھڑوا دیا اور پھر سے بنایا۔ یعنی بڑی محراب سے لیکر صحن تک۔ دیوارون مین جو جگہین کمزور ہوگئی تھین یا قابل مرمت تھین اونکی مرمت کرائی۔ اور تمام مسجد پر پلاسٹر کروایا۔" اس طرح یہ مسجد پھر نئی کی نئی ہوگئی۔ ایک ایسی حالت کے بعد جبکہ یہ بالکل گرنے والی تھی۔ آخر خدا تعالی جل شانہ نے ایک ایسے شخص کو کھڑا کر دیا جسنے اسے سنبھال لیا۔ باوجودیکہ یہ شخص نہایت بخیل اور کنجوس تھا۔"

یہ کام ۸۰۴ھ ہجری (۱۴۰۱ء) مین ختم ہوا۔ المقریزی نے ۸۲۳ھ ہجری (۱۴۲۰ء) کے حالات لکھکر مسجد کا بیان ختم کر دیا ہے۔ اس لیے ہم اوس وقت کی چند باتین یہان لکھتے ہین۔ جنسے وہ خوب واقف تھا۔ ان دنون مسجد مین نہایت مشہور و معروف قرآن شریف کی دو جلدین موجود تھین۔ ایک تو انمین سے عصمہ بنت عبد العزیز حاکم مصر کے نام سے مشہور تھا المقریزی نے اسکی ابتدائی تاریخ کا پتہ لگایا ہے۔ جبکہ یہ قرآن

عبد العزیز کے حکم سے ۱۶۷ھ ہجری ۹۵-۷۹۶ء مین لکھا گیا تھا۔ دوسری جلد مصحف عثمان کے نام سے مشہور تھی۔ مگر اکثر لوگ اس واقعہ کو غیر صحیح سمجھتے تہے۔ المقرزی نے مسجد کے اون خاص حصون کے حالات بڑی تفصیل سے لکھے ہین جہان نمازین وغیرہ پڑہی جاتی تہین۔ اونمین ایک چہت بہی تھی۔ جسکے گرد نمازی سات دفعہ طواف کرتے تہے اور بعض بعض مقامون پر کچہہ دعائین بھی پڑہتے تہے۔ اوسنے نیز اون نو مختلف ستونون کا ذکر بہی کیا ہے۔ جہان دینیات پر لکچر دیے جاتے تہے۔ اوسنے ایک روایت لکھی ہے کہ ۷۵۹ھ ہجری (۱۳۵۸ء) کی وبا سے پہلے یہان کوئی چالیس لکچر دیے گئے اور ہم پہلے لکھہ چکے ہین یہ مقام ابن سعید سیاح کے لیے نہایت دلچسپ تہے۔

اب ہم المقرزی کو چہوڑتے ہین جو اس مسجد کی تاریخ مین ہمارا بڑا رہبر تھا۔ کیونکہ اسکے بعد اوس نے مسجد کی نسبت کچہہ نہین لکھا اور یہی وجہ ہے کہ بعد کی تاریخ پر کسی قدر اندہیرا چہایا ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ سلطان قیبطی نے (جسکا زمانہ حکومت ۸۷۲-۹۰۱ھ ہجری ۱۴۶۸-۱۴۹۶ء تک رہا) اسکی کچہہ مرمت وغیرہ کرائی۔ اس کا ذکر علی پاشا مبارک مصر کے وزیر پبلک انسٹرکشن (وزیر تعلیم) نے لکھا ہے۔ اس کے بعد کچہہ تہوڑا سا پتہ پوکاک کے نقشہ مسجد سے معلوم ہوتا ہے جو اونکی کتاب "حالات مشرق" مین درج ہے یہ کتاب ۱۷۴۳ء (۱۱۵۶ھ ہجری) مین چھپی۔ یعنی سلطان قیبطی کی تعمیر سے ۱۵۰ برس بعد۔ اس نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مین بہت کچہہ تبدیلی ہوگئی تھی۔ مگر جب ہم اس نقشہ کو غور اور تحقیق سے دیکھتے ہین تو اس مین کئی غلطیان پائی جاتی

ہین۔ اور اس لیے ہم اس پر پورا پورا اعتبار نہین کر سکتے۔

سب سے اخیر مین مسجد پھر از سر نو تعمیر کی گئی۔ یہ کام **مرادبی** نے سرانجام دیا ۱۲۱۲ھ ہجری ۱۷۹۸ء۔ اس مین کچھ شک نہین کہ گو یہ مسجد کیسی ہی کیون نہ تھی۔ مگر آجکل کی مسجد **مرادبی** ہی کی مسجد ہے۔ اس نئی تعمیر کے حالات ہم **شیخ الغربی** سے لینگے۔ **جونپولین** کے دیوان کے ایک ممبر بھی تھے جنہون نے فرنچ کے حملون اور اوسکے بعد کے زمانہ کے حالات لکھے ہین۔ وہ لکھتے ہین کہ مسجد ایک زمانہ دراز سے ویران اور خراب حالت مین پڑی تھی **الفطاط** کے جل جانے کے وقت سے خاک اور مٹی کے تودون مین کھڑی تھی۔ صرف چند مکان دریاے نیل کے کنارے پر کسی قدر فاصلہ پر رہ گیے تھے۔ اور وہ بھی زیادہ تر شمال کی طرف واقع تھے۔ اور وہ چند آدمی ان مکانون کے رہنے والے بھی پاس کی چھوٹی چھوٹی مسجدون مین نماز وغیرہ پڑہ لیا کرتے تھے اور بڑی مسجد کی طرف جو کسی وقت ایک عالیشان مسجد تھی رخ بھی نہین کرتے تھے۔ وہ پھر آگے لکھتے ہین۔ "مین نے یقیناً وہ وقت دیکھا ہے جبکہ رمضان کے آخری جمعہ کو لوگ یہان جمع ہوتے تھے۔ اور **القاہرہ** اور مصر اور **بلاق** کے لوگ تفریح کے لیے یہان آتے تھے۔ اور اونکے ساتھ شاہزادے اور بڑے بڑے امیر بھی ہوتے تھے اور **گویئے**۔ **قلندر**۔ **مداری**۔ اور **حسین عورتین** (غواصی) وغیرہ سب صحن مین جمع ہوتے تھے۔

یہ تمام شان و شوکت کوئی تیس برس سے بالکل جاتی رہی (یعنی قریب ۱۷۷۰ء سے) مسجد اور اوس کے آس پاس کی عمارت کی تباہ حالت کی وجہ سے چھت اور ستون بالکل گر پڑے

ہین"۔ تب **مراد** کو چند علماء نے ترغیب دی اور کچھہ اسلامی حمیت نے تقاضا کیا۔ اور آخر اوسنے اس مسجد پر زر کثیر خرچ کیا۔ "جو اوسنے بڑے وسائل سے کمایا تھا مگر ایک نیک کام مین لگایا"۔ پھر اوسنے اوسکی دیوارین چنوائین۔ عمارت کو مضبوط کیا۔ ستونون کو باقاعدہ ترتیب دی۔ اور آرایش کا تمام سامان مہیا کیا۔ دو مینارے بنوائے۔ چھت مین لکڑی بہت عمدہ اور مضبوط قسم کی لگوائی اور تمام مسجد پہ سفیدی کروائی۔ اور جب ختم ہوگئی۔ تو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ نہایت عمدہ بنوائی گئی ہے۔ پھر اوسنے نہایت عمدہ چٹائیان (فیوم) بچھوائین اور چھت مین لیمپ لٹکائے۔ تب سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین رمضان کے آخری جمعہ کو ایک مجمع کثیر وہان جمع ہوا"۔ (۱۸ مارچ سنہ ۱۷۹۸ع کو ٹھیک ایک ہزار برس بعد جبکہ ابن طاہر نے کچھہ حصہ مسجد مین زیادہ کیا تھا) چار مہینے بعد **مرادبی**۔ ایمبابہ پر نپولین کے لشکر سے لڑ رہا تھا۔ جسے "جنگ اہرام مصری" کہتے ہین۔ جن پر مشہور چالیس صدیان گذر گئی ہین"۔ وہ معزز بوڑھا لکھتا ہے کہ "جب دوسرے سال فرنچ کا لشکر حملہ آور ہوا۔ تو مسجد کو بھی اور عمارتون اور چیزون کی طرح سخت نقصان پہونچا۔ یہان تک کہ اوسکی لکڑیون تک کا پتہ نہین لگا۔ اور وہ ایک ویران اور غیر آباد پڑی رہ گئی"۔ گو یہ کسی قدر مبالغہ ہے مگر اس مین کچھہ شک نہین کہ مسجد کو بہت کچھہ نقصان پہونچا۔

آجکل جنوب کی طرف کے ستون کسی قدر اچھی حالت مین ہین۔ شمالی طرف کے ستونون کے لیے کچھہ انتظام کردیا گیا ہے۔ کچھہ سال ہوے رمضان کے اخیر جمعہ مین قاہرہ کے لوگ پھر جمع ہوے اور آس پاس کے تمام لوگون نے ملکر نماز ادا کی۔ مگر اس نماز جمعہ کے

بعد مسجد کی عجیب حالت ہوگئی ہے۔ جب ہم مسجد مین بڑے دروازے سے داخل ہوے
ہمنے دیکھا کہ دائین ہاتھ کے ستونون کا نام ونشان تک نہین۔ سوائے دوستونون کے
اور انکے بیچ مین جو جگہ خالی تہی۔ وہ بھی بند کردی گئی۔ اسکی نسبت ایک روایت مشہور تھی
کہ ایک نیک شخص ان دوستونون مین سے بآسانی گذر جاتا تھا۔ خواہ کیسا ہی موٹا تازہ
کیون نہ ہو۔ مگر ایک بدکار خواہ کیسا ہی دُبلا پتلا کیون نہ ہو ہرگز نہین گذر سکتا تھا۔ اسی لیے
رمضان کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد اس جگہ بڑا ہجوم ہوتا اور سخت ریل پیل ہوتی
تہی۔ اور یہان اپنی نیکی اور بدی کا امتحان کیا جاتا تہا۔ اور اس کا نتیجہ یہ تہا کہ حد درجہ
کی خرابی اور بے ترتیبی واقع ہوتی تہی۔ اچھا ہوا بند کردیا۔ یہان ایک اور ستون ہے
جسکی نسبت عجیب روایت مشہور ہے یہ منبر کے سامنے بائین طرف ٹہیک بیچ کی
محراب کے دائین جانب بنا ہوا ہے۔ اسکے نیچے کے حصہ کی طرف علاوہ اور ناموں
کے جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بہی کوئی سات
بار لکھا ہے۔ نہ معلوم کس مسلمان نے سچے جوش سے یہ نام لکھے ہین۔ لوگون کا یہ
عقیدہ ہے کہ اس ستون پر پیغمبر صاحب کا نام پہلے ہی سے لکھا تہا۔ یا تو یہ ایک معجزہ ہی
یا قدرتاً یہ نام لکھا گیا ہے۔ مگر اصل یہ ہے کہ کسی نے بڑے احتیاط سے کھودا ہے اور
چھونے سے کھردرا نہین معلوم ہوتا۔ گویا آہستہ آہستہ کھودنے سے اوس پر ایک نشان سا
پڑگیا ہے۔ لیکن دوسرے لحاظ سے نام اچھا نہین کھدا اور خط بھی برا ہے۔ یہ ایک روایت
نہین۔ ایسی بیسیون روایتین مشہور ہو جاتی ہین۔ چنانچہ اسی ستون کی نسبت ایک اور

روایت مشہور ہے کہ عمرو نے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک ستون مکہ سے بہیجدیجیئے تاکہ وہ اس نئی مسجد مین رکہا جاوے ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ستون کو حکم دیا کہ مصر جاؤ ۔ مگر وہ اپنی جگہہ سے بالکل نہ ہلا ۔ اونھون نے تین بار یہی حکم دیا ۔ اور تیسری بار زور سے ایک کوڑا بہی لگایا ۔ پر اوسنے ذرا پرواہ نکی ۔ تب اونھون نے خدا کی قسم دی اور الفطاط جانیکا حکم دیا ۔ اس دفعہ اوسنے اونکا حکم مانا ۔ اور وہ لوگ اس پتہر مین چند نسین سی دکہاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کوڑے کے نشان ہین ۔ مگر بیچارے ستون کی بڑی کمبختی ہے ۔ کیونکہ رمضان کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد تمام لوگ اسے لکڑیون کوڑون اور جوتیون سے پیٹتے ہین اور اسی طرح یہ غریب اپنی نافرمانی کی سزا بہگتا ہی ایک اور موقع پر اس مسجد مین لوگ کثرت سے جمع ہوے جسمین مسلمان ہی شامل نہین تہے بلکہ ہر قوم کے لوگ موجود تہے ۔ یہ موقع استسقا کا تہا یعنی پانی کے لیے دعا مانگی گئی تہی ۔ کیونکہ اوس دفعہ نیل مین طغیانی نہین آئی تہی پلسکل کوسٹ کی کتاب عرب کی عمارات وغیرہ پر (جو پیرس مین ۱۸۳۹ء مین چہپی) اُسکی جلد اول صفحہ ۲۱ مین اسکا حال یون لکہا ہے ۔

جبکہ دریاے نیل مین طغیانی نہین آتی تو قحط کا بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ ایک رسم ہوگئی ہی کہ ارکین سلطنت ۔ علما ۔ شیوخ ۔ ربی ۔ مصری ۔ یونانی اور کیتہولک پادریون کو مسجد عمرو مین جمع کرتے ہین ۔ تب ہر ایک فرقہ مسجد کی حدود کے باہر بیٹھکر خدا سے مدد طلب کرتا ہے مگر سب لوگ ایک جگہہ جمع ہو کر بیٹھتے ہین یہ رسم نہایت احتیاط اور خضوع کے ساتھہ

ادا کی جاتی ہے ہر ایک مذہب کے لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے تہے اور آپس مین اونکا برتاو ایسا ہوتا ہے گویا وہ ایک خاندان کے ہین - یہ رسم کئی بار ادا ہو چکی ہی لیکن مختلف لوگون نے اوسکے حالات مختلف طور سے لکہے ہین -

مسجد مین نماز اب تک ہوتی ہے اور ہر جمعہ کو وعظ کہا جاتا ہے یہ بہت غنیمت ہے ہے - مسجد کی آمدنی کچھ کم چار سو روپیہ ہے -

ہمنے اس مسجد کے تاریخی حالات شروع سے لیکر ابتک پورے طور سے لکھدیے اور اس بات کی نہایت کوشش کی ہے کہ حتی الامکان صحیح واقعات لکہے جائین اون مبالغہ آمیز روایتون اور غلط بیانیون کو بالکل چھوڑ دیا ہے جن سے مسجد کی تاریخ پر اندہیرا چھایا ہوا ہے اس مین کچھ شک نہین کہ آج کل کی مسجد وہ مسجد نہین کہ جسکی بنا عمرو نے ڈالی تھی - اسمین اس قدر تبدیلیان واقع ہوئی ہین کہ اگر اوس پہلی مسجد کا نقشہ کھینچکر سامنے رکہا جاوے تو کوئی یقین نہین کرے گا کہ یہ وہی مسجد ہے لیکن پہر بہی ہم مصر کے متعلق ایک نئی کتاب مین پڑہتے ہین کہ المقرزی لکہتا ہے کہ "یہ ظاہر ہے کہ عمرو کی تعمیر کی ہوئی مسجد کا کسی قدر حصہ اب تک باقی ہے" جو کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ عمرو کا سارا کام بنانے مسجد کے ۵۸ برس بعد بالکل غارت ہو گیا جسے اب قریباً بارہ سو برس ہو چکے ہین اسی کتاب مین یہ لکھا ہے کہ "اس مین شک ہے کہ عرب نے مصر کی فتح کے وقت علم عمارت مین ایسی ترقی کی تھی کہ وہ ایک ایسی وسیع اور عالیشان مسجد بنا لیتے" اس کے بعد ایک عجیب فقرہ لکھا ہے کہ "اگرچہ پچھلے زمانے مین اندرونی حصہ مین بہت کچھ زیادہ کیا گیا" جسکے معنی اگر

کچھہ ہوسکتے ہین تو یہی ہین کہ اوسکا رقبہ شروع سے لیکر اب تک اوتنا ہی رہا کچھہ زیادہ نہین ہوا اسکے بعد دوسرے حالات بیان کرنے مین بہت کچھہ مبالغہ کیا ہے اور مسجد کی ابتدائی شان وشوکت اور آرایش کی بہت تعریف لکھی ہے اس مین کچھہ شک نہین کہ مسجد کی شان وشوکت کا زمانہ المقرزی کے زمانے سے پہلے ہوچکا تھا کیونکہ اوس کے وقت مین مسجد نہایت ہی خراب اور برباد حالت مین تھی توجو کچھہ اوسنے لکھا ہے وہ غالباً اور مصنفون سے لیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ اوس تحیر آمیز اور عجیب وغریب حالات لکھتے وقت اوسنے کسی مصنف کا حوالہ نہین دیا یہ اوسکی عادت ہے اور اس پر اوسے فخر ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ عجیب اور دلکش باتین لکھکر پڑہنے والے کو حیرت مین ڈال دے۔

اس کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ ایسے تمام واقعات بعد مین گڑہے گیے ہین المقرزی کے یہ تمام حالات پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیال مین مسجد کی تمام خوبی اور ساری شان وشوکت بڑے بڑے ستونون اور اون بیشمار قندیلون پر منحصر تھی جو اوسکی چھت مین لٹکی ہوئی تہین اور یہ ساری آرایش تھوڑیسی جگہہ مین تہی یہ مسجد قرطبہ کی بڑی مسجد کا شان وشوکت عمارت۔ آرایش کسی چیز مین مقابلہ نہین کرسکتی کیونکہ ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوجائیگا کہ یہ وسیع عمارت کس قدر خراب ہے المقرزی کے اس مقابلہ کو پڑہکر ہمین ابن سعید کا وہ ریمارک یاد آتا ہے جو اوسنے اس مسجد کو دیکھکر کیا تھا جسکا ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ اوس مشہور سیاح کے الفاظ یہ تھے "ایک عالیشان مسجد۔ قدیم عمارت بغیر کسی آرایش وسجاوٹ کے" اور پھر اوسنے لوگون کی کم توجہی مسجد کی غلاظت اور

خراب حالت کا ذکر کیا ہے۔ لیکن تو بھی اوسنے اوسمین ایک شان پائی اور اوس کے
خیالات پر ایک بڑا عمدہ اثر ہوا" اور یہ بات مسجد سویل مین نہین پائی جاتی تھی باوجودیکہ
وہ مسجد بڑی عظیم الشان تھی اور نہایت آراستہ تھی۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ
اسمین کوئی ایسی بات ہے جو ان تمام آرائشون وغیرہ کے لیے کافی ہے" اور اس اثر کی وجہ
اوسنے یہ بتائی ہے کہ اسکی تعمیر کے وقت پیغمبر صاحب کے اصحاب وہان موجود تھے بیشک
اوس پرانے سیاح کا یہ خیال نہایت ہی قابل تعریف ہے جس سے سچی اسلامی محبت
کی بو آتی ہے۔ یہ ایک مسلمان کا خیال ہے مذہبی لحاظ سے۔ مگر تاریخی لحاظ سے بھی
اسکا اثر کچھہ کم نہین ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ ابن سعید ایک نہایت قابل سیاح تھا۔
اوسنے اندلسیہ اور مغربی افریقہ کی جلیل الشان عمارتین دیکھی تہین۔ اور اسلیے اوسنے
اور لوگون کی طرح دہوکا نہین کہایا۔ اور اوسکی عمارت کی تعریف نہین کی بلکہ یہ لکھا ہے
کہ عمارت کے لحاظ سے اوسمین کوئی خوبی نہین۔ اور ساتھہ ہی اوسکی خراب حالت کا ذکر کیا
ہے۔ مگر باوجود اسکے اوسکے دل پر ساری عمارتون سے بڑھکر اسی کا زیادہ اثر ہوا اور کیون؟
مذہبی خیال سے۔ اور یہی ایک خیال ہے جو ایک دیندار کے دل کا مالک اور اوسکے
خیالات کا فرمانروا ہوتا ہے۔ جن لوگون کا مسلمانون سے میل جول ہے وہ خوب جانتے
ہین کہ ایک سادہ پاکباز مسلمان کے دل پر ان چیزون کے دیکھنے سے کس قدر اثر ہوتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات جوش مین آکر وہ بعضی باتین خلاف واقعہ بیان کر جاتے ہین
چنانچہ عبد الرشید بکوی بیان کرتا ہے "کہ اس مسجد کی دیوارون ستونون وغیرہ

پر کوفی خط میں تمام قرآن شریف لکھا ہے اور سورتوں کے نام سونے کے پانی اور سبز رنگ سے لکھے ہیں،، کیا ایک ایسے خلاف واقعہ بات کرنے پر بھی عبدالرشید ایک معتبر مصنف سمجھا جاسکتا ہے؟ یہ بات بالکل ایسی ہی غیر معتبر ہے۔ جو مسٹر کاربٹ نے موذن کی نسبت بیان کی ہے کہ جب وہ مسجد کے دیکھنے کے لیے گیے تو اونہوں نے موذن سے کہا کہ **عمرو کی مسجد** اس موجودہ مسجد سے بہت چھوٹی تھی موذن یہ سنکر نہایت خفا ہوا اور کہا کہ شروع سے لیکر اب تک اسیقدر وسیع ہے۔

ہم پہلے ذکر کر چکے ہین کہ پانی کے لیے دعا اسی جگہہ مانگی جاتی تھی۔ غالباً اس خیال سے کہ پیغمبر صاحب کے اصحابؓ کسی وقت یہان موجود تھے اور یہی وجہ ہے کہ اس مسجد کی کبھی کبھی مرمت ہوتی رہی۔ اور اس مین کچھہ شک نہین کہ اسی مبارک خیال نے اس کے قایم رکھنے مین بہت کچھہ مدد دی ہے۔ ورنہ وہ نشانات اور وہ ٹوٹی پہوٹی عمارت جو آجتک باقی ہے کبھی کی صفحۂ دنیا سے مٹ چکی ہوتی۔ اور اسپر بجاے اسکے کہ کوئی تاریخی حالات لکہتا ہے کوئی مرثیہ پڑہنے والا بھی نہ ملتا **صلاح الدین** نے جو اوس وقت تک **العاضد** کا براے نام وزیر تھا مسجد کے نہایت قریب دو بڑے مدرسے (مدرسیہ ناصریہ مدرسیہ کیمحیہ) بنواۓ تھے وہ دونون اور سیکڑون اور ایسے مدرسے ایسے غارت ہوگیے ہین کہ آج اونکا پتہ لگانا بھی ایک امر محال ہے۔

اس "**قدیم مسجد**" کو کچھہ مذہبی خیال نے ہی **مقدس** اور **قابل تعظیم** نہین بنا دیا۔ بلکہ تاریخی لحاظ سے یہ اور بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ دنیا مین ایسی بہت کم جگہہ ہونگی جنکے دیکھنے سے

ایسا عمدہ سچا اور پاک جوش پیدا ہوتا ہوگا اور جو لوگ مصر کی اسلامی تاریخ سے واقف ہین اونکے دل پر یہ اثر کوئی معمولی طور سے واقع نہین ہوگا۔ جو فوراً جوش کی طرح مٹ جاے۔ بلکہ اونکے دل مین وہ حسرت بھرے خیال پیدا ہونگے۔ جو مٹاے نہین مٹنے کے جب ایک مسافر فرش سے لیکر منارے تک نگاہ دوڑاتا ہے۔ اور پھر اُسکی تباہ اور ویران حالت کو غور سے دیکھتا ہے۔ تو اوسکی نظر کے سامنے یقیناً پُرانی تاریخ پرانا جاہ و جلال آجاتا ہے جس سے فوراً اوسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کا جاہ و مال دنیا کی آرائش دنیا کی شان و شوکت سب فانی ہے کسی کو بقا نہین اور اوسکے منہ سے فوراً قرآن شریف کے یہ پاک لفظ نکلجاتے ہین کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

کہان ہین وہ احرام مصری کے بانی	کدہر ہین وہ گردان زابلستانی
گیے پیشدادی کدھر اور کیانی	مٹا کر رہی سب کو دنیاے فانی

لگاؤ کہین کھوج کلدانیون کا
بتاؤ نشان کوئی ساسانیون کا

وہی ایک ہے جس کو دایم بقا ہے	جہان کی وراثت اوسی کو سزا ہے
سوا اوسکے انجام سب کا فنا ہے	نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہے

مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

راقم - عبدالحق - طالب علم محمدن کالج علیگڈہ۔

عرض

کسی خودساختہ عالی مرتبہ آدمی کی سوانح عمری اس غرض سے لکھی جاتی ہے کہ ہر زمانہ کے نوعمر نوجوان جو ترقی کی راہ پر چلنے کے لیے کمر باندہے کہڑے ہین اسکو اپنا گائیڈ بنالین۔ اور ترقی کی راہ دشوار گذار مین بے بہٹکے چلے جائین۔

ہمارے زمانہ کے نوجوان اول تو ایسی میٹہی نیند سوتے ہین کہ اونکو جاگنا ہی دشوار ہے۔ اور اگر زمانہ کے جہٹکون سے جاگے بہی تو کمر باندہنے مین تامل کرتے ہین۔ کہ بہائی کہان جائین ہم ناواقف۔ راہ دشوار گذار۔ رہنما مفقود۔ ناحق ٹہوکرین کہاتے پہرینگے اس سے حاصل؟ اگر حسن میمندی۔ ابوالفضل۔ نلسن وغیرہ کو پیش کیجیے کہ ان کو رہنما بنالو اور جاؤ تو ہنسکر کہتے ہین کہ بہائی یہ دقیانوسی زمانہ کے آدمی ہین ہمسے اوران سے کیا نسبت؟ اور ہم کیا سمجھکر اتنے بڑے دور و دراز سفر مین انکے ساتہہ ہولین؟ اگرچہ یہ اونکی خام خیالی ہے۔ مگر۔ چہ توان کرد رہروان اینند۔

ان جوانون کی تقریر کو سنکر راقم نے قرار دیا ہے کہ گذشتہ سو برس کے درمیان

اہل وطن کو خیر باد کہکر کلکتہ چلا آیا۔ کلکتہ شباب کے قریب پہونچ چکا تھا۔ دفاتر۔ عدالتین۔
کارخانے۔ جاری ہو چکے تھے۔ اور ایک عدالت سب عدالتون سے بڑی صدر دیوانی
عدالت کہلاتی تھی۔ اسی کا نام اس زمانہ مین ہای کورٹ ہے علوم مغربیہ کے تحصیل کا کرانا
میٹر ابھی تک۔ ال۔ اے۔ بی۔ اے۔ ام۔ اے کی ڈگری کے نشان سے پاک تھا۔
اسی لیے تمام دفاتر اور عدالتون مین زبان اُردو کا رواج پایا جاتا تھا صدر دیوانی عدالت
مین سررشتہ دار کے آگے زبان اُردو کے لکھے ہوے احکام اور دستاویزات کے
ڈھیر نظر آتے تھے۔ یورپین ججون کے سامنے مسلخوان تمام مسلون کو اُردو زبان مین سناتا
تھا۔ فریقین اُردو زبان مین اظہار شکایت کرتے تھے۔ اور وکلا اُردو زبان مین مباحثے
کیا کرتے تھے۔

پردیسیون کو عہدے بآسانی کیونکر مل سکتے تھے۔ اور چونکہ عہدے گنتی کے تھوڑے
ہوتے تھے اور پردیسی کثرت سے کسب جاہ و مال کی دُھن مین دارالسلطنت کا دہاوا
لگایا کرتے تھے اس لیے انکے لیے صرف ایک سلسلہ باقی تھا یعنی وکالت کا انمین
سے جسکو لیاقت علمی زیادہ ہوتی تھی وہ وکلا مین سربرآوردہ اور کامیاب ہوتا تھا۔ البتہ
ذہانت اور ذکاوت کو بھی اس فن مین بڑا دخل ہے۔ مین فرید پور کے جس قاضی زادہ کا
ذکر کیا چاہتا ہون وہ کلکتہ مین آکر وکالت مین مشغول ہوا۔ اسکا نام قاضی فقیر محمد تہا۔ اس
شخص کا مبلغ علمی بہی معقول تھا اور ذہانت سے بہی بہرہ رکھتا تھا۔ اس لیے اپنے پیشیہ مین
متوسط طور پر کامیابی حاصل کر گیا۔

بنگالے کی عورتین عادتاً ترک وطن کو ناگوار سمجھتی ہین اسلیے اس شخص کو کلکتہ مین بھی ایک نکاح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ اب بسبب تعلق کے اس کا قیام کلکتہ مین بیشتر ہوتا تھا۔ قاضی فقیر محمد نے کلکتہ کے ایک معمولی شخص کی لڑکی سے نکاح کرلیا۔ اور اس بیوی سے بھی خدا نے اوسے اولاد دی۔ قاضی کی جو اولاد کلکتہ مین ہوئی اوسکا سب سے بڑا ممبر عبداللطیف تھا۔ مین اسی یکتہ تازمیدان ترقی اور شہسوار معرکہ تدبیر کی سوانح عمری لکھ رہا ہون۔

یہ ہونہار بچہ صدر دیوانی عدالت کے ایک وکیل کے گھر ۱۸۲۸ء مین پیدا ہوا اور اپنے والدین کی حیثیت کے موافق ناز و نعم سے پرورش پاکر اوس حد عمر تک پہونچا کہ جس مین ہر والدین کو اپنی اولاد کی تعلیم کا خیال ہوتا ہے۔ یہ شہرت حاصل کرنے والا لڑکا بھی مدرسہ عالیہ کلکتہ مین تحصیل علم کے لیے داخل کیا گیا۔ مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ ابھی تک مغربی تعلیم کے کرانامیٹر پر ڈگری کے داغ نہین لگائے گیے تھے۔ اس ذہین طالب العلم نے اُس وقت جہان تک تعلیم ہوتی تہی اوسکو بکمال حاصل کرلیا۔ اور فارغ ہو کر احاطہ مدرسہ سے باہر نکلا۔ ہر جوان نو تعلیم یافتہ کو خدمت حاصل کرنے ترقی کرنے کا شوق جنون کیطرح ہوتا ہے۔ اس بیچین طبیعت کے جوان کو معمولی شوق سے بھی زیادہ تھا اسنے کوشش کی اور ڈھاکہ مین انگریزی مدرس مقرر ہوگیا ۱۸۴۶ء سے اس نوجوان نے خدمت اختیار کی۔ اور تین برس تک کچھ ڈھاکہ کالج مین اور کچھ مدرسہ کلکتہ مین ماسٹری کرتا رہا۔ بیچین طبیعتین بیکار نہین رہا کرتین۔ اور میدان ترقی مین سعی کرنے سے نہین چوکتین

اس تدبیر کے ہیولانے حکام سے رسائی پیدا کی اور بہت جلد صورت ترقی نکال لی -
ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین اس نوجوان کو سر ہربرٹ میڈک - ڈپٹی گورنر بنگالہ نے مقام
چوبیس ۲۴ پرگنہ مین دوسو ۲۰۰ روپیہ مشاہرہ پر ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر کیا اور ۱۸۵۲ء کی اپریل مین اوسکو
مجسٹریٹی کے کل اختیارات دیے گیے - اور اسی سال جولائی کے مہینے مین - بنگالہ بہار
اوڑیسہ کا جسٹس اوف دی پلیس مقرر کیا گیا - ۱۸۵۳ء مین مارکوئس اوف ڈلہوزی نے
اس ہوشیار مجسٹریٹ کی ترقی کی اور یہ کلرواسب ڈویژن مین متعین ہوا - کلرواچوبیس پرگنہ
کا ایک نیا بنایا ہوا سب ڈویژن تھا - یہان سے یہ شخص جہان آباد کے سب ڈویژن مین
جو ضلع ہوگلی مین ہے منتقل ہوا - عہدہ ڈپٹی کلکٹری بہی ڈپٹی مجسٹریٹی کے ساتھہ اضافہ کیا گیا
یہان پر عبداللطیف خان پانچ برس تک انتظام کرتا رہا اور جو جو جان فشانیان اور کوششین
اس تجربہ کار حاکم نے اس مقام کے ڈکیتون اور رہزنون کی بیخ کنی مین کی تہین اوسپر
سرکار انگلشیہ کی نظر غور کے ساتھہ پڑتی تہی - چنانچہ جب صدر مقام مین ایک قابل اور
بیدار مغز مجسٹریٹ کی ضرورت ہوئی تو ۱۸۵۹ء مین یہی کار آزما علی پور مضافات کلکتہ
مین لایا گیا - جسوقت یہ جہان آباد سے تبدیل ہوتا تھا - لارڈ الک برون وہان کا مجسٹریٹ
تھا اوسنے عبداللطیف خان کو ایک سرکاری چٹھی لکھی تھی جس سے اس شخص کی کارگذاری
کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے - اوس چٹہی کے ایک حصہ کا ترجمہ یہ ہے -

"چونکہ عبداللطیف خان کی خدمت کا زمانہ اس ضلع مین ختم ہوا چاہتا ہے اسلیے اوسکی
اون خدمتون کا جو اس شورانگیز پرفتنہ ضلع مین نہایت خوبی اور اطمینان کے ساتھہ ہوتی

رہی ہین شکریہ ادا کیا جاتا ہے - جہان آباد اوسکے یہان سے چلے جانے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے"

اس پختہ مغز اور ہر دلعزیز حاکم کی پختہ کاری کا ثبوت قوی ایک یہ بہی ہے کہ جہان آباد سب ڈویژن کے ہندو زمینداروں نے اسکے رخصتی کے وقت ایک اڈرس پیش کیا اور یہ اڈرس بذریعہ راما پرشاد راے کے (جو ایک مشہور وکیل تہا اور آخر مین سب سے پہلا ہندوستانی جج کلکتہ کے ہائی کورٹ کا ہوا تہا) اوس کے پاس بھیجا گیا - اوس سپاسنامہ کا ترجمہ یہ ہے -

بخدمت مولوی عبداللطیف اسکوئردی مجسٹریٹ جہان آباد

بغیر اس کے کہ آپکے اس مقام سے جانے کی حسرت بیان کرلین - اور آپکے عہدۂ مجسٹریٹی پر رہنے کے زمانہ مین جو جو اطمینان ہملوگون کو رہا ہے اوسکا اظہار کرلین ہم لوگ آپکو خیرباد کہہ نہین سکتے - جسطرح آپنے اس مقام مین انصاف کو ہمیشہ برتا ہے اوس سے یہان کے چھوٹے بڑے سب خوش اور رضامند ہین -

جنکو خدا نے آپکے افعال کے جانچنے کا مادہ دیا ہے وہ آپکی کاردانی اور عدل بے رعایت کی تعریف کرتے ہین - جن لوگون کو موقع ملا وہ آپکی خوش مزاجی اور احتیاج عامہ کے رفع کرنے کی خواہش سے منت پذیر ہوتے رہے ہین - اور جو لوگ آپکی کارروائی کے سمجھنے کے لیے آپ تک پہونچے وہ آپکو ہمیشہ اپنا مقرر کیا ہوا حاکم تصور کرتے رہے ہے نہ ایسا حاکم کہ جسکو بادشاہ وقت نے بزور شمشیر مقرر کیا ہو -

آپ نے اپنی خدمات مقررہ کے سواے اپنے اوقات عزیز کو ہمیشہ رفاہ خلایق کے لیے
صرف کیا ہے آپ ہی اس مقام کے درونی روابط کے مستحکم کرنے اور اہالی جہان آباد
کے نفع اور راحت کے اسباب بہم پہونچانے مین کوشان رہے ہین۔

اس سب ڈویژن کے اہالی اسی وجہ سے آپ کے اس قدر جلد اس مقام سے جانے
کو حسرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔

ہملوگ آپکو یقین دلاتے ہین کہ یہان کے باشندے۔ آپ جہان کہین رہین۔ ہمیشہ
آپکی آیندہ مسرتون اور کامیابیون کے دل سے خواہان اور جویان رہین گے۔

دستخط

راما پرشاد راے۔ ایشن چندر دت

کہتر موہن چاٹر جی۔ رام نراین مکھر جی

پران ناتھ راے چودھری۔ پنا لال سیل

راے پریو ناتھ چودھری۔ شب نراین راے

وغیرہ

۱۸۶۸ء مین وہ پلیس کورٹ جو مقام علی پور حوالی شہر کلکتہ مین نیا قایم کیا گیا تھا اس
دانشمند مجسٹریٹ کے سپرد کیا گیا۔ دس برس تک اس عہدہ پر رہکر کلکتہ کا قایمقام پریسیڈنسی
مجسٹریٹ مقرر ہوا اور ۱۸۷۸ء مین جب پریسیڈنسی کا مستقل عہدہ دار آگیا تو
عبد اللطیف خان مقام سیالدہ کے پلیس کورٹ مین تبدیل ہوا۔ تقریبا تیس برس

تک یہ ہوشیار عہدہ دار حکام بالادست کی آنکھون کے نیچے کام کرتا رہا۔ یہ بات غور طلب ہے۔ اور ہر حاکم کو اس کا تجربہ بھی ضرور ہوا ہوگا کہ حکام بالادست کی عدالت سے اوسکے فیصلہ کی تردید کبھی نہ کبھی ضرور ہوئی ہوگی۔ مگر اس بیدار مغز حاکم کے فیصلہ کی تردید کبھی اسس پینتیس برس کے زمانہ مین نہ ہوئی حالانکہ ہر وقت حکام کی نگرانی اس پر رہی ہے سنہ ۱۸۶۲ء سے عبد اللطیف خان درجہ اول کا سب ارڈینیٹ اگزیکیوٹو افسر ہوا۔ اور سات سو سے آٹھ سو تک مشاہرہ پاتا رہا۔ اور جب پنشن لیکر علحدہ ہوا ہے تو اسکا نام اُن حکام کی فہرست مین سب سے اول تھا۔

علاوہ خدمات ڈپٹی مجسٹریٹی کے جو عبد اللطیف خان کا کار منصبی تھا یہ شخص سیکڑون خدمات اعزازی پر مقرر کیا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکام بالادست کو اسکی اصابت راے اور بیدار مغزی پر کتنا اعتبار تھا۔ سنہ ۱۸۶۲ء مین جب لارڈ کیننگ کا زمانہ تھا اور پریسیڈنسیون مین لیجس لیٹو کونسل کی بنا نئی نئی پڑی تھی لفٹنٹ گورنر بنگال سر جے پی۔ گرانٹ نے اس دانش پرور مجسٹریٹ کو اپنی کونسل کا ممبر مقرر کیا۔

عبد اللطیف خان پہلا ہی مسلمان ہے جو اس قسم کے عہدہ پر مامور ہوا۔ دو برس تک میعاد ممبری رہی۔ اس میعاد کے ختم ہونے کے بعد سر سیسل بیڈن نے جو اوس وقت لفٹنٹ گورنر تھے۔ ان لفظون مین شکریہ ادا کیا۔

"لفٹنٹ گورنر اون خدمتون کی قدر جو آپنے سلطنت کی نسبت اپنے ممبری کے زمانہ مین انجام دی ہین نہایت درجہ پر فرماتے ہین اور چاہتے ہین کہ آپکے بیش بہا مشورون

اور اون مددون کا جو اونکو آپ سے ملتی رہی ہین اظہار کرین"

سواے اسکے یہ سربرآوردہ حاکم اور دو مرتبہ لفٹننٹ گورنر بنگال کی کونسل کا ممبر مقرر ہوا ایک مرتبہ ۱۸۷۰ء مین جب لارڈ میو کا عہد تھا اور دوسری مرتبہ ۱۸۷۲ء مین جب لارڈ نارتھ بروک کا زمانہ آیا اور سر جارج کامبل لفٹننٹ گورنر بنگالہ تھے۔ سر جارج کامبل نے اس عالی قدر کے تقرر کے وقت جو چٹھی لکھی تھی سننے کے لایق ہی ترجمۂ چٹھی۔

مای ڈیر مولوی۔ مین نہین سمجھتا کہ سواے آپکے کوئی اور شخص لیجس لیٹو کونسل مین مسلمانون کی طرف سے توکیل کر سکتا ہی۔ مین مسرور ہونگا اگر آپ کونسل کی ایک میعاد تک اور بھی خدمت اختیار کر لیجیے گا۔ مین جانتا ہون کہ پچھلی مرتبہ جب آپ ممبر ہوے تھے تو دو ہی برس مامور تھے۔

آپکا مخلص۔ جی کامبل

عبد اللطیف خان کے تین مرتبہ بنگال لیجس لیٹو کونسل مین ممبر ہونے سے دو فایدے عامۂ خلایق کو بڑے ہی حاصل ہوے ایک تو یہ کہ کرایہ کی گاڑی اور پالکی والے چونکہ انکے لیے کوئی قانون نہ تھا اس واسطے لوگون کو بہت ستاتے تھے ۱۸۶۳ء مین انکے لیے عبد اللطیف خان نے ایک مسودہ قانون پیش کیا اور وہ پاس ہوگیا چنانچہ لوگ ابھی تک اوس سے منتفع ہوتے ہین۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ ایکٹ گیارہ ۱۸۶۴ء کی رو سے عہدۂ قضا اس صوبہ سے جاتا رہا تھا اور اس سے جہلاے اہلِ اسلام کے درمیان بڑے بڑے جھگڑے نکاح و طلاق مین واقع ہوتے تھے اس لیے کہ کوئی دست آویز معتبر تو ہوتا ہی نہ تھا۔ عبد اللطیف خان نے نکاح و طلاق اہل اسلام کی

رجسٹری کی نسبت ایک مسودہ قانون پیش کیا اور وہ پاس ہوگیا جس سے ایک تو نکاح وطلاق کا پتہ بخوبی چلنے لگا اور دوسرے یہ کہ ایک گروہ اہل اسلام کو نکاح وطلاق کی رجسٹراری کے صیغہ مین روٹی ملنے لگی۔

۱۸۶۰ء مین عبداللطیف خان بورڈ آف اکزامینرس کا ممبر مقرر ہوا اور ۱۸۶۱ء مین جب پہلی مرتبہ انکم ٹیکس لگایا گیا تھا یہ اوسکا کمشنر مقرر ہوا تھا ۱۸۶۳ء مین جب میونیسپالٹی قایم ہوئی تو یہ اوس کا ممبر ہوا اور جب ۱۸۷۶ء مین میونسپل کمشنر مقرر ہونے لگے اور انکا تقرر بذریعہ انتخاب کے ہونے لگا تو عبداللطیف خان گورنمنٹ کی طرف سے منتخب ہوکر کمشنر مقرر ہوا شمالی حصۂ حوالی شہر کلکتہ مین جب میونیسپالٹی مقرر ہوئی تھی اوس وقت عبداللطیف خان اسکا صدر انجمن مقرر کیا گیا تھا اور اس سے علحدہ ہوتے وقت کل ممبرون نے نوشتہ شکریہ ادا کیا۔ میونیسپالٹی کے باب مین عبداللطیف خان نے جو جو کوششین کی تہین اوسکی یادگار مین دو سڑکین ایک شہر مین اور ایک حوالی شہر مین مولوی عبداللطیف خان کے نام سے موسوم کی گیئن۔

مسئلہ تعلیم کا عموماً اور تعلیم اہل اسلام کا خصوصاً سب سے پہلا محرک عبداللطیف خان ہوا ہے ۱۸۵۲ء بہ ۱۸۵۳ء مین جب مسئلہ تعلیم مسلمانان چھڑا تو اس مدبر نے ایک اشتہار اس مضمون کا دیا کہ کل ہندوستان مین جس مسلمان کا جی چاہے ایک تحریر اہل اسلام کی انگریزی تعلیم کے بارہ مین لکھکے سرکار مین بھیجدے سب تحریرون کو دیکھکر جو سب سے اچھی ثابت ہوگی اوس کے لکھنے والے کو عبداللطیف خان کی طرف سے سو روپیہ انعام مین

دیے جائینگے چنانچہ تحریرین آئین اور ایک کمیٹی مین جنکے ممبر قاضی فضل الرحمن قاضی القضات اور قاضی عبد الباری قاضی شہر کلکتہ اور شاہزادہ بشیر الدین ایک بڑے زبردست فاضل شہزادگان میسور مین سے - اور شاہ الفت حسین ایک نامی منشی اور شاعر تھے پیش کیگئین اور مولوی سید عبد الفتاح عرف اشرف علی مدرس بمبئی کو انعام دیا گیا - اس سے یہ فائدہ ہوا کہ مسلمانون کی توجہ کچھ کچھ تعلیم انگریزی کی طرف منعطف ہونے لگی -

مولوی عبد اللطیف خان نے محرک ہو کر کلکتہ کے مدرسہ مین انگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ مقرر کرایا - سر ولیم گری کی لفٹنٹ گورنری کے زمانہ مین مدرسہ کلکتہ و ہوگلی کے بہرہ عربی کی ترتیب و انتظام کا اولٹ پہیر مولوی عبد اللطیف خان کی تحریک سے ہوا اور ہوگلی مین بورڈنگ ہوس مقرر کیا گیا -

مولوی عبد اللطیف خان کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے کہ ہوگلی کے حاجی محسن کے سرمایہ اوقاف مین پچاس ہزار کی مدد بغرض ترقی تعلیم گورنمنٹ نے دی جس سے تین جدید مدرسے قایم ہوے - ایک ڈھاکہ مین دوسرا چاٹ گام مین تیسرا راج شاہی مین - علاوہ اسکے مولوی عبد اللطیف خان کی کوشش سے مسلمان طالب العلمون کو ایک یہ کتنا بڑا نفع ہوا کہ جس انگریزی مدرسہ مین یہ داخل ہونگے ان سے فیس مقررہ کا صرف ایک ثلث لیا جائیگا -

ان سرگرمیون کے صلے مین ابتداے ۱۸۶۳ع مین مولوی عبد اللطیف خان کلکتہ یونیورسٹی کا فلو مقرر ہوا چنانچہ لارڈ الگن - وایسراے حال کے والد متوفی - کے پرایویٹ سکرٹری

نے جو خط اس تقرر کے وقت خان مذکور کو لکھا تھا اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

مائی ڈیر سر۔ بہت سے وجوہات سے والیسرائے اور گورنر جنرل مناسب سمجھتے ہین کہ کلکتہ یونی ورسٹی کے سینیٹ کی قوت تعدادی بڑہائی جائے۔ تحقیقات کی رو سے جو والیسرائے نے کی ہے ثابت ہوا ہے کہ آپکا تقرر اس خدمت پر یونیورسٹی کے لیے بہت بکار آمد ہوگا اور یہ تقرر گویا خاص و عام کی طرف سے آپکی اون خدمتون کا بدلہ سمجھا جائیگا۔ جو آپ نے ترقی علم و توسیع تعلیم کے بارے مین کی ہین۔ مجھے حضور والیسرائے کا حکم ملا ہے کہ مین آپ سے دریافت کرون کہ آیا تقرر مذکور آپکی مرضی کے موافق ہے یا نہین۔

آپکا خادم۔ ٹی۔ جے۔ اول۔ تھرلو۔ پرائیوٹ سکرٹری والیسرائے و گورنر جنرل

۱۸۶۳ء مین مولوی عبداللطیف خان نے ایک مجلس علمیہ کی بنیاد ڈالی۔ مسلمانان ملک تعلیم علوم مغربیہ کی طرف سے بالکل متنفر تھے۔ انکی تالیف و تشوق کی غرض سے یہ مجلس قایم ہوئی۔ اس مجلس کا نام اسلامی مجلس مذاکرۂ علمیہ کلکتہ رکھا۔ اور اسکو دو باتونکا ذریعہ بنایا۔ ایک تو مغربی علوم و فنون کے مسلمانون مین رواج دینے کا۔ اور دوسرا مسلمانون اور اعلیٰ طبقہ کے ہنود اور انگریز علما و حکام کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کا۔ اس مجلس سے مسلمانون کے خیالات بہت کچھ بدلے۔ مسلمانون کو ترقی کا شوق ہوا یہی مجلس گورنمنٹ کو مسلمانونکے امورات رفاہ و فلاح کے سمجھانے کا آلہ بنی لفٹننٹ گورنر بنگالہ اس مجلس کے حامی و مربی بنے اور ہر سال ایک کنورسیزلون اس مجلس کا ایوان ٹون ہال مین ہوا کرتا ہے۔ جس سے مختلف اقوام دنیا کو جو اس دارالسلطنت کا تہ

موجود ہین مسلمانون سے ملنے اور دوستانہ مکالمہ اور مراودہ پیدا کرنے کا موقع حاصل ہوتا رہا ہے۔ اس مجلس کا تیسوان کنورسیزیون آٹھوین مارچ سنہ ۱۸۹۴ء مین ہوا۔ سر ایشلی ایڈن لفٹننٹ گورنر بنگالہ نے جس وقت زمام خدمت ہاتھ مین لی تھی تو اس مجلس کی نسبت جو تقریر کی تھی اوس سے اس مجلس کی عظمت جو حکام وقت کی نظرون مین ہے ظاہر ہوتی ہے۔ اوس تقریر کا خلاصۂ ترجمہ یہ ہے۔

"مین اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ سے ایک مدت سے واقف ہون۔ مین اسکی رفتار کو سنہ ۱۸۶۳ء سے جب سے اسکی بنا پڑی ہے بغور تاک رہا ہون۔ اور مین اس کے ان عمدہ کامون سے واقف ہون جو اسنے گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً لوازم تعلیم مسلمانان کی نسبت اطلاع دیکر انجام دیے ہین۔ اسنے گورنمنٹ کے طریقۂ تعلیم کو مسلمانون کے خاص طریقۂ تعلیم کے ساتھ مربوط کرنے مین مدد دی۔ اگرچہ اس مسئلہ مین ابھی بہت کچھ باقی ہے مگر یہ مجلس جانتی ہے کہ میری خاص توجہ ابھی تک اس مسئلہ کی طرف منعطف ہے"

مولوی عبد اللطیف کی دلی کوششین جو تعلیم کے بارے مین ہمیشہ رہی ہین اسکا ثبوت نیچے کی چند سطرون مین ناظرین بخوبی دیکھینگے۔ یہ اوس اڈرس کا ترجمہ ہے جسمین سر سیسل بیڈن لفٹننٹ گورنر بنگالہ نے اسلامی مجلس کے تیسرے سالانہ جلسہ مین سر جان لارنس گورنر جنرل کو مخاطب کیا تھا۔

"حضور والا کی اجازت سے مین اس موقع کو عبد اللطیف خان کی اون عمدہ خدمتون کی اطلاع دینے کے لیے اختیار کرتا ہون۔ جو اونسے تعلیم کے بارے مین خصوصاً اون لوگون کی

تعلیم کے بارے مین جو شل اوسکے پیروی دین اسلام کرتے ہین - عمل مین لائی ہین -
مولوی عبداللطیف کی کوشش اس بارے مین سلسلہ وار رہی ہے اور برسون سے
یہ اس کام کو بے تھکے ہوے انجام دے رہا ہے - گورنمنٹ نے اسکی خدمتون کو
مکرر سراہا ہے - مین اس وقت خصوصاً اوسکی اوس ذہانت کا ذکر کرتا ہون جسکی مدد سے
وہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کا بانی ہوا - اور اوس مستقل کوشش کو مذکور کرتا ہون جس سے
مجلس مذکور قایم ہوگئی اور اب اس نمو اور فائدہ رسانی کیحالت مین پہونچ گئی ہے -
یہ مجلس فنون ادبیہ اور علوم متنوعہ کے مباحثے کے لیے فراہم ہوتی ہے - اور علوم
قدیمہ کی اشاعت مین بدل کوشان ہے اس مجلس کے اس وقت پانسو ممبر ہین اور اسی مجلس
کو دیکھکر حضور بھی واقف ہین - کہ بہت سی مجلسین ہندوستان مین قایم ہوئی ہین -
ایک بڑی جماعت جو اس وقت اس تالار مین صرف اس غرض سے مجتمع ہے کہ
علم الابدان کے تجربات نظری کو مشاہدہ کرے - اس بات کی بڑی دلیل ہے کہ اس
مجلس کی تحریک کس قدر موثر ہوئی ہے اور اب لوگ کس قدر اس سے استفادہ
کرتے ہین -

اس اہم کام کا ٹیکا بالکل عبداللطیف کے سر رہا ہے - اور مین نہایت مسرور ہونگا - اگر
حضور اوس کو مرحمت خاص کا مورد تصور فرمائینگے -

اس اڈرس کے جواب مین سر جان لارنس بہادر نے مولوی عبداللطیف خان کو
جن لفظون سے مخاطب کیا تھا اونکا ترجمہ یہ ہے -

مولوی عبد اللطیف - مین غایت درجہ کی مسرت سے نفٹنٹ گورنر کی خواہش کو پورا کرتا ہون - اور دل سے تمھاری اون کوششون کی داد دیتا ہون جنکا ذکر ابھی سر سیسل بیڈن نے کیا مین بہت توجہ اسکی طرف مبذول رکھتا ہون - مجھے اطمینان - ہے کہ ایسے ٹہکانے کی کوششون سے بہت اچھے نتیجے نکل سکتے ہین -

آج کی مجلس بذاتہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمھاری کوششین رائگان نہین گیئن کیونکہ ہم شمار کرتے ہین کہ علم ابدان مین جو توجہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہے یہ کبھی نہ کبھی بہت مفید اور بکار آمد ہو گی -

میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے اور رہیگی کہ مین ہر ملت و مذہب کے دیسی اور یورپین آدمیون کے درمیان دوستانہ مجمعون کو شہ دیتا رہون - کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ایسے مجمعون سے فوائد کثیرہ عاید ہونگے -

اسلامی مجلس کی توسیع اور کامیابی کے بارے مین تم میری دلی تمنا تصور کرو - مجھے نہایت خوشی ہو گی جب مین بذریعہ لفٹنٹ گورنر کے تمھاری ان کوششون کی داد دہی کا اظہار بذریعہ کسی مناسب نشان کے کرونگا -،،

جس مناسب نشان کا ذکر وایسرائے نے اپنی تقریر مین کیا ہے وہ اسطرح پر مولوی عبد اللطیف خان کو ملا -

پرایویٹ سکرٹری کا خط لفٹنٹ گورنر کی طرف سے جو عبد اللطیف خان کے نام آیا تھا اوسکا ترجمہ دیکھیئے -

نمبر ۱۸۹۳

مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۸۶۷ء

ترجمہ - مجھے لفٹنٹ گورنر بہادر سے حکم ملا ہے کہ مین ایک تمغا اور ایک کتاب جو کئی جلدون مین کامل ہے آپکی خدمت مین پیش کرون - یہ آپکی اون خدمتون کا صلہ ہر جو اپنی تعلیم اہل ہند کے باب مین انجام دی ہین -

کتاب مذکور کے سر صفحہ پر وایسرا ے کے خط خاص کا لکہا ہوا نوشتہ ہے جس مین لکہا ہے کہ کس غرض سے حضور والا نے یہ انعام آپکو دیا ہے -

ایک صلہ اس سے بڑہکر قابل شکریہ آپکی محنتون کا حال مین یہ ملا ہے کہ اندنون مسلمانان بنگالہ نے حصول علوم مفیدہ کی پوری خواہش ظاہر کی ہے - اور رفتہ رفتہ علوم مغربیہ کی عظمت اور خواہش انکے دلون مین پیدا ہوتی جاتی ہے -

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کی بنا ڈالکر (جسمین اسوقت پانسو ممبر ہین اور جو اور مقامون کی مجلسون کے ساتہ نسبت ابویت رکہتی ہے) آپنے تصرف مسلمانان بنگالہ بلکہ کل ہندوستان کے مسلمانون کو کامیابی کے ساتہ ایسے ڈہرے پر لگالیا کہ اب وہ اپنے قدیم طریقہ تعلیم کی تنگ حد سے باہر نظر ڈالنے لگے - اور اوس گنج فراہم آوردہ تخیلات و تاثیرات کو ڈہونڈہنے لگے جو زبان انگریزی کا دفینہ ہے اور بہت سے مواقع مین آپکی معقول اور چلتی ہوئی دراندازی نے اونکو گورنمنٹ کی منصفانہ پالسی اور ارادون کے صحیح انداز سے پر آمادہ کیا اور اون کو اس قابل بنایا کہ وہ تصرف فنون

ادبیہ اور علوم متنوعہ پر راے دینے کے جو گے ہوے بلکہ وہ اون مسائل پر راے دینے کے لایق ہوگئے جو اونکی حالت معاشرت اور سیاست سے متعلق ہین اور جن باتون سے عامۂ ملک کی بہبودی وابستہ ہے۔

اس عنوان سے آپنے مادی طور پر جماعۂ مسلمانان کے اور اونکے حکام و دیگر رعایای ہموطن کے درمیان رابطہ دوستانہ کو ترقی دی ہے جہان تک آپکی بیدار اور بیدریغ کوششون سے حالت بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپکی امتیازی توقیر اور ذاتی نظیر نے کام کیا ہے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر آپکو آپکے اہالی وطن کے امتنان کا مورد۔ اور گورنمنٹ کی کرم مرحمتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

آپکا خادم ۔ اس۔ سی۔ بیلی سکرٹری گورنمنٹ بنگالہ۔

کتاب مذکور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا تھی اور اوسپر نجط والیسراے جو عبارت لکھی تھی اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

مولوی عبداللطیف کو اون خدمتون کے صلے مین جو اون سے دیسیون کی ترقی تعلیم مین عموماً اور خصوصاً اون لوگون کی ترقی تعلیم مین جو اوسکی طرح شامل مذہب اسلام ہین انجام دی ہین بطور تحفۂ اعزازی کے دیا گیا" دستخط۔ جان۔ لارنس۔ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع

جو تمغہ لفٹنٹ گورنر بنگال کی طرف سے ملا تھا وہ سونے کا تھا اور اوسپر جو عبارت نقش تھی اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

ایک طرف۔ آنریبل سر سیسل بیڈن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ لفٹنٹ گورنر بنگالہ

کی طرف سے مولوی عبداللطیف خان بہادر کو تحفہ ۱۸۶۷ء

دوسری طرف۔ اونکی اون خدمتون کے جلدو مین جو اونھون نے ترقی تعلیم مسلمانان بنگالہ مین انجام دی ہین۔

جنوری ۱۸۷۷ء مین جب دربار قیصری دہلی منعقد ہوا تھا۔ مولوی عبداللطیف خان کو خطاب "خان بہادر" عطا ہوا۔ اور ایک امپیریل تمغہ ملا اہی سال کے اگست کے مہینے مین لفٹنٹ گورنر بنگالہ سر ایشلی ایڈن نے ایک دربار اس غرض سے منعقد کیا کہ بنگالہ کے اون خطاب یافتگان کو جو دربار قیصری کے موقع مین خطاب یافتہ ہوے تھے اسناد وخلعت دین۔ چنانچہ مولوی عبداللطیف خان بہادر کو بعد عطاے سند۔ کے جن کلمون سے مخاطب کیا اوسکا خلاصۂ ترجمہ یہ ہے۔

"مولوی۔ تم اپنی تمام عمر گورنمنٹ کے باوفا اور سرگرم ملازم رہے ہو تمنے اپنے ہم مذہبون کی ترقی مین بڑی کوشش کی ہے۔ یہ تمھاری کوشش کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ اب علوم مغربی کی طرف توجہ کر رہے ہین اور دوسرے مذہب وملت کے نوجوانون کے ساتھہ حصول خدمات عامہ کی کوشش مین برابری دکھا رہے ہین"۔

اسلامی مجلس مذاکرۂ علمیہ سے جو مولوی عبداللطیف خان کی بنا کی ہوئی مجلس ہے بہت سے فواید حاصل ہوے مگر سب سے بڑہکر ایک فائدہ اسلام کو یہ ہوا کہ ۱۸۶۵ء مین ایک قانون اس غرض سے پاس ہونے والا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مذہب کا کرسچین ہو جاوے تو وہ اپنی بیوی کو مجدداً نکاح مین لاسکتا ہے مسلمانون نے اسکے خلاف مین ایک

عرضی گذرانی اور اوس سے مستثنےٰ رہے۔

جب سرویا اور روم مین جنگ چھڑی تھی تو عبداللطیف خان نے ایوان ٹون ہال مین ایک مجلس قرار دیکر مسلمانون کو صل حقیقت جنگ سے مطلع کیا۔ اور زخمیون۔ بیواؤن یتیمون کے لیے چندہ دینے کی ترغیب دی گو حقیقت جنگ کے بیان کرنے مین عبداللطیف خان نشانہ سے پیچھے پڑا مگر یہ مشاق پولیٹیشن جلد اپنے طرز بیان کو بدلکر اصلی مدعا پر یہان تک کامیاب ہوا کہ کل ہند مین اسکی کارروائی نصب العین بنائی گئی اور اعلیٰحضرت سلطان اعظم خادم حرمین الشریفین خلد اللہ ملکہ نے اس شخص کی کارگذاری کی قدر کی اور اوسکو نشان مجیدی درجہ سوم سے مفتخر کیا۔

۱۸۸۷ء کے اواخر مین یہ غیر معمولی شخص خدمات ذمہ داری سے کنارہ کش ہوکر پنشن یاب ہوا۔ مگر یہ بھی اسکی بیکاری اور خمول کا زمانہ نہ تھا۔ جو شخص اٹھارہ برس کی عمر سے پچپن برس کے سن تک اتنے جھنجھٹ اپنے ذمہ لیے ہون کہ جنکا انجام دینا آٹھ آدمی کے لیے بھی ممکن نہ ہو وہ معقول آسودگی کی حالت مین بھی راحت کے لیے کمر نہ کھولے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟ اولو العظمی۔ جوشش طبیعت۔ خواہش نام۔ کاہلی سے نفرت۔ خلاصہ یہ ہے کہ بعد پنشن لینے کے بھی یہ شغل کا بھوکھا تادم مرگ۔ ممبر آف دی بورڈ آف اکزامینرس۔ ممبر آف دی سنٹرل اکزامینیشن کمیٹی۔ کمشنر آف انکم ٹاکس میونیسپل کمشنر شہر و حوالی شہر۔ ممبر آف دی بورڈ آف مینجمنٹ آف دی ریفورمیٹری اینڈ ڈسٹرکٹ اسکول کمیٹی

آنریری سکرٹری آف دی بنگال سوشیل سائینس ایسوسی ایشن ۔ ممبر آف دی فیلولوجیکل کمیٹی اوف دی اشیاٹک سوسایٹی آف بنگال ۔ ٹرسٹی آف دی انڈین ایسوسی ایشن فود کلٹولیش آف سائینس ۔ ممبر آف دی کمیٹی آف البرٹ ہال ۔ ممبر آف دی کمیٹی آف ڈسٹرکٹ چارٹیبل سوسایٹی ۔ سکرٹری آف دی محمدن لیٹریری سوسایٹی وغیرہ خدمات کو اعزازی طور پرانجام دیتا رہا ۔ اتنی اعزازی خدمتین سوائے بڑے روشناس خلایق اور بڑے لایق ہونے کے ملنا مشکل ہے اگر ملتی بھی ہین تو صرف مہذب دنیا کے باشندون مین سے معدودے چند کو بنگالے مین ۔ بلکہ کل ہندوستان مین ۔ بلکہ تمام اشیا مین طبقۂ اہل اسلام مین سے ایک مولوی عبداللطیف خان ہی تھا جو اس مرتبۂ محسود تک پہونچا تھا ۔ میرا گمان تو یہ ہے کہ ہندؤن مین بھی بہ ہیئت مجموعی اس اقبالمند کا پایہ اونچا ہی تھا ۔ جو چیز عام نظرون سے چھپی ہوتی ہے ۔ تجربہ تبلا رہا ہے کہ خواہ نخواہ اوسکی عزت و عظمت ہوتی ہے ۔ اسی لیے یورپ کے جاہ طلب تازہ جوان اگر ایک اعزازی خدمت پر بھی پہونچ جاتے ہین تو اوس خدمت کے نام کے حرفون کو اختصار کے ساتھ اپنے نام کے بعد لگا دیتے ہین تاکہ وہ اظہار اخفا کے ساتھ اونکی عزت کی زیادتی کا سبب ہو ۔ جیسے جب کوئی فلو آف دی رائل زوٗلاجیکل سوسایٹی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے نام کے پیچھے ۔ آف ۔ آر ۔ زڈ ۔ اس ۔ لگا دیتا ہے ۔ اس اصول کے موافق اگر مولوی عبداللطیف کے نام کے ساتھ اونکی اعزازی خدمتون کے

حروف لگائے جائین تواوس کا نام کہان تک باشان وشوکت ہوگا اس کا ناظرین خود اندازہ کرلین گے۔

پنشن یاب ہونے کے ایک برس کے بعد یعنی دسمبر ۱۸۸۵ء مین سیر لیپل گرفین رزیڈنٹ مالوہ نے اس تدبیر مجسم کو بلاکر عارضی طور پر مدار المہام ریاست بہوپال مقرر کیا۔ اس تقرر کی تاریخ میرے ایک عنایت فرمانے لکھی تھی جنکا ایک ادنے خاندانی ہنر شاعری ہے۔ اور جنکا نام نامی حاجی میرزا احمد علی اور تخلص کوکب ہے۔ انکے جد مغفور میرزا احمد بیگ طپان دہلوی کی شہرت محتاج بیان نہین۔ اس تاریخ کو اسلیے درج کرتا ہون کہ ایک تو تاریخ تقرر ضبط ہو جائیگی۔ دوسرے مذاق ناظرین کو اس بیابان دور و دراز نثر کے طے کرتے وقت آب شیرین گوار نظم کی چاشنی حاصل ہو گی ؎

تشنۂ کاندر بیابان نصف روزی طے کند	میشناسد لذت آبے کہ می آرد بکف

وہ تاریخ یہ ہے

بدہ ساقیا جام عشرت پیاپے	بزن مطربا بربط و چنگ ہیم
ازین مژدہ در دل ہمہ شادمانند	ملک بر فلک بر زمین جن و آدم
کہ نواب عبداللطیف بہادر	فلاطون دوران و عقل مجسم
بہ نیروے اقبال ممتاز گشتہ	بدستوری شہ جہان شاہ عالم
بروز ہمایون بعہد مبارک	نشستہ بکرسی دستور اعظم
ہما نا گرفتہ بہ نیروے اقبال	ز اسکندر آئینہ و جام از جم

بعقل و فراست ز دانا ے یونان
بذاتش چنان رونقی یافت بہوپال
بہ تدبیر صائب ز راے مناسب
وزیرے چنین شہریارے چنانست
بہ بہوپال امروز از فیض عدلش
کجی را چنان بردا ز کج نہادان
زترس سیاست ز خوف عدالت
اگر اسپ تازد بمیدان ہیجا
زر و گوہر افشاند چندان بمجلس
چہ باکست امروز خستہ دلان را
بگوشم رسیدہ چو این مژدہ کوکب

بصورت موخر بمعنی مقدم
ز باد بہاری چو بستان خرم
ہمہ خلق را کرد آزاد از غم
رعایا نباشد چرا شاد و خرم
بہم دشمنانند یاران ہمدم
کہ نگذاشت در زلف محبوب ہم خم
بدورش ز آہو اسد میکند رم
ز ہیبت گریزند سہراب و رستم
نہ زر ماند در کان نہ دُر ماند در یم
کہ لطفش نہد بر دل ریش مرہم
شب و روز در فکر تاریخ بودم

برید ہمین فرق اعداے بے دین
بمن گفت ہاتف وزیر المعظم
۱۳۰۱ھ

اس خدمت پر مولوی عبد اللطیف خان صرف نو دس مہینے رہکر علحدہ ہوا مگر علیحدگی کیوجہ اور زمان خدمت مین خدمتگذاری کی حالت جو کچھہ تھی ہیرلیل کہ لفن کے اوس خط کے ترجمہ سے ظاہر ہے جو اونھون نے عبد اللطیف خان کو علیحدگی کے وقت لکھا تھا۔

نمبر ۲۱۵۸

۱۸۸۶ء

از صرف سر لیپل گریفن۔کے۔سی۔ایس۔آئی۔ایجنٹ گورنر جنرل فور سنٹرل انڈیا۔

بخدمت۔نواب عبداللطیف خان۔سی آئی۔ای وزیر بھوپال۔

رزیڈنسی اندور مورخہ ۵ جون ۱۸۸۶ء

سر میں آپکو اطلاع دیتا ہون کہ حضور وایسراے نے بدرخواست بیگمصاحبہ بھوپال کرنیل اچ۔سی۔ای۔وارڈ کمشنر سنٹرل پراونسز کو وزیر بھوپال مقرر کیا ہے اور وہ اس مہینے کے ختم ہونے تک کسی وقت اس خدمت کو ہاتھ مین لینگے۔

۲۔فارن سکرٹری کے خط مورخہ ۲۸ مئی مین جو راے آپکی نسبت تھی اوسکو مین بجنسہ ذیل مین بایماے گورنمنٹ ہند نہایت مسرت کے ساتھ آپ پر ظاہر کرتا ہون۔

"مین درخواست کرتا ہون کہ آپ نواب عبداللطیف کو اطلاع دیجیے کہ جو خدمتین اونسے ریاست بھوپال مین اوس کٹھن وقت اور دقتون کی حالت مین انجام دی ہین اوس کی گورنمنٹ آف انڈیا نہایت قدر کرتی ہے۔حضور وایسراے نے اوسکی جگہ پر ایک یورپین وزیر کا مقرر کرنا منظور فرمایا ہے۔ مگر اس سے نواب کی کارروائیون کی ناپسندیدگی ہرگز دکھائی نہین جاتی ہے بلکہ حضور محتشم الیہ اوسکی کارگذاریون کو نشان قابلیت اور راست بازی سے آراستہ دیکھتے ہین۔نواب عبداللطیف ریاست بھوپال کو نیکنامی کے ساتھ چھوڑیگا۔جو نیک نامی تصرف داغ سے پاک رہی ہے بلکہ گذشتہ چند مہینون کی کارروائی سے کہین زیادہ بڑھ گئی ہے۔"

۳- آپکی مقبولی خدمت کے اون اظہار کے علاوہ جو حضور وایسراے اور گورنمنٹ آف انڈیا نے کیے ہین۔ مین اپنا ذاتی اندازہ آپکی خدمتون کی قیمت کا کیا چاہتا ہون۔

۱۸۸۵ع کے دسمبر کا مہینہ تھا کہ میری درخواست کے موافق ایک دن کی اطلاع مین آپ کلکتہ سے روانہ ہوے اور بھوپال آکر ایک غایت درجہ کے مشکل عہدہ کا چند روزہ ذمہ لیا وہ عہدہ وزارت کا تھا۔ آپ اس عہدہ کو اوس وقت تک انجام دینگے جب تک ایک انگریز افسر جسکو بیگم صاحبہ بھوپال نے وزیر مقرر کیا ہے انگلنڈ سے واپس آجائیگا۔ آپکا تقرر شروط بیگم صاحبہ کی پوری منظوری سے ہوا تہا۔ اوسوقت سے آج تک آپنے بھوپال مین اپنی خدمات میری مرضی کے موافق انجام دیے جس سے بنظیر قابلیت۔ حزم۔ دیانت پائی گئی۔ اگر آپ ہی اس خدمت پر برابر رہتے تو مین نہایت مطمئن ہوتا۔ میرا اعتقاد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ بھوپال کی طرح ایک مسلمان ریاست مین مسلمان ہی وزیر ہونا مناسب ہے۔ اور حضور وایسراے اور گورنمنٹ آف انڈیا کا بھی خیال قوی یہی ہے۔

۴- ایک ایسے انگریز وزیر کا بھوپال مین مقرر ہونا جو بڑا نیکنام ہو اور غایت درجہ کا تجربہ امورات سیاستی مین رکھتا ہو۔ بہت سے وجوہات سے نہایت مفید ہوگا مگر آپ کے حق مین یہ امر انصاف محض ہے۔ کہ گورنمنٹ کا ہر طرح آپکی اون خدمتون سے جو آپنے بھوپال مین کین راضی رہنا۔ اور آپکی جگہ انگریز وزیر کا صرف بیگم صاحبہ

کے اصرار سے مقرر ہونا قلبند ہو کر دفتر سرکاری مین محفوظ ہے۔ جس پالسی کی رو

سے گورنمنٹ ہمیشہ دیسی ریاستون کے درونی امورات مین دخل دینا سوائے اشد

ضرورت کے پسند نہین کرتی ایک تو وہی پالیسی اور دوسرے حضور بیگم صاحبہ کی خواہش

پوری کرنے کی مجبوری باعث ہوئی کہ حضور وایسرائے نے بیگم صاحبہ کو اس بات

کی اجازت دی کہ وہ ایک مناسب انگریزی افسر کو عہدۂ وزارت پر مقرر کرنے کے

لیے چنین۔

۵۔ گورنمنٹ ہند نے آپکو یقین دلایا ہے کہ آپکی نیکنامی صرف بیداغ ہی سمجھی نہین

جاتی ہے بلکہ گذشتہ چند مہینون مین جو حالت آپکی رہی اوس سے نہایت ترقی پذیر

سمجھی جاتی ہے۔

۶۔ اس قول کے بعد مین اور زیادہ کیا لکھ سکتا ہون بجز اسکے کہ مین خلوص کے

ساتھ آپکی آیندہ کامیابی کا خواہان ہون۔ اور یقین دلاتا ہون کہ آپنے میرے اور

اون پولیٹکل افسرون کے دل مین جنسے آپ سنٹرل انڈیا مین ملے ہین ایک دوستی

گرم پیدا کردی ہے۔

آپکا خادم۔ لیپل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا۔

مولوی عبداللطیف خان بہادر ۱۸۸۰ء اپریل کے مہینے مین خطاب نوابی سے مفتخر

ہوا۔ اور ۱۸۸۳ء کی جنوری مین کمپانین آف دی آرڈر آف دی برٹش امپائر کے خطاب

سے مخاطب ہوا۔ اور ۱۸۸۷ء مین جس وقت علیا حضرت ملکہ معظمہ کی جبیلی کا جشن ہوا ہے

نواب عبداللطیف خان بہادر کو نواب بہادر کا خطاب ملا۔
اب مین اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ مملکت وسیع الفضاے ہند مین مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک بے حساب اشخاص اونچے اونچے عہدون پر طبقہ اہل اسلام سے مقرر ہوے اور ہوتے جاتے ہین اور اون مین سے بہت ایسے بھی ہین جو زور مربی بھی رکھتے ہین۔ مگر صفحات تاریخ نواب بہادر عبداللطیف خان کی نظیر سے خالی ہین۔ یہ شخص ابتداے زمانۂ حکومت انگلشیہ مین بیک بینی و دو گوش کمرہمت باندھکر سرکاری خدمت مین مشغول ہوا اور آندھی کی طرح سرگرم رہکر ہوشیارانہ ہاتھ پانون بچاتا ہوا۔ ترقی کی لاٹھہ کے سب سے اونچے کھنٹے پر پہونچکر کوشش۔ ثابت قدمی۔ اور شکر کے نتیجہ کو باواز بلند اپنے معاصرین کو سنا گیا بغیر کسی کی مدد کے یہ دلاور معمار اپنی حالت کی تعمیر مین مشغول ہوا اور ہر کوشش اسکی ٹھکانے لگی۔ قاعدہ دنیا ہے کہ ہر خود ساختہ آدمی کی ترقی سے معاصرین اور ہمچشم جلنے لگتے ہین اور شعلۂ حسد بھڑک اوٹھتا ہے۔ نواب بہادر عبداللطیف خان اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہ تھا بلکہ اوسپر اپنے اور بیگانے سب کے حملے ہوتے تھے کیونکہ اسکی ترقی فوق العادت تھی مگر ثابت قدمی نے اوسکا ساتھہ دیا۔ اور یہ رہرو راہ رفعت عداوت کے سنگ راہ سے بچتا طعن کے جنگل کو طے کرتا۔ خلل اندازی کے خارزار کو پھونکتا۔ دھوکے کی بھول بھلیان مین پہچان کا نشان بناتا ہوا ایسا دلیرانہ نکلگیا کہ سب نیچے کھڑے منہ تکتے رہے۔ اور وہ منارۂ ترقی کے درجہ ارفع پر پہونچ گیا۔ اسکے بدخواہ بھی بقول شخصے۔ گو بدبخواہ از حق نباید گذشت"

بظاہر گو اوس سے دامن کشان رہے مگر بہ باطن اوسکی غیر معمولی فراست۔ اوسکی بےنظیر ہمت۔ اوسکی خطا نکرنے والی تدبیر۔ اوسکی دانشمندانہ گھاتون کے قایل ہی رہے ناظرین نے اس سوانح عمری کے پڑہنے سے بخوبی دیکھ لیا ہوگا کہ مسئلہ تعلیم مین نواب بہادر کی سعی کہان تک مشکور ہوئی ہے اب اسکو ملاحظہ فرمائین کہ اس نشئہ کوشش مین یہ سچا مسلمان کبھی ایسا از خود رفتہ نہ ہوا کہ اصول دین اسلام سے اوسکو باہر نکلجانے کی ضرورت ہوئی ہو۔ کبھی یہ شخص بد دین مشہور نہین ہوا۔ کبھی اس پر کفر کا فتویٰ نہ ہوا اور ہمیشہ اپنے اغراض مین نیکنامی کے ساتھ کامیاب رہا۔

اس شہسوار نے صرف ایک میدان تعلیم ہی کو جولانگاہ قرار نہین دیا تھا بلکہ ہر حاجتمند کی حاجت برآری مین یہ بہی خواہ قوم وملت بدل وجان مصروف ہو کر مدارج شکر الٰہی کو طے کرتا رہا۔ چھتیس برس سے زیادہ زمانہ تک یہ بےمثال آدمی تنہا اور محض تنہا مسلمانان بنگالہ کی طرف سے ہر پبلک امورات اور کارروائی مین ریپریزنٹیٹو رہا اور ہر ایسی مجلس عام مین جو اس دارالسلطنت مین مسائل تعلیم ومعاشرت وسیاست مین بحث کرنے کے لیے منعقد ہوتی رہی۔ یہی دلیر حامی قوم مسلمانون کی طرف سے مکھیا بنتا رہا۔ واقعی شرقی حدود ہند مین شاید نواب بہادر عبداللطیف خان کے سواے کوئی دوسرا شخص دیکھا نہین گیا ہے کہ جسنے رفاہ عام کے مسائل مین غالبانہ اس قدر متعدی حصہ لیا ہو۔ تمام ہند مین عموماً اور بنگالہ مین خصوصاً جب کہین کسی مسئلہ اسلامیہ مین اولجھاؤ پڑا اور نوبت حکام کی دست اندازی کی پہونچی تو سب سے پہلے نواب بہادر عبداللطیف خان ہی نظر آیا

جسنے اوس مسئلہ کے سیکڑون برس کی عظمت اور حالت کو آشوب تغیر اور تصرف جاہلانہ سے بچالیا۔ اس سچے مسلمان کے قدم حقوق اسلام کی حفاظت مین کبھی پیچھے نہین پڑے۔

نواب بہادر عبداللطیف خان۔ خداترس۔ نہایت خلیق۔ راستگو۔ راستباز رحم دل۔ مستقل مزاج۔ ظرافت دوست۔ خوددار۔ وجیہ۔ غیور۔ بشدت طالب جاہ مگر احتیاط کے ساتھہ۔ بہت خوش عقیدہ۔ نہایت پابند وضع تھا۔ علاوہ ان باتون کے ایک مدبر کامل کے لیے جتنی باتین چاہئین سب اس مین موجود تھین اور اوس کو سب باتون پر اپنے مطلب مین صرف کرنیکا اختیار حاصل تھا۔ چونکہ کوئی ذات بجز ارواح مقدسہ کے نقص سے خالی نہین ہے اس لیے نواب بہادر مین بھی غیبت کے سُن لینے کی عادت کبھی کبھی پائی جاتی تھی۔ مگر اس سے عامۂ خلایق کو کبھی نقصان نہین پہونچا۔ بلکہ خود نواب بہادر کے عیش خانگی مین ایک تلخی ہمیشہ رہی۔

۱۸۹۳ء دسوین جولائی بدہ کے دن ڈہائی بجے یعنی ظہر کے وقت یہ بیمثال خیرخواہ قوم مسلمانون کی طرح خلعت حیات مستعار سے عاری ہوا۔ اور اپنے ساتھہ ذخیرہ خوف الٰہی لیگیا۔ اور اپنے احباب کو کیا مسلمان کیا نصرانی کیا یہود کیا ہندو داغ رنج و حسرت دیگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وہ نوجوان لڑکا جو ۱۸۴۹ء کے فروری مہینے مین صرف قاضی مولوی عبداللطیف کہلاتا تھا اور مدرسۂ عالیہ کلکتہ کا ماسٹر تھا ۱۸۹۳ء کی دسوین جولائی مین اپنا

نام - اپنی کوشش - اپنی پامردی - اپنی تدبیر - اپنی نیک نیتی سے ان اضافوں کے ساتھ چھوڑ مرا -

نواب بہادر عبداللطیف خان

کمپانین آف دی آرڈر آف انڈین امپیر - ام - بی - ای - ام - سی - ای - سی - سی - آئی - ٹی - ام - سی - ام - بی - ام - آر - ڈی - اس - اچ - اس - بی - اس - اس - اے - ام - اف - سی - اے - اس - بی - ٹی - آئی - اے - سی - اس - ام - سی - اے - ایچ - ام - سی - ڈی - سی - اس - اس - ام - ال - اس - وغیرہ -

راقم

اے - اچ - عاصم
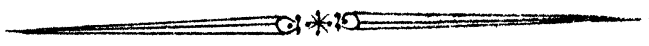
جلد چہارم — حسن (۳۰) — نمبر ۸
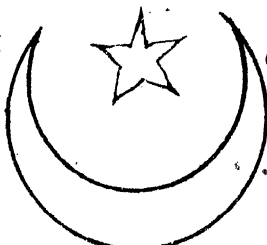
اعینونی اذا احسنت امرا
وان اخطات فاتونی صلاحا

فان اللہ یوتی کل قوم
سعوا فی الارض اصلاحا فلاحا

بابت ماہ۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

مضامین

حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین چہاپا گیا

تصحیح

گذشتہ رسالہ میں آخری دلچسپ مضمون کا عنوان غلطی سے "واعظان مسیحی کی ناکامیابیوں پر
ایک غیر مسیحی کی نظر" لکھا گیا تھا حالانکہ وہ نظر (ریویو) ایک معتبر عیسائی کی۔ مگر
غیر طرفدارانہ تھی لہذا اوسکو حسب ذیل صحیح کرکے پڑھنا چاہیے "واعظان مسیحی کی
ناکامیابیوں پر ایک غیر مسیحانہ نظر"۔

غبارہ کا فلاسفرانہ بیان

اگلے زمانہ کے قصّے اور افسانے دیکھنے سے اکثر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی انسان کو اوڑنے کے کمالات بہم پہونچانے کا سودا رہا ہے جب ہم پرندون کو زمین سے اوپر ہوا مین اوڑتے دیکھتے ہین تو ہم کو ایک طرح کا رشک ہوتا ہے کہ ہم اون کی طرح زمین سے بلند ہوکر تری اور خشکی پر جہان چاہین وہان آزادی سے نہین پرواز کرسکتے۔

پرندون کی پرواز کی وجہ سے اگر اگلے زمانے کے ہیدن لوگ ان کو خدا اور دیوتا کی نظر سے دیکھتے ہون تو یہ چندان تعجب کی بات نہین ہے۔ سب سے اوّل اوڑنے کی کل کا جو پتہ لگتا ہے وہ ایک بڑے مہندس ارکٹیاس باشندہ ٹیرنٹم کی ایجاد ہے جسکو اوس نے حضرت مسیح سے چار سو برس قبل ایجاد کیا تھا۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ ارکٹیاس نے ایک کاٹھ کا کبوتر ایسا بنایا تھا کہ جو چند منٹ تک ہوا مین معلق رہ سکتا تھا۔ مگر تھوڑی دیر مین پھر زمین پر آ رہتا تھا تاہم یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اسمین "آرا سپرٹ" کا بھید مخفی ہے۔ انسان مین اوڑنے کی قابلیت کا پیدا ہونا صدہا صدیون سے خرق العادت خیال کیا جاتا

نوشتون سے قطع نظر کرکے قصون اور افسانون مین بیان کیا گیا ہے کہ
دیوؤن کے چمگاڈر کے بازؤن کی شکل بازو ہوتے ہین اور اسکے ذریعے
سے وہ ہوا پر اوڑتے پھرتے ہین ۔ اور بھوت پریت مین اتنی قابلیت ہے
کہ وہ جھاڑو کی سینکون پر بیٹھکر جہان چاہتے ہین اوڑ سکتے ہین ۔ قدیم زمانہ سے
بچون کے بہلانے کے لئے یہ ایک کہانی چلی آرہی ہے کہ ایک بڈھیا عورت
آڑان کھٹولے (شاید غبارہ) مین بیٹھکر اوڑی تھی اور حیرتناک بلندی تک
پہونچگئی تہی یعنے چاند کی بلندی سے بہی اور ستر گونہ بلند!!! خیر ان غیر معتبر قصون
اور کہانیون سے قطع نظر کرکے تواریخ سے اتنا پتہ تو ضرور لگتا ہے کہ نیرو
کے زمانہ مین سیمن میگس نے کسی کل کے ذریعے سے ایک مکان سے
دوسرے مکان تک اوڑنے کی کوشش کی تہی مگر اوسمین اسکو کامیابی نہین
نصیب ہوئی تہی اور اسمین وہ جان سے جاتا رہا تہا ۔ راجر بیکن وہ مشہور
معروف ڈاکٹر (فاضل) کہ جسکی طرف بارود کا اختراع منسوب کیا جاتا ہے
اوسنے کل کے ذریعے سے اوڑنے کی کئی ایک تدبیرین سوچی تہین مگر اوسکو
اون مین کامیابی نہین ہوئی اور نہ وہ لوگ کامیاب ہوسکے کہ جنہون نے مختلف
وقتون مین اوسکی سوچی ہوئی تدبیرون کے ذریعے سے اوڑنے کی کوششین
کین ۔ راجر بیکن کیطرح بشپ ولکنس نے بہی فن پرواز پر بہت زور لگایا
اور کوششین کین ۔ مگر سب بے سود ۔ جن لوگون نے اسبارہ مین کوششین

اور بخشین کین ہین اون مین سے اکثر راجر بکین کے خیال کے ممنون احسان پائے جاتے
ہین جس وقت ٹارسیلی کے تجربہ سے ہوا کے دباؤ کی حقیقت اور اوسکی
طبیعت اور ماہیت معلوم ہوئی ہے اوس وقت فادر لانا فرقہ جسوٹ کے ایک
پادری نے پرواز کی ایک کل یا غبارہ عجیب شکل کا بنایا تھا۔ اوسنے تانبے
کے چار بڑے بڑے کرہ بہت پتلے اور اتنے بڑے کہ جنکا قطر ۲۰ فٹ تھا
بنائے اور اون مین اوسنے ایک کشتی جو کہ ایک ملنت کے مشابہ تھی باندہی تہی
اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ کرے ہوا سے خالی کئے جانے پر اوڑتے واسکے
بوجہ اوٹھاکر ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھ سکین گے۔ یا تو ہوا کے دباؤ
کا اسکو خیال نہین رہا تہا یا وہ اس سے ناواقف ہوگا کہ ہوا کا دباؤ باہر
پڑکر تانبے کے کرون کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ لانا نے تو یہ تدبیر ۱۶۷۰ء
مین نکالی تہی اور بیرومیٹر مقیاس الہوا ۱۶۴۳ء مین دریافت ہوچکا تہا۔
لیکن ۱۶۷۸ء اور ۱۶۰۹ء مین پرواز کے بارے مین جو تجربہ کئے گئے
ہین وہ کامیابی کے ساتھ پورے ہوئے ہین۔ پہلا تجربہ ایک شخص بیسنر نامی
نے کیا تہا جو کہ سٹیبل کا لوہار تہا وہ مصنوعی بازوون کے زور سے ایک
مکان کی چوٹی پر جا بیٹھتا تہا۔ اور اسیطرح ایک مکان سے نیچے اوتر آتا تہا
دانٹ ایک ریاضی دان نے بہی کسی ذریعے سے اوڑنے کی کوشش کی
تہی مگر وہ اسقدر کامیابی حاصل نہین کرسکا اسی کوشش مین ایک موقع پر اوسکی

ٹانگ جاتی رہی تہی لارنس ڈی گسمین نے ۱۷۰۹ مین پرواز کی ایجاد کا دعوے
کیا۔ اور پیٹینٹ کے لئے عرضی دی تہی چنانچہ خط کے ذریعے سے بادشاہ نے
اوسکو پیٹینٹ بہی عطا کر دیا تہا۔ یہ کل ایک پرند کے مشابہ بیان کیجاتی ہے
الغرض ۱۷۸۲ء تک جتنی کوششین ہوئین وہ چندان کارآمد اور کامیاب ثابت
نہین ہوئین۔ صحیح اور اصل فن پرواز اگر سچ پوچہئے تو ۱۷۸۲ء مین دریافت
ہوا ہے۔ ہائڈروجن گاس کا علم ۱۷۶۶ مین جو کاوینڈش کو دریافت ہوا ہے
اسمین شبہ نہین کہ اوسنے فن پرواز مین جان ڈالی ہے۔ اسکے دریافت
ہونے کے دوسرے سال پروفیسر بلیک نے ایڈنبرا مین لکچر دیتے وقت
یہ بتلایا کہ ہائڈروجن گاس ہوا سے بہت ہلکی ہے۔ اگر کسی چیز مین یہ گاس
بہر دیجائے تو وہ اچہی طرح اور کامیابی کے ساتہہ ہوا مین اوڑ سکتی ہے گویا
اوس زمانہ سے غبارہ کی ایجاد خیال کیجاتی ہے۔ اسٹفن اور جیمس منگالفر
یہ دونون شخص کاغذ کے کارخانے کے مالک تہے انکا کارخانہ انونی مین
تہا جو کہ قریب لائنس کے واقع ہے اسکو حسن اتفاق ہی سمجہنا چاہئے کہ جو یہ فن
غبارہ دریافت ہوگیا۔ اونکو ہائڈروجن گاس کی ہوا مین تیرنے کا علم تو تہا نہین
مگر ایک مرتبہ دہوئین کو اوپر چڑہتے دیکہکر اونکو دفعتاً غبارہ کا خیال پیدا ہوا
اول اسٹفن کے خیال مین یہ بات آئی کہ اگر کاغذ کا تہیلا بناکر اوسمین دہوان
بہرا جائے تو وہ ہوا مین اوپر چڑہ سکتا ہے اوسنے اپنے خیال کے آزمانے

کو ایک کاغذ کا تہیلا بنایا اور کمرے ہی مین اوسکے نیچے چند کاغذ جلا کر دیکہا جب اون کاغذون کا دہوان اس تہیلے مین بہر گیا تو وہ کاغذ کا تہیلا اوپر چڑہنا شروع ہوگیا اور کمرے کی چہت تک پہونچگیا - منگا لفر کے غبارہ کی اصل بنیاد یہ ہی خیال کیجاتی ہے - یہ ہی تجربہ اسکے بعد ایک کہلے میدان مین کیا گیا اور وہان اوسکو زیادہ کامیابی ہوئی اور نیز اوسیوقت ایک بڑے پیمانہ کا غبارہ بناکر تجربہ کیا گیا - اور اوسمین بہی کامیابی ہوئی - منگالفر کا یہ قصہ مشہور ہے کہ جسوقت وہ اپنی تحقیقات مین سرگرم تہا اوسوقت ایک بیوہ اوسکے پاس آئی کہ جسکے خاوند کو کسی زمانہ مین اوس مطبع سے تعلق تہا کہ جسمین منگالفر بہی شریک تہا اوسنے کمرے مین سے وہ دہوان نکلتے دیکہا کہ جس سے غبارہ بہرا جارہا تہا کمرے مین جاکر جب اوسنے منگالفر کو دیکہا کہ غبارہ مین دہوان بہرتے ہوئے اوسکو بڑی دقت کا سامنا ہورہا ہے وہ یہ دیکہکر متعجب ہوئی - وہ غبارہ کو چہنیز نگ ڈش (ظرف دہوان) پہ رکہنا چاہتا تہا اور یہ ٹیڑہا ہوہو جاتا تہا - منگالفر کی طبیعت زچ ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ مایوس ہوکر وہ اسپنے تجربہ کو چہوڑ دے اوسوقت بیوہ نے کہا " کہ آپ غبارہ کو چہنیز نگ ڈش سے باندہ کیون نہین دیتے ! یہ بات پہلے سے منگالفر کے خیال مین ہی نہین تہی اور پہر جو دیکہا گیا تو یہ خیال بڑا اہمیتی اور قابل قدر ثابت ہوا گویا کامیابی کا بہت بڑا بہید اسمین پوشیدہ تہا - منگالفر برادرس نے اسپنے

آزمودہ تجربہ کو عام طور پر دکھانا چاہا - چنانچہ اس عجیب نظارے کے دیکھنے کے لئے
۵ - جون ۱۷۸۳ء کو ایک عام مجمع جمع ہوا - کرمز یاسے کے کپڑے کا ایک بہت
بڑا غبارہ بنایا گیا تھا اور گھاس پھوس کا ڈھیر سلگا کر اوسکے اوپر اوسکو
لگا دیا گیا تھا - تھوڑی ہی دیر میں غبارہ گرم کی ہوئی ہوا سے پر ہو گیا اور قریب
ایک میل کے ہوا پر بلند ہوا - اس غبارہ میں بائیس ہزار مکعب فٹ
گرم کی ہوئی ہوا بھری ہوئی تھی جو سرد ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہے اسوجہ سے
غبارہ اوپر کو چڑھا اور جسوقت یہ گرم ہوا جو اسمیں بھری ہوئی تھی سرد ہونا شروع
ہوئی تو غبارہ کا اوپر چڑھنا موقوف ہو گیا اور جب اور بھی زیادہ سرد ہوئی تو غبارہ
کا نیچے اوترنا شروع ہو گیا - اس تجربہ کی کامیابی کی خبر فرانس سے حیرت
کے ساتھ اور دوسرے ملکوں میں بھی پھیلی - مگر تاہم پھر بھی پیرس ہی سب سے
پیش رہا اور بعد ازاں برادرس رابرٹ نے ایک غبارہ میں ہائڈروجن گاس
استعمال کیا گو اسکے بھرتے وقت بڑی مشکل اور دقت کا سامنا ہوا لیکن
جب یہ چھوڑا گیا تو ہوا میں برابر ایک گھنٹہ ٹھہرنے سے تمام امیدیں پوری
ہو گئی تھیں مگر جب یہ غبارہ زمین پر گرا ہے تو اسکے ساتھ وہ سلوک کیا گیا
کہ جسکے لایق یہ کسیطرح نہیں ہو سکتا تھا یعنے دہقانی اور ضعیف الاعتقاد لوگوں
نے نہ معلوم کیا سمجھکر اسکو نوچ نوچ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - اسکے بعد
منٹگالفر نے اپنا تجربہ ورسلس میں دربار شاہی کے روبرو دکھایا -

اس موقع پر سب سے پہلے جو چیزیں غبارہ میں اوڑائی گئیں وہ ایک بھیڑ ایک بطخ اور ایک کوا تہا۔ یہ تینوں جانور صحیح سلامت کامیابی کے ساتھ نیچے اوترے اور اس تجربہ نے ایم پلیٹرڈی رازیر کی ہمت غبارہ میں اوڑنیکی کوشش کرنے میں بندہائی وہ اوّل اوّل ایک محبوس غبارہ میں اوڑا تہا بعد میں وہ اور اوسکا ایک دوست مارکوئس ڈی آرلنڈس بوائیس ڈی بولاں سے اوڑے۔ اسقدر کی کامیابی سے ہوا میں پرواز کا امکان اچہی طرح ثابت ہوگیا۔ اور لوگوں کے بخوبی دلنشین ہی ہوگیا۔ اسکے تہوڑے ہی دنوں بعد یعنی دسمبر ۱۷۸۳ء میں ایک اطالیہ کا امیر کاونٹ زمبکاری لندن میں غبارہ کے ذریعے سے اوڑا اور کامیابی کے ساتہہ صحیح و سلامت بیسٹ ورتھہ میں اوترا۔ دسمبر ہی میں مسٹر چارلیس اور مسٹر رابرٹ ۱۵ جولائی ۱۷۸۴ء کو فرانس میں لوئس فلپ کے باپ ڈیوک آف چارٹرس اور نیز اور تین شخصوں نے غبارہ کے ذریعے سے ہوا پر ایک حیرتناک صعود کیا۔ اسمیں بہت سے خطرات اور خدشات ظہور میں آئے لیکن غبارہ پر وارد ہونیکے حق میں کوئی مہلک ثابت نہ ہوا۔ غبارہ ایک عجیب شکل کا بنایا گیا تہا پتوار۔ سکان۔ بہی اونہوں نے ہوا کے کہینچنے کی غرض سے اپنے ساتہہ لے لیے تہے کہ اونکے ذریعے سے غبارہ کی پرواز میں مدد لیں مگر صعود سے تین منٹ گذرنے کے بعد غبارہ سمیت وہ سب کے سب

بادلون مین نظرون سے غائب ہوگئے اور چونکہ وہ خود کثیف الجزات مین آئے ہوئے تھے اسلئے زمین اونکی نظرون سے جاتی رہی حالت صعود مین بگولہ کیطرح ہوا کا ایک غیر معمولی جھونکا آیا اور اوسنے دفعتہ غبارہ کو تین دفعہ داہنی جانب سے بائین جانب جھکا جھکا دیا۔ ہوا کے جھوکے اس زور کے تھے کہ وہ ان چیزونکو استعمال مین نہین لاسکے کہ جو فاعنگر ہوا کے کھینچنے کی غرض سے لیگئے تھے۔ ہوا کے اوس طوفان نے اوس سخت ریشمی کپڑے کی بہی چندیان اوڑادین کہ جس سے سکان بنا یا گیا تہا بلا شبہ اونکی یہ حالت نہایت خوفناک تہی بادلون کا لاانتہا سمندر اونکے نیچے چڑہتا چلا آتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہ اونکو اوس زمین پہ نہین پہونچنے دیگا جو اسوقت اونکی نظرون سے غائب تہی۔ غبارہ کا ڈگمگانا لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتا جاتا تہا اسی انتشار مین ہوا کا ایک چکر نیچے سے آیا اور غبارہ کو انجزات سے نکالکر اوپر لے گیا۔ جب وہ انجزات کی تیرگی سے باہر نکلے اوسوقت افتاب کی روشنی مین اونکو نیچر کی صورت دکہلائی دی مگر اوسوقت آفتاب کی تپش اور ہوا کے لطیف ہونے سے گاس کا اسقدر انتشار ہوا کہ غبارہ کے پہٹنے کا خوف دامنگیر ہوگیا۔ اسوقت تک وہ اوپر کو چڑہ رہے تھے میزان الہوا مین پارہ ۲۴ و ۶ ۳۔ انچہ پر آگیا تہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسوقت وہ سطح زمین سے پانچہزار فٹ بلند ہو پہنچے ہیتے

اس خطرناک حالت میں جب ڈیوک آف چارٹرس نے غبارہ میں چھید
یا آٹھ آٹھ فٹ کے دو شگاف کیے - تب اون میں سے وہ گاس نکلنی شروع
ہوئی اور نہایت تیزی کے ساتھ وہ نیچے اوترنا شروع ہوا جب وہ زمین
کے قریب پہونچے تو غبارہ ایک خلیج میں گرا جاتا تھا اونہوں نے اوس
سے بچنے کی غرض سے ساٹھ پونڈ کے قریب خشک ریت اوپر سے [illegible]
اوڑائی تب وہ پانی سے بچکر زمین پر بخیریت اوترے -

۷ - جنوری ۱۷۸۵ء کو مسٹر بلنکارڈ نے ڈاکٹر جیفریس کو ساتھ
لیکر ڈوور سے پرواز کی اور اوسکے ذریعے سے وہ برٹش چینل کو عبور کر کے
فرانس میں کیلے پہونچا اونکے لیئے ضرور وہ سامان سفر اور بغرض تجربات
[illegible] ساتھ لئے تھے - انگر آلات اور کھانے پینے کی چیزیں مہیا کی گئین تھین
لیکن چونکہ سمندر سے عبور کرنا تھا اسلیئے اونکو چیزون میں سے اپنے
ساتھ کچھ نہیں لیا بلکہ اپنا وزن ہلکا کرنے کی غرض سے اونھون نے
صرف [illegible] پوشی کے موافق کپڑے پہنے تھے اور زیادہ بوجھہ نہیں لادا تھا
غبارہ کی گاس ختم ہو چکنے کے بعد اوسکی قوت صعود میں کمی آئی
تاہم وہ اونچے اونچے مکانون اور چٹانون پر سے صاف گذر کر سرحد فرانس
کے قریب گینز کے جنگل میں اوترے - اس مرتبہ کی حیرتناک پرواز سے خوش
ہو کر شاہ فرانس نے مسٹر بلنکارڈ کو ۴۰۰ پونڈ انعام اور ۴۸ پونڈ سالانہ کے

وظیفہ سے سرفراز فرمایا -

اسکے بعد کے کچھ زمانہ سے قطع نظر کرکے ہم لونارڈی کی متعدد پروازوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جنسے لندن مین ایک عام جوش پیدا کر دیا تھا اوسکا غبارہ ایک بہت بڑا غبارہ تھا لندن کے توپ خانہ کے میدان مین وہ بھرا گیا تھا - مگر مجمع اسقدر تھا کہ دنگے فساد ہونے کا خوف تھا - پوری طرح وہ بھرنے بھی نہ پایا تھا کہ لونارڈی نے تنہا ہی اوڑنا چاہا ایک دوسرے شخص مسٹر بیگن کا بھی اوسکے ساتھ اوڑنے کا ارادہ تھا مگر غبارہ کے پورا نہ بھرے جانیکے سبب سے لونارڈی اسکو چھوڑ کر خود تنہا ہی اوڑا - پرنس آف ویلز اور ہزارون تماشائی اس موقع پر موجود تھے لونارڈی اس جلدی سے اوپر چڑھا کہ تمام شہر مین اوسکی پرواز کی واہ واہ ہوگئی جج - جوری لوگ بادشاہ اور وزرا سب کے سب اپنے اپنے کمرون مین سے غبارہ کے دیکھنے کو نکل آئے - ایک قیدی مجرم جلدی کے سب رہا کر دیا گیا کہ اگر مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے گا تو وقت زیادہ لگے گا اور غبارہ دیکھنے مین نہین آئے گا - ایک لیڈی مارے شوق اور ذوق کے جان سے گذر گئی - لونارڈی اس فن کا ماہر خیال کیا جاتا تھا اسکے علاوہ وہ اور بہت دفعہ کامیابی کے ساتھ اوڑا اور ۱۸۰۶ء مین اوسنے وفات پائی - غبارہ کے ایجاد کی ابتدائی زمانہ مین ایک دو مہلک حادثہ بھی وقوع مین آئے - کاونٹ زمبیکاری اور ایک اسکا دوست یہ دونون ایک دفعہ ایک ہی غبارہ مین اوڑے تھے اتفاقیہ غبارہ مین اگ لگی اوسوقت غبارہ اوتر رہا تھا

وہ دونوں اوسمین سے کود پڑے۔ کاونٹ تو گرتے ہی مرگیا۔ مگر دوسرے شخص کے بہت سخت چوٹ آئی۔

پلیٹو ڈی ص و ذ ر نے غبارہ کے ذریعے سے انگلش چینل کو عبور کرنے کی کوشش کی غبارہ تین ہزار فٹ بلندی پر پہونچا تھا کہ جو اوسمین آگ لگ گئی بدقسمت غبارہ بردار اوسیوقت زمین پر آرہا اور گرتے ہی مرگیا۔ اوسکا ساتھی بھی اوسکے چند منٹ بعد اوسکے پیچھے پیچھے راہی ملک عدم ہوگیا۔ ہائڈروجن گاس کی جگہ کاربوریٹید ہائڈروجن گاس کا استعمال مسٹر گرین ایک مشہور و معروف انگریز غبارہ باز سے منسوب کیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۲۱ میں جبکہ اونے اسکا تجربہ کیا تھا اوسوقت سے اب تک غبارہ بہرنے کے لئے سوائے اوس گاس کے اور کچھ نہیں استعمال کیا جاتا۔ مسٹر گرین نے اکثر اس ذریعے سے کامیابی کے ساتھہ اور بعض ناکامیابی کے ساتھہ پرواز کیں خوش طبعی کے لحاظ سے بھی اور مفاد کی غرض سے بھی مسٹر گرین مقام نیبا سے نیبا غبارہ میں اٹھارہ گھنٹہ کے عرصے میں پانسو میل اوڑا تھا جب سے ہی اوس غبارہ کا نام نیبا مشہور ہوگیا تھا۔ ایم ناڈر کا جائنٹ نامی غبارہ انگلنڈ میں دکھلایا گیا تھا۔ یہ اسقدر بڑا تھا کہ اسکی بلندی سو فٹ کی تھی اور تخمیناً اسقدر چوڑائی میں بھی ہوگا۔ لیکن مسٹر گوڈارڈ کے غبارہ منگالفر نامی نے اسکو بھی مات کر دیا تھا۔ اسکی بلندی ایک سو سترہ فٹ تھی اور جب یہ اوڑایا جاتا تھا تو ایک بڑی انگیٹھی اسمین روشن رہتی تھی

اب ہم عام غباروں کے ذکر سے قطع نظر کرکے اون غباروں کا بیان شروع کرتے ہین کہ جو علم ہوا کے تجربات کے دریافت کے لئے اور نیز دوسرے علمی اغراض سے استعمال کئے گئے تھے اسکے ذیل مین ہم مسٹر گلیشیر اور نیز دوسرے مشہور و معروف غبارہ پردازون کے تجربات کا ذکر کرینگے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی تجربات دریافت کرنے کی غرض سے اوّل اوّل جو غبارہ اوڑا تھا وہ ۱۸۰۳ء مین اوڑا تھا اسمین اوڑنے والے دو شخص مسٹر رابرٹسن اور مسٹر لھوسیٹ تھے وہ دونون مقام ہمبرگ سے اوڑکر مقام ہمبورین اوترے تھے۔ اونھون نے عالم پرواز مین چند تجربات ہوا کی قوت کہربائی۔ سوزن مقناطیسی پر ہوا کا اثر اور چند تجربات آواز اور گولی کے متعلق کئے تھے۔ اونھون نے اپنے دلچسپ مشاہدات کی رپورٹ سینٹ پیٹرسبرگ اکاڈمی کو دی تہی۔ جب وہ اوڑے جولائی کا مہینا تہا گرمی تک پڑتی تہی۔ پچیس ہزار فٹ تک بلند ہوئے۔ وہان جاکر پچاس درجہ سردی کا تفاوت پایا گیا۔ سطح زمین پر مقیاس الحرارت ۸۴ درجہ پر تہا اور وہان ۱۹ر۶ درجہ پر۔ اوس بلندی پر شیشہ اور موم کو رگڑ کر جو اونھون نے دیکہا تو اون مین کہربائی قوت نہین باقی رہی تہی۔ والٹک تہر کی قوت بہی بہت کم ہوگئی تہی۔ سوزن مقناطیسی کی حرکت جون جون وہ بلند ہوتے گئے دون دونی ترقی پر ہوتی گئی۔ نیچے کی آوازین اون کو

صاف سنائی نہیں دیتی تہیں ۔ بہت زور کی آواز ہی اون کو وہان ایک طرح کی بہنبہناہٹ معلوم ہوتی تہی ۔ گرمی کے متعلق جو تجربہ کیا گیا اوسمین اونکو اسوجہ سے ناکامی نہیں ہوسکی کہ اتفاق وقت سے مقیاس الحرارت ٹوٹ گیا تہا ۔ اوہنون نے اس بلندی پر جوش کہولتے ہوئے پانی کا ٹمپریچر (حالت گرمی و سردی) دریافت کرنا چاہا تو تجربہ کے وقت مسٹر رابرٹسن نے غلطی سے اوس آلہ کو بجائے آگ کے پانی مین غوطہ دیدیا جسکی وجہ سے یہ مسئلہ نہیں حل ہوسکا ۔ خود غبارہ پر وازون پر جو اثر ہوا وہ اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ وہان پہونچکر اونپر نیند غالب ہوگئی تہی اور اون لوگون کی عضلاتی طاقت ہی بہت متاثر ہوگئی تہی ۔ وہ دو پرند جو ساتہہ لے گئے تہے وہ وہین مر گئے تہے ۔ ۱۸۰۴ء مین مسٹر بائیٹ اور مسٹر گے لزاک نے غبارہ مین اوڑکر جو جو قیمتی تجربات اور قابل قدر مشاہدات کئے ہین وہ ایک حد تک سائنٹفک غبارہ پروازی کے لحاظ سے نہایت ہی دلچسپ معلوم ہوتے ہین و تیئیس اگست کی صبحکو دس بجے اوڑے تہے جبکہ غبارہ اونکو آٹہہ ہزار چہہ سو فٹ کی بلندی پر لے گیا ۔ اوسوقت اونہون نے تجربات شروع کئے ۔ چند جانور ہی اونہون نے اپنے ساتہہ لئے تہے جانورون مین سے اول اونہون نے ایک مکہی اور ایک کوئے اور کبوتر چہوڑکر دیکہا ۔ یہ دونون تیزی کے ساتہہ اوڑتے ہوئے پائے گئے

اور اونمین کسی قسم کی بے اطمینانی اور گھبراہٹ نمایان نہین ہوئی ۔ آفتاب کی تمازت کیوجہ سے مقیاس الحرارت ۱۰۵ درجہ (فہرانہنٹ) پر تہا ۔ اون لوگون کی نبض مین معمول سے زیادہ سرعت پائی جاتی تہی لیکن کسی قسم کی بے چینی یا بے اطمینانی نہین معلوم ہوتی تہی ۔ جب گیارہ ہزار فٹ بلند ہوئے اوسوقت اونہون نے ایک قسم کی چڑیا چہوڑی لیکن تہوڑی ہی دیر مین یہ پرند غبارہ کو واپس آگیا ۔ چند منٹ ہی غبارہ پر بیٹھنے پایا تہا وہان ہی اوس سے نہ بیٹہا گیا اور بہت زور سے نیچے لڑکتا چلا گیا ۔ اسکے بعد ایک کبوتر چہوڑا گیا وہ بہی اپنے اختیار مین نہین رہا اور دیر تک چکر کاٹتا رہا آخر کار وہ نیچے اوترنا شروع ہوا اور بادلون مین غائب ہوگیا ۔ اونہون نے اور بہت سے تجربات بہی کئے لیکن جب وہ نیچے اوترے تو جیسا خیال کیا گیا ویسا کوئی درست نتیجہ مستنبط کرکے نہین اوترے ۔

ایک دوسرے موقع پر ٹری خبرداری سے ۵ استمبر کو مرف گے لزاک نے تنہا ایک غبارہ مین پرواز کی یہ غبارہ کی گردش روکنے کی غرض سے اوسنے غبارہ مین موٹی رسیان باندہکر لٹکادی تہین سب ضروری ساز سامان سے درست ہوکر اور دو خالی شیشے اوپر کی ہوا لانے کیغرض سے ساتہ لیکر وہ نوجوان آدمی اوڑا تہا جسوقت غبارہ چڑہایا گیا اوسوقت بیرا میٹر (مقیاس الہوا) ۳۰ ء ۶۶ درجہ پر اور مقیاس الحرارت ۸۲ درجہ پر تہا ۔ بارہ ہزار ۶ سو ۸۰ فٹ بلند ہوکر گے لزاک نے قطب نما کو جو دیکہا تو اوسکی تبدل وتغیر کی حالت وہی تہی کہ جو زمین پر

رہنے کی حالت مین پائی جاتی تہی دو سو فٹ اور بلند ہو کر جو دیکھا گیا
کہ سوئی کو جنوب کیطرف کرتے تھے وہ شمالی قطب کیطرف ہو ہو جاتی تہی - یہی تجربہ
اور اسی نتیجہ کے ساتھہ بیس ہزار فٹ بلندی تک متواتر دفعہ کیا گیا - ہوا کا ٹمپریچر
بارہ ہزار فٹ تک تو صعود کی مناسبت کے لحاظ سے رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا یہان تک
کہ بارہ ہزار فٹ بلندی پر ۴۷ ر ۳ درجہ پر پایا گیا - یہان سے ۱۴ ہزار فٹ
بلندی تک پھر ٹہرنا شروع ہوا اور چہہ درجہ اوپر بڑہا اور اسکے بعد غبارہ جون
جون اوپر کو صعود کرتا گیا وون وون ٹمپریچر گہٹتا گیا چنانچہ ۲۳ ہزار فٹ بلند
ہونے پر زمین کے ٹمپریچر اور ہوا کے ٹمپریچر مین ۴۷ درجہ کا تفاوت پایا گیا -
غبارہ کی انتہائی بلندی ۲۳ ہزار فٹ تہی اوسوقت مقیاس الحرارت ۱۴ و ۹
درجہ پر ٹہر گیا تہا لیکن سب سے ضروری بات جو دریافت ہوئی وہ یہ تہی کہ
اون بلندیون پر ہوا کی ترکیب معلوم ہوگئی - یہ تو ہم بیان کر ہی چکے ہین کہ
گے لزاک اپنے ساتھہ دخانی شیشہ لیتا گیا تہا اون شیشونکا تمام و کمال بہر گیا تہا
جبکہ نوجوان غبارہ پرواز ۲۱ ہزار ۴ سو ۰ ۶ فٹ بلندی پر پہونچا تو اوسوقت
اوسنے اونمین سے ایک شیشہ کو کہولا اور جلدی سے اوسمین ہوا بہر گئی او
اوسکو بہت ہشیاری سے بند کر دیا اور جبکہ وہ مطلوبہ انتہائی بلندی یعنے
سطح سمندر سے ساڑہے چار میل بلند پہونچا تو وہان اوسنے دوسرا شیشہ بہی
کہولا - بیرامیٹر مقیاس الہوا ۱۲ ر ۹۵ - انچہ پر ٹہر گیا تہا اور سخت سردی

معلوم ہوتی تہی کہ گے لزاک مارے سردی کے ٹہٹر گیا اور اوسکو سانس تک لینا
مشکل ہوگیا - حلق مین خشکی اور خشونت پیدا ہوگئی اوسمین اور اوپر جانے کا یارا
نہ رہا - اسلئے اوسنے اوترنا شروع کیا وہ رونق کے قریب آہستگی کے ساتہ
اوترا اور وہان سے بہت جلد پارس پہونچگیا - جسقدر جلد ممکن ہوا ان شیشون مین
ہوا کو مختلف طور پر آزمایا گیا - اکثر سائنٹفک شخص اسکی آزمایش مین مشغول
تھے اطمینان بخش نتیجہ یہ نکلا کہ اوس ہوا کے حصون مین ٹہیک ٹہیک وہی
تناسب پایا گیا کہ جو زمین کے ہوا کے حصون مین پایا جاتا ہے یعنے ہوا
کے ہزار حصے مین دو سو پندرہ آکسیجن گاس کے معلوم ہوئے - سنہ ۱۸۵۰ء
مین مسٹر بریال اور مسٹر بکزیو نے بہی چند مشاہدات کئے لیکن اونہون نے ہوا
کا ٹمپریچر اوس سے جداگانہ پایا کہ جو اوپر کے بیان کے مشاہدات کے لحاظ
سے ذکر کیا گیا ہے - اونہون نے ۲۳ ہزار فٹ بلندی پر مقیاس الحرارت کو
انعزوق ۳۹ ر ۲ فہرنہٹ درجہ پر پایا یعنے اوس سردی سے بہت نیچے
تہا کہ جو گے لزاک کے تجربہ سے ثابت ہوئی تہی چونکہ ہوا کے مختلف
حصے اکثر ٹمپریچر کے لحاظ سے ہوا مین اختلافات اور انقلابات پیدا
کر دیا کرتے ہین اسلئے گرمی اور سردی کے متعلق کسی خاص بلندی پر
کوئی نتیجہ نکالنا یا ایک معمولی قاعدہ تسلیم کرلینا غیر ممکن ہے - ہم یہان
اراگو کا مقولہ بیان کرتے ہین کہ جو اس نے اس پرواز کے بارے مین

لکہا ہے - وہ لکہتا ہے کہ " یہ دریافت (یعنے برف کے اجزا ہوا مین پاے جاتے ہین) ہمکو یہ تبلاتی ہے کہ کسطرح یہ چہوٹے چہوٹے ننہے ننہے قلمین اون کا گودہا یا مغز بنجاتی ہین کیونکہ جہان یہ رہتے ہین وہان اپنے اردگرد کے اون پانی کے اجزات کو منجمد کردیتے ہین کہ جو ہوا کے اوسی حصے مین ہوتے ہین - مسٹر میلیوٹ کا یہ قیاس کہ برف کی ننہی ننہی قلمین جو ہوا مین تیرتی رہتی ہین یہی پیدا ہلیا کا سبب ہوتی ہین - ایک حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے - علاوہ ازین بادلون کی وجہ سے جو فوری تغیر و تبدل ہمارے ملکون کی آب و ہوا کے ٹمپریچر مین ہوجاتے ہین اوس سے ٹمپریچر کی ناپایئداری اچہی طرح سمجہہ مین آسکتی ہے مسٹر گلیسر ن نے جو اپنی پرواز کے حالات لکہے ہین وہ ویسے دلچسپ ہونیکے علاوہ سائنٹفک لحاظ سے بہی بڑی قدر کے قابل ہین - ایک دفعہ کی پرواز کے وقت کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ غبارہ کا سایہ بالکل سفید اور صاف تہا اور ایک دفعہ کا سایہ بالکل سیاہ اور تاریک تہا - جبوقت سفید تہا تو جہان جہان اوسکا سایہ زمین پر پڑا خاص وہ حصہ اور دوسری زمین کے حصے سے زیادہ روشن معلوم ہوتا تہا - یہ فنامنا (منظر) تہمین یعنے مقابل آفتاب تہا - اوسوقت غبارہ پر اسقدر سکوت طاری ہوگیا تہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ہم ایک دوسرے سے اتنا ہی نہین پوچہہ سکتے تہے کہ ہنوز ہم زندہ بہی ہین یا نہین ہمکو یہ یقین ہوگیا تہا کہ اب ہم زمین پر زندہ نہین پہونچ سکین گے -

مسٹر گلیشر ین کے وہ مشاہدات کہ جو اوس رنگ کی متعلق ہین کہ جسکو ہم عام اصطلاح مین آسمان کہتے ہین قابل ذکر ہین ۔ کچھ اسوجہہ سے نہین کہ وہ عجائبات نکلے ہین بلکہ اسوجہہ سے کہ ہمارے سامنے اسطور پر ظاہر ہین کہ ہم اوسکو نیلے گنبد کے نام سے پکارتے ہین ۔
اوسکا بیان ہے کہ حقیقت مین آسمان کا کچھ وجود نہین ۔ ہوا مین چارون طرف سے اشکال شمسی کے نیلی شعاعون کا عکس پڑتا ہے ۔ آفتاب کی صاف اور سفید روشنی مین ہر ایک رنگ کی آمیزش ہے اور دوسرے رنگون کو تو ہوا اپنے مین سے گذرنے دیتی ہے لیکن نیلا رنگ ہوا مین سرایت نہین کر سکتا اسلئے ہمکو خیال کرنا پڑتا ہے کہ ہوا کا رنگ نیلا ہے ۔ حالانکہ ہوا کا رنگ بذاتہ کچھہ بھی نہین ہوا کی رنگت روشنی کے عکس پڑنے سے کچھہ ہی نظر آنے لگتی ہو یہ ایک جدا بات ہے ۔
عرصہ سیارگان بالکل تیرۂ و تاریک ہے جون جون اوپر چڑہیے ویسے ویسے ہوا کی تہہ ہلکی اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور آسمان زیادہ سیاہ اور تاریک نظر آنے لگتا ہے رات کے وقت اگر غبارہ مین اوڑا جائے تو اکثر نظر قریب چیزین دیکھنے مین تھکتی ہین ۔ چونکہ بسا اوقات غبارہ مین مہلک حادثہ کے وقوع کا گمان غالب رہتا ہے اس خیال سے ہم نہین کہہ سکتے کہ غبارہ پروازی محض خوش طبعی ہی کی غرض سے اختیار کی گئی ہوگی ۔ جب سائنس کو کسی حد تک ترقی ہی دنیا منظور ہوتا ہے تو کسیطرحکا تعرض اور معارضہ نہین کیا جاتا اور تجربات کیے بعد دیگرے نہایت ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھہ کئے جایا کرتے ہین بلا شبہ وہ

لوگ محض جاہل ہین کہ جنہین غور وخوض کی عادت نہین - نیچر کا مطالعہ کرنے والے اول اوسکا احترام کرنا سیکھتے ہین اور پھر غور وخوض سے کام لیتے ہین - مشہور ومعروف غبارہ پروازون کی تفصیلی حالات سے دلچسپ اور مفید معلومات حاصل ہوتے ہین - آسمان بادلون اور اجسام فلکی کا نظری علم غبارہ کے ذریعے سے بخوبی دریافت کیا گیا ہے اکثر تجربات جو آواز کے بارے مین کئے گئے ہین تو اونسے یہ نتیجہ مستنبط ہوا ہے کہ آواز زیادہ فاصلے پر بہی سنی جاتی ہے مثلاً انجن کی سیٹی ہوا مین دس ہزار فٹ کی بلندی تک سنائی دیتی ہے - انسانی آواز کی گونج پانچہزار فٹ تک اور صرف ایک شخص کے آواز کی گونج تین ہزار فٹ کی بلندی تک پہونچ سکتی ہے لیکن بندیک کی آواز اوس بلندی تک صاف طور پر سنی جاتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آواز اوپر کو اسانی کے ساتھہ چڑہتی ہے لیکن اوپر سے نیچے کو اوترتے ہوئے آواز کو مزاحمت ہوتی ہے اسیوجہ سے غبارہ پرواز کی آواز نیچے کے آدمیون کو ۳۰۰ یا ۴۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہونے پر نہین پہونچسکتی مگر تاہم نیچے والے آدمی کی آواز غبارہ پرواز اچھی طرحپر سولہ سو فٹ کی بلندی پر سن سکتا ہے فلیمرین کے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جبدن مطلع صاف ہوتا ہے اوس دن ہر ایک تین سو بیالیس فٹ کی بلندی کے پیچہے ایک درجہ ٹمپریچر کم ہوتا ہے اور ابر کے دن ہر ایک تین سو چون فٹ کی بلندی کے پیچہے ایک درجہ ٹمپریچر گھٹتا ہے - بادلون کا ٹمپریچر اوس ہوا سے زیادہ ہوتا ہے کہ جو اون کو

ٹھیرے ہوئے ہوتی ہے - زمین کے سطح کے قریب ٹمپریچر کی کمی جلدی کے ساتھہ
ہوتی ہے لیکن جون جون غبارہ اوپر چڑھتا جاتا ہے ووں ووں ٹمپریچر کی کمی
اوس تیزی کے ساتھہ نہین ہوتی - زیادہ بلندی پر پہونچکر اگر عام پانی کی
بوتل مین سے کارک نکالا جائے تو وہ اوسی آواز سے نکلے گا کہ جیسے شمپین کی
بوتل سے نکلتا ہے - یہان تک جو ہمنے ذکر کیا ہے وہ اکثر فرانس کے غبارہ بازون
کا ذکر تہا لیکن انگلستان کے مشہور معروف غبارہ باز مسٹر گلیشر - مسٹر گرین اور مسٹر کاکسویل
اور امریکہ کے مسٹر وائز کی حیرتناک اور قابل قدر مشاہدات کو ہم کسطرح نظر انداز
نہین کر سکتے فرانسیس غبارہ پروازونکے مشاہدات مسٹر گلیشر کے تجربات کی تصدیق
کے لئے کافی ہو سکتے ہین - یہ مشہور معروف غبارہ پرواز کامیابی کے ساتھہ
صرف سائنٹفک تحقیقات کی غرض سے اٹھائیس مرتبہ اوڑ اتہا مختلف وقتون کی
پروازون مین اوسکو جو جو مشاہدات اور تجربات ہوتے ہین وہ سب اوسنے
ایک کتاب کیصورت مین جمع کرکے اوس کتاب کا نام ٹرپولس ان ایر
یعنے ہوائی سفر نامہ رکہا ہے - علاوہ ازین اسکے اکثر تجربات اور مشاہدات
ایک رپورٹ کیصورت مین رپورٹس آف برٹش ایسوسی ایشن مین بتفصیل
پائے جاتے ہین جو کہ فائدہ اور دلچسپی کے لحاظ سے نہایت ہی قدر کے قابل
ہین اوسکی برابر آجتک کسینے پرواز نہ کی ۵ ستمبر ۱۸۶۲ء کو وہ اور مسٹر
کاکسویل صرف سائنٹفک تجربات کیغرض سے اوڑے اور اسقدر بلندی پر پہونچے

کہ اوس سے پہلے کوئی اسقدر بلندی پر نہین پہونچا تہا یعنے ۷ میل یا سینتیس ہزار فٹ - ہم بنظر دلچسپی اور نیز بلحاظ سائنٹفک مفاد کے اوس پرواز کا تفصیلی حال لکہتے ہین وہ والورہیمپٹن مین دن کے ایک پر ۹ ۳ منٹ گذرنے کے بعد اُڑے تہے جبکہ غبارہ ۴ میل کی بلندی پر پہونچا اوسوقت ٹمپریچر صرف آٹھ درجہ تہا - اور جسوقت وہ پانچ میل چڑہا ہے اوسوقت پارہ صفر کے نیچے اوتر گیا تہا - اوسوقت تک تجربات نہایت اطمینان اور سہولت کے ساتہہ کیئے گئے - ۲ بجے غبارہ کے اثناء صعود مین جو دیکہا گیا تو مقیاس الحرارت مین پارہ کا پتہ نہین تہا - مسٹر کاکسول حلقہ پر اسوجہ سے چڑہا ہوا تہا کہ والو کی ڈوری اولجہ گئی تہی اور اسکو سلجہانا چاہتا تہا - مسٹر گلیشر نے مقیاس الہوا کو جو دیکہا دس انچہ پایا گیا اور تیزی کے ساتہہ کمی ہوتی جاتی تہی - دیکہتے ہی دیکہتے ۹ $\frac{3}{4}$ انچہ پر آگیا - اسسے ظاہر ہوا کہ ابہی ۲۹ ہزار فٹ بلند پہونچے ہین - لیکن قصد تو یہ تہا کہ جہان تک ممکن ہو وہان تک بلند ہونا چاہئے - اسلیئے غبارہ کی پرواز بدستور جاری رکہی گئی - مسٹر گلیشر لکہتے ہین کہ" اس سے تہوڑی ہی دیر بعد مینے اپنے بازو میز پر رکہے اور پہر جو مینے کسی کام کے واسطے ہاتہہ اوٹہانا چاہا تو بازو مین کسی قسم کی طاقت نہین تہی اور بالکل سن ہو گئی تہی - اسکے بعد مین نے دوسرے بازو کو حرکت دینے کی کوشش کی یہ بہی ویسے ہی کمزور اور بیجان پائی گئی - اسکے بعد مینے اپنے آپ کو ہلانے کی کوشش کی -

اور اپنے جسم کو ہلانے مین کسیقدر کامیاب ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے میرے
بازو ہی نہین۔ اسی حالت مین مین نے میزان الہوا کو دیکھنا چاہا دیکھتے ہی
دیکھتے میرا سر بائین کندہے پر جا پڑا۔ اسکے بعد مسٹر گلیشر کے ہوش وحواس
سب جاتے رہے اور انکھونکے سامنے تیرگی اور تاریکی چہاگئی۔ اس حالت مین
اونسے مسٹر کاکسویل کو کچھہ بولتے سُنا تہوڑی دیر کے بعد اوسکی سمجھہ مین یہ لفظ آئے
کوشش کرو اب کوشش کرو تہوڑی دیر کے بعد اوس حالت مین کچھہ تخفیف ہوئی تب
مسٹر گلیشر نے اپنے آپ کو سنبہالکر یہ کہا کہ "مین بے ہوش ہوگیا تھا اور اب بہی میرے
ہوش وحواس ٹہکانے نہین"۔ مسٹر کاکسویل نے جواب دیا کہ "تمہارے تو ہوش حواس
ٹہیک نہین اور بیہوشی طاری ہے۔ لیکن مجھپر بہی بیہوشی طاری ہوا چاہتی ہے
مسٹر کاکسویل کے ہاتھہ سیاہ اور اسقدر سن ہوگئے تھے کہ وہ کچھہ کام نہین دے سکتے
تھے اوسوقت اوسکی حالت بہت اندیشہ ناک تہی بہ مجبوری وہ حلقہ مین بازو اڑاکر
لٹکا اور وہان سے اپنے آپ کو اپنی پہلی نشست پر گرا یا۔ وہان اگر دیکھا تو اپنے
ساتھی کو بے ہوش پایا اور خود پر بہی بیہوشی طاری ہونے لگی۔ اس خطرہ سے
جانبر ہونے کے لیے صرف ایک ہی تدبیر تہی کہ والو کی ڈوری کو کھینچکر گاس کو
نکل جانے دیتے جسکے سبب سے غبارہ نیچے اوتر سکے لیکن اوسکے ہاتھون مین بالکل
دم نہین رہا تہا ڈوری کو حرکت دیتا تو کسطرح دیتا اونسے آخری کوشش یہ کی
کہ دانتون سے ڈوری کو کاٹنا شروع کیا۔ بڑی کوشش کے بعد وہ اوس مین

کامیاب ہوا ۔ گاس اوسمین سے نکلنے لگی اور غبارہ نیچے اترنا شروع ہوگیا وہ آہستگی کے ساتھہ صحیح وسالم نیچے اوترے ۔ چند کبوتر بہی وہ لوگ اپنے ساتھہ لے گئے تھے جنکو اونہون نے مختلف بلندیون سے چھوڑ کر دیکھا تہا ۔ پہلا تین میل پہونچنے پر چھوڑا گیا وہ کاغذ کے ٹکڑے کیطرح گرپڑا دوسرا چار میل کی بلندی سے چھوڑا گیا جو نہایت دشواری سے ڈگیان لے کر ارد گرد اوڑتا رہا ۔ تیسرا اسکے ذرا بعد چھوڑا گیا جو مانند پتھر کے گر پڑا ۔ اوترتے وقت چوتھے کبوتر کو اونہون نے چار میل کے فاصلے سے چھوڑا تہا یہ تہوڑی دیر تو گرد چکر کاٹتا رہا بعدہ غبارہ کی چوٹی پر آ بیٹھا ۔ بقیہ جوڑے کا ایک کبوتر تو زمین پر پہونچتے ہی مرگیا اور دوسرا بچا رہا ۔

ہمارے مختصر مضمون مین اسقدر گنجایش نہین ہے کہ ہم اون لوگون کے کل مشاہدات تفصیل کے ساتھہ اسمین بیان کرسکین ۔ علاوہ اسکے ان لوگون کے بہی اکثر مشاہدات تو وہی تہی کہ جو اوسنے قبل کے غبارہ پرواز ون نے کئے تھے چونکہ انکو ہم اوپر لکھہ ہی آئے ہین اسلئے انکے دوہرانے کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی مختلف صورتون مین تجربات کے نتائج مین بہی بہت کچہ فرق پایا گیا اسلئے ہم یہ کہتے ہین کہ کسی ایک قاعدے پر ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرنا قریب قریب غیر ممکن ہے ۔ اوپر کے طبقے کی ہوا کے اور نیچے کی طبقے کی ہوا کے رخ مین بعض اوقات تو فرق پایا گیا اور بعض وقت یکسان

حالت معلوم ہوئی ؂
اب ہم پیراشیوٹ یا اوس چھتری کا ذکر کرتے ہین کہ جسکے ذریعے سے غبارے سے اکثر اوترتے ہین۔ اسکے ایجاد کے نشان کا بہی قدامت سے پتا لگتا ہے لیکن جو شخص اوّل اوّل اسکے ذریعے غبارہ سے نیچے اوترا ۔ وہ گیرنرن تہا اوسنے اوّل مرتبہ اسکا استعمال ۱۷۹۳ء مین کیا تہا اور اوسکے بعد وہ اور بہت دفعہ بہی کامیابی کے ساتھ اسکے ذریعے سے اوترا ہے ۔ پیراشیوٹ غبارہ سے لٹکا دیا جاتا ہے اور ایک مخصوص بلندی پر پہونچکر غبارہ پرواز اسکو غبارہ سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اوسکے سہارے سے صحیح و سالم وہ نیچے اوتر آتا ہے ۔ ایک مرتبہ اسکا موجد لندن سے غبارہ مین اوڑا اور جب آٹھ ہزار فٹ بلندی پر پہونچا اوسوقت اوسنے چھتری کو غبارہ سے علیحدہ کیا ۔ چھتری معمول کے موافق اچھی طرح نہین کہلی اور وہ نہایت زور سے نیچے گرا آخرکار وہ پہر کہلی اگرچہ غبارہ پرواز بہت زور سے غبارے سے گرا لیکن زمین پر آتے آتے چھتری جو کہل گئی وہ اسلئے سنبھلگیا اور حفاظت کے ساتھ زمین پر پہونچگیا ۔
پیراشیوٹ کہلی ہوئی چھتری کے مشابہ ہوتا ہے رسیون سے ٹھنے کا کہٹولا پیراشیوٹ کی کمانیون سے بندہا رہتا ہے اور کہٹولے کی چوٹی پیراشیوٹ کے ڈنڈے سے مضبوطی کے ساتھ بندہی رہتی ہے ۔ مسٹر کاکنگ نے ایک نئے قسم کا پیراشوٹ ایجاد کیا تہا لیکن جب اوسنے مسٹر گرین کے غبارے سے پیراشیوٹ کے ذریعہ

اوترنے کی کوشش کی یہ لٹک گیا اور بدقسمت غبارہ پر واز گرتے ہی پاش پاش ہوگیا
اوسکی لاش کے ٹکڑے مقام کینٹ مین لی کے قریب پائے گئے ۔ مسٹر ہملٹن نے
گریزن کے ایجاد کئے ہوئے پیراشیوٹ سے اکثر موقعون پر بہت سے صحیح وسالم نزول کئے
۱۸۳۳ء مین غبارہ پر وازون کی ایک سوسائٹی مسئلہ پر واز پر غور کرنے کے لئے
قایم ہوئی ۔ اگرچہ اوسکی مرتبہ رپورٹ مین بہت سے مردانہ اور زیرکانہ خیالات
ظاہر کئے گئے ہین مگر عملی نظر سے اگر دیکھا جائے تو کوئی مفید نتیجہ نہین نکلا
اگرچہ ہم اس مضمون مین غبارہ کے سائنٹفک تجربات کے بیان کے علاوہ اور
کسی چیز کا ذکر کرنا نہین چاہتے لیکن تاہم ہم یہ دلچسپ بیان کئے بغیر نہین رہ سکتے
کہ ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء کی فرانسیسی لڑائی مین غبارہ سے کیا کیا کام نکلے ۔ جسوقت جرمن کی
فوج نے پیرس کا محاصرہ کیا اوسوقت ہوائی رسل ورسائل ہی زیادہ مفید ثابت ہوئے
اور اسکے سوا کوئی دوسرا چارہ بھی نہین تھا کیونکہ رسل ورسائل کے دوسرے راستے
اور ذریعے مسدود و مفقود ہو گئے تھے ۔ اسیوجہ سے غبارہ سازی کا کارخانہ قایم
کیا گیا اور بے شمار غبارہ بنائے گئے اور اونکے ذریعے سے لاکھون خطوط صوبجات
اور قصبہ جات مین بھیجے گئے ۔ نامہ بر کبوتر صوبہ جات سے پیرس مین جوابات
لاتے تھے ۔ اور فوٹوگرافی رسل ورسائل کو بہت چھوٹے پیمانے مین لانے کی غرض
سے استعمال کیا گیا ۔ بہت سے غبارون کا کہین پتا نہین لگا معلوم نہین کہان کے
کہان ہو نکلے بعض ناروے مین اور بعض حدود فرانس سے باہر کسی اور طرف

جا گرے ان غباروں کی گنجایش کا اوسط ستر ہزار فٹ مکعب بیان کیا گیا ہے -

ہندوستان مین ۱۸۸۶ء سے قبل کبھی غبارہ پر وازی نہین ہوئی - اوّل مرتبہ جو ہندوستان مین غبارے کے ذریعے سے آدمی اوڑا ہے وہ ایک انگریز تہا جسنے مقام بمبئی مین ۱۸۸۶ء مین غبارے کے ذریعے سے پرواز کی - اوسکے اوڑنے کے قبل سمندر مین کشتیان اور جہاز اسی غرض سے چھوڑے گئے تھے کہ اگر اتفاقاً وہ سمندر مین گرے تو وہ کشتیان اور جہاز اوس کو بچا سکین -

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوسنے پرواز کی تو غبارہ پانچ چھہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہونچکر پھٹ گیا جس موقع پر غبارہ پھٹا تہا اوسکے نیچے سمندر تہا یہ بدقسمت غبارہ سوار سمندر مین گرا ابہی اوسکی حیات باقی تہی کہ جو ایک اسٹیمر نے سمندر سے اوسے نکالکر بچا لیا - گو ضرب اور چوٹ اوسکو پہونچی لیکن مرا نہین - اسکے بعد اور بہت دفعہ پروازین ہوئین - ہندوستان مین نئے علوم کے رواج پانے کے ساتھہ جدید فلسفہ بہی اعلے تعلیم مین داخل ہوا - نئے علوم کے حاصل کرنے مین بنگالی لوگ سب سے پیش قدم نکلے - وہ گریجوئیٹ اور اعلے تعلیم یافتہ ہوئے جدید فلسفہ نے اونکے دل مین بہی غبارہ پروازی کی تحریک پیدا کی چنانچہ ہندوستان مین ہندوستان ہی کا باشندہ جو اوّل اوّل اوڑا ہے وہ

ایک بنگالی نوجوان رام چندر چٹرجی ہے جسنے کلکتہ مین ۱۸۸۹ء مین غبارہ کے ذریعے سے کامیاب پرواز کی۔ اسکے بعد لاہور الہ آباد اور نیز دوسرے شہرون مین بھی اوسنے کامیابی کے ساتھہ پروازین کین۔

مس وان ٹسل نے اسی سال ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے مقامات پر غبارہ کے ذریعے سے پروازین کین۔ حیدرآباد مین ۲۰ فروری ۱۸۹۱ء بروز جمعہ کو شام کے پانچ بجے باغ عامہ کے میدان مین وہ غبارے کے ذریعے سے اوڑی اور پانچہزار فٹ بلند ہوکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا اور کامیابی کے ساتھہ باغ کے قریب ہی اوتری۔ دوسری مرتبہ پھر اوسی مقام پر اوسنے ۲۵ فروری چہارشنبہ کے روز شام کے پانچ بجے پرواز کی اور اس مرتبہ پہلے سے زیادہ بلندی پر ہوکر اوسنے پیراشیوٹ کے ذریعے سے اوترنا شروع کیا۔ اسدفعہ وہ آصف نگر مین جاکر اوتری جو پرواز کے مقام سے تخمیناً دو تین میل کے فاصلے پر ہوگا۔ زیادہ تعجب مین ڈالنے والی یہ بات تھی کہ وہ عالم پرواز مین کرتب بھی کرتی تھی۔

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ غبارے کس وجہ سے ہوا مین اوڑنے کی قابلیت رکھتے ہین۔ غبارے کا کچھہ حصہ کول گاس سے گرم کی ہوئی ہوا اور ہائڈروجن سے بہرا جاتا ہے۔ چونکہ ہائڈروجن اور گرم کی ہوئی ہوا اوس ہوا سے زیادہ ہلکی ہوتی ہین کہ جو غبارہ کے محیط رہتی ہے اسلئے وہ اوپر چڑھتا ہے

اور جون جون یہ اوپر چڑہتا ہے ووں ووں طبقہ ہوا کے سنگینی اور جسامت یا کثافت کم ہوتی جاتی ہے۔ اوپر چڑہتے ہوئے جیسے ہوا کی کثافت کم ہوتی رہتی ہے اسیطرح قوت پرواز مین بہی کمی آتی جاتی ہے۔ مثلاً جبوقت غبارہ اور غبارہ پرواز کا وزن قوت پرواز کی برابر ہوجائے گا اوسوقت غبارہ ہوا مین ٹھہر جائے گا اور اوسکا اوپر چڑہنا موقوف رہے گا۔ یہ بہی یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جیسے جیسے بیرونی ہوا کے دباؤ مین کمی آتی جاتی ہے ویسے ہی ویسے غبارے کے اندر کی گاس کی قوت منتشرہ مین زیادتی آتی جاتی ہے۔ یہ طبعیات کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ علے العموم گاس مین دبنے اور سمٹنے کی بہت زیادہ قابلیت ہے۔ اور تاہم حالت انتشار استقدر بڑہی ہوئی ہے کہ گاس کی بہت تہوڑی مقدار ایک بہت بڑے خلا کو بہر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے جیسے غبارہ اوپر چڑہتا ہے ویسے ہی ویسے وہ مدور ہوتا جاتا ہے اور زیادہ بلند ہونے پر بہی پُر نظر آتا ہے۔ اگر غبارہ چڑہانے سے پہلے اسکو گاس سے اسطرح بہر دیا جائے کہ اسکا اوپر کا حصہ بہی ذرا خالی نہ چہوڑا جائے اور کسی بلندی پر پہونچکر جبکہ بیرونی حصہ کے دباؤ مین زیادہ کمی آئے گی اور گاس کی قوت منتشرہ مین ترقی ہوگی۔ اگر اوسوقت گاس نکالدینے کی تدبیر نہین کیجائے گی تو بلاشبہ غبارہ پہٹ جائے گا۔ غبارہ کو گاس سے خالی کرنے کے لئے غبارے کی چوٹی مین ایک والو لگایا جاتا ہے

اور غبارے کا وہ حصہ کہ جو نیچے رہتا ہے اکثر اوقات وہ بھی کہلا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ گاس اپنے آپ اوسمین سے نکل سکے۔ جب جلد اوترنا مقصود ہوتا ہے تو والو جو کہ غبارے کی چوٹی پر لگا ہوتا ہے اوسکو ڈوری کے ذریعے سے کہول دیتے ہین اوسمین سے گاس نکلنے لگتی ہے اوسوقت غبارہ اپنے ہی وزن سے نیچے اوتر آتا ہے۔ مسٹر گلیشر نے زیادہ بلندی پر چڑہنے کی غرض سے ایسی غبارے کی رائے دی ہے جسمین نو ہزار مکعب فٹ کی گنجایش گاس کے لئے ہو اور اوس گنجائش کے ایک تہائی حصے یعنے تین ہزار مکعب فٹ اوسمین گاس بھرنا چاہئے اور چھہ سو پونڈ بلاسٹ (سیدہا رکھنے کی غرض سے وزن) ساتھ لینا چاہئے۔ اگر بلاسٹ مین سے تہوڑی مقدار بھی نکالکر پہینک دیجائے تو بہت بڑا فرق پیدا ہوجاتا ہے۔ ایک مٹھی برابر نکالکر پھینکنا کئی فٹ بلند کردیتا ہے وزن کے لئے چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں خشک ریت بھرتے ہین اسلئے کہ وہ گرتی ہوئی ہوا مین اوڑ اوڑکر پھیل جاتی ہے۔ اس طریقے سے غبارہ پرداز جتنی بلندی پر چاہے پہونچ سکتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ سات میل کی بلندی تک تو انسان زندہ رہ سکتا ہے اور اسکے بعد سردی اور ہلکی ہوا (ہوائے حریر) آدمی کو زندہ نہین چھوڑتی۔ یہ ایک حیرتناک بات ہے کہ غبارہ چاہے کیسے ہی تیزی سے اوپر کو صعود کیون نہ کرتا ہو لیکن غبارہ پرداز کو اوسکی حرکت بالکل محسوس

نہین ہوتی - شاید یہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ مقابلہ کرنے کے لئے دوسری چیزین نہین ہوتین - کسی ساکن اور مقیم شے کے پاس ہی گذر کر جانا نہین ہوتا اسلئے یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ حالت پرواز تیز ہے یا آہستہ - مثلاً جب ہم ریل مین سفر کرتے ہین تو بغیر باہر کی چیزین دیکہے اوسکی رفتار چندان معلوم نہین کر سکتے - جب ہم کھڑکی سے باہر نظر ڈالتے ہین تو باہر کی چیزین چلتی ہوئی نظر آتی ہین اور اونسے ہم ریل کی تیزی یا آہستگی کا اندازہ کر سکتے ہین - غبارہ مین پرواز کے وقت اتنا ہچکولہ نہین لگتا کہ پانی سے لبریز بھرے ہوئے گلاس مین سے پانی ہی چھلک جائے - مسٹر فلیمرین نے یہ تجربہ کرکے دیکھا تھا کہ ایک گلاس پانی سے لبالب بھر کر حالت پرواز مین ساتھ لیا تھا ایک قطرہ تک اوسمین سے نہین گرا - جب غبارہ پرواز کچھہ فاصلہ بلندی پر پہونچتا ہے اوسکو اوسوقت زمین چلتی نہین دکھلائی دیتی بلکہ آسمان کی مانند مجوف نظر آنے لگتی ہے - تمام طور پر غبارے مین رسیان لٹکا دیتے ہین - جب رسیان زمین پر آکر ٹھہر جاتی ہین اوسوقت غبارے پر اونکا بوجہ نہین رہتا بلکہ اوسوقت ہی غبارے کے اوتارنے مین اُس وزن کا کام دیجاتی ہین کہ جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین - اس ہوائی سفر مین اوترتے وقت اکثر اندیشہ ہوتا ہے - صاف اور کہلے دن تو غبارہ پرواز اپنے نزول کی جگہ کا ٹھیک طور پر اندازہ کر سکتا ہے - لیکن جسدن ہوا تیز چلتی ہو

اوسدن وقت واقع ہوتی ہے اس موقع پر اوسکو ایک لنگر چھوڑنا پڑتا ہے۔
جدہرکو وہ اوڑتا ہے اودہر ہی کو اوسکے ہچکولون کیوجہ سے غبارہ بھی اوڑتا ہے
غبارے کو ہوا مین اپنی خواہش کے موافق چلانے کے لئے بہت سی کوششین کی گئی
ہین مگر آجتک کوئی ایسا آلہ یا ذریعہ نہین ایجاد ہوسکا کہ جس سے اس کوشش مین
کامیابی ہوتی۔ بادبان۔ پنکھے۔ ڈنڈے۔ سب ہی کی آزمایش کی گئی لیکن
ایک بھی خواہش پورا کرنے مین کامیاب نہین ثابت ہوا۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ
آدمی کبھی اوڑنے کے قابل بھی ہوسکے گا۔ چونکہ سائنس آجکل روز بروز ترقی
کررہی ہے اسلئے شاید یہ تو ناممکن نہ ہو کہ کوئی آلہ الکٹریسٹی کی قوت سے
ایسا ایجاد ہوجاوے کہ جسکے ذریعے سے انسان اپنے آپ کو ہوا مین چڑہا سکے
اور معلق رکھ سکے۔ لیکن اکثر طیور کہ جنکو خود نیچر نے طاقت پرواز دی ہے
وہ بھی ہمیشہ بغیر پہلے زور لگانے کے نہین اوڑ سکتے۔ بہت سے پرندے ایسے ہین
کہ بغیر تھوڑی دور زمین پر دوڑنے کے دفعتاً پرواز نہین کرسکتے۔ بعض ایسے
ہین کہ زمین سے درختون کی شاخون پر اوڑان مارتے ہین اور پھر وہان سے
پرواز کرتے ہین۔ عقاب مثل اسکے اور جو وزن دار پرند ہوتے ہین
اونکو زمین پر سے اوڑنے مین دقت ہوتی ہے۔ کرگس جسوقت ناکون ناک
اٹ جاتا ہے اوس سے تو ہلنا تک بھی مشکل ہوجاتا ہے اوڑ تو کیا ہی سکتا ہے
عقاب اکثر بلند چٹانون اور پہاڑیون پر اسوجہ سے رہتے ہین کہ وہ اپنے شکار

پر اچھی طرح جھپٹ سکین اور نیز اسوجہ سے بھی کہ زمین سے پرواز کرنے کی
زحمت سے بچے رہین ۔ وہ اوڑتے ہی اوڑتے نہایت زور سے جھپٹا مارتے
ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفعتاً اوڑنے کے صدمے سے وہ مر بھی جاتے
ہین ۔ اسلئے ہمکو یہ ڈر لگتا ہے کہ سب سے پہلے آدمی کا وزن ہی حالت
پرواز مین اوسکا مزاحم ہوگا اور اوسکو آدمی سے پرند بننے مین کامیاب نہین
ہونے دے گا ۔ فقط

راقم
مجیب احمد ۔ تمنائی

مضمون کیونکر لکھین؟

باقاعدہ لٹریری زندگی جماعت مین ہمیشہ سے سربرآوردہ اور قابل تکریم سمجھی گئی ہے۔ یورپ مین ہم دیکھتے ہین کہ موسم سرما کی بڑی راتین جنمین کہرے اور برفباری کی مصیبت بہی شامل رہتی ہے گاوون کے جہونپڑون مین ذہانت کی ترغیب سے رونق ہوجاتی ہے اور عیسائی سوسائیٹی کے نوجوان حکمت عملی مین ہمیشہ اعلے درجہ رکہتے ہین لیکن برعکس اسکے ہم کو اپنے ہموطنون مین اس شغلہ کی تلاش ایک فضول کوشش ہو تاہم اب اسکا وقت آگیا ہے کہ برادرانہ برتاؤ اور دوستانہ رفاقت سے ہم اپنی جماعت کے نوجوانون کو اسطرف متوجہ ہونے کے لئے برانگیختہ کرین اور اونکو ایک جگہ پر قایم کرین جہان سے ہر وقت ترقی کے لئے وہ اپنا قدم آگے بڑہا سکین۔ اسکے بعد یہ اون لوگون کا کام ہوگا جو اسکے قابل ہین کہ جو لوگ اس دستور العمل مین ستعدی و سرگرمی سے داخل ہوئے ہین اونکو کافی بدلہ دین۔

ہمارے الہ آباد کے شمس العلما نے جو اس صوبہ کے لیے خاص طور سے افتخار کے باعث ہوسکتے ہین کچہہ اس جانب توجہ کی تہی مگر اوس ضرو

تک کا یہ حیرت ناک نتیجہ تھا کہ مین نے کسی اخبار مین اوس رائے پر کوئی رائے نہین دیکھا - یہ بے پروائی یقیناً اوس بدشوقی کی دلیل ہے جو ہم مین موجود ہے -

باوجودیکہ اس مضمون سے میری غرض بہ نسبت مولوی ذکار اللہ خان بہادر کے ایک جداگانہ درجہ رکھتی ہے تاہم انتہین یہ دونون بحثین ایسا تعلق رکھتی ہین جنمین کوئی فرق نکالنا کسی اصطلاحی لفظ کی شرح کرنا ہوگا -

جماعت کے مستقل کاروبار کے لیئے باوجودیکہ یہ آسانی نہین ہے تاہم ایک عمدہ اور مکمل فہرست کا رکھنا ضرور ہوگا - جس سے ایک طرح کی مدد اور باہم خیالات کے تبادلہ کا طریقہ ظاہر ہو - اور اسیطرح پر مضمون کا لکھنا اور اوسپر نکتہ چینی ہونا اس انتخاب کا ضروری جزو ہونا چاہئے -

یہ مناسب ہوگا کہ بغیر کسی زاید و غیر ضروری تمہید کے مین اوس سلسلہ کو شروع کرون جسکا لکھنا مقصود ہے اسلیئے سب سے پہلے مین بطور ابتدائی حصہ بحث کے لفظ **مضمون** کی تعریف بیان کرون کا جسمین بہت کچھہ مشکلات ہین اور جو ایک بندی کی مشق سے ضرور باہر ہے -

یہ نہ تو بیوگرافی ہے نہ تاریخ کی اسکے قریب ہے جسے یادداشت یا کسی خاص امر پر تحریر کہہ سکتے ہین وہ معنی جو لفظ مضمون سے مراد ہے بتدریج اس سے مرتفع ہوگیا ہے کہ اس صدی کے بہت سے

مالکان ذہن وذکاء نے اپنے خیالات کو مخصوص طور پر مضامین کی شکل
مین ظاہر کیا ہے۔ اسی لفظ کی بابت مین واکر کی دو تعریفین پیش کرتا ہون
وہ کہتا ہے کہ
(۱) مضمون ایک غیر مسلسل تکمیل ہے۔
(۲) مضمون ایک آزادانہ قسم کا مسودہ ہے۔
تاہم یہ ضروری ہے کہ ہم اوس پہلی تعریف کو قبول کرین نہ کہ اس دوسری
جس سے اودنے درجے کی معنے بجز تعریف کے ظاہر ہوتے ہین۔
تعریف سے گذر کر اب مجھے یہ کہنا چاہئے کہ کسی مضمون کے لکھنے
مین کونسی خاص ترتیب سوچی جا سکتی ہے۔ بہت کچھ قرار دینے کے بعد
تین ٹکڑون پر مضمون نویسی کا انحصار معلوم ہوتا ہے۔ یعنے
(۱) نفس مضمون۔ یا مادہ بحث۔
(۲) مضمون کی وضع۔
(۳) طرز تحریر۔ جو اجمالی حالت سے پیدا ہوتی ہے۔
مین اون نمبرون پر اوسی ترتیب سے جداگانہ بحث کرونگا۔

(نفس مضمون۔ یا مادہ بحث)

ایک معین کیا ہوا نفس مضمون سب سے پہلے ضروری امر ہے تاکہ خیالات
ایک خاص سطح پر مجتمع ہون جنمین جزئیات اور غیر مسلسل خیالات مین

تمیز پیدا کی جا سکے جیسے غیر ضروری گفتگو - اتفاقات - یا کسی اخبار کے مختلف واقعات کے کالم -

نفس مضمون پورے طور پر اوس مرکز سے مشابہ کیا جا سکتا ہے جسکے گرد ہزاروں جزو لا یتجزے بدرجہ غایت تحلیل شدہ مجتمع ہون اور اپنی مقررہ ترتیب و ترکیب مین موجود ہون -

ایک مستعد مضمون نویس انشا پردازی اور حکمت کے وسیع دائرے کو قطع کر سکتا ہے اور عالم موجودات پر ایک پیمانے مین بحث کر سکتا ہے - ادنے درجے کی حیوانی زندگی سے لیکر ذات انسان تک - یا اس مختصر گوئے زمین سے گذر کر نظام شمسی تک جاتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو وہ اپنی پہنچتی ہوئی قوتون کے لئے ایک وسیع میدان عظیم وسعت مین قطبین یا ستارہ دنبالہ دار کے شہاب ثاقب مین یا دہندلے سیارونکے جہرمٹ مین پاوے -

اس بلند پروازی اور حوصلے کے مقابلے مین کاویر کی کوششون کا خیال تازگی بخش ہے جسکا نام اوسنے دی ٹاسک (کار عظیم) رکھا ہے یہ مضمون اوسکو اوسکی ایک لیڈی دوست نے دیا تہا جسے اوس نے نظم کے ۶ ضخیم جلدون مین لکھا ہے -

ایسے مضامین گو ابتداً روکھے اور بے لطف معلوم ہوتے ہین لیکن جیون جیون ہمکو اون مطالب پر عبور ہوتا جاتا ہے اون مین دلچسپی

پیدا ہوتی جاتی ہے ایک تلاش کے لئے جدید نفس مضمون کی نئی خوبیاں آپ کو اسطرح کھولدیتی ہین گویا کہ تاریکی سے نکل پڑی ہین جسمین کہ محصور تھین۔ ایسی علمی تلاش کی مسرت اور امنگ ہی اوسکا تمام معاوضہ ہے کیونکہ ہر ایک نیا خیال دماغی پیداوار کے ذخیرہ کی قیمت کو اوس حساب سے بڑہاتا جاتا ہے جو حد و شمار سے باہر ہے۔ جیسا کہ یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ ایک خیال یا حقیقت دو خیال یا حقیقت سے باوجود تکرار کے کم قیمت ہے۔ اور تین واقعات بہت ہی زیادہ قیمتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی واقعہ تین مرتبہ ہو۔ ہر ایک ہنر کی ایجاد اور ہر ایک علمی انکشاف کی تاریخ اس قاعدہ کی توضیح کرتی ہے کہ نئی حقیقت صرف اصلی ذخیرۂ ذہنیات کی ترقی ہی نہین کرتی بلکہ ہر مرتبہ ایک زینہ طیار کرتی ہے جسکے ذریعے سے غیر منکشف و ناتحقق امور تک پہونچ سکتے ہین۔

تاہم مسوِد کے رجحان اور قابلیت کا اندازہ کرکے یہ بہتر ہوگا کہ اوسے دقیق اور اہم مادہ بحث کے ترک کرنے پر رضامند کیا جائے۔ کیونکہ ہر نئے خیال کے اظہار پر نیم مجنون کی صدائے بازگشت اوسے ہر حالت مین پست کردیگی۔ نہ صرف یہی بلکہ ابتدائی حالت مین عام فہم اور گردوپیش و پیش افتادہ نفس مضمون منتخب کیا جائے جسمین سہولت ہو۔ پھر بھی یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اسما عظیم بارگاہ مین داخلہ کی عزت کے مستحق ہو گئے بلکہ بطور دستور العمل مشہور جانن پال ریچر کی اس نصیحت کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے

کہ "کسی مضمون پر کچھہ نہ لکھو جب تک پہلے خود اوسکو
کافی طور پر پڑہ نہ لو - اور کسی مضمون کو نہ پڑہو جبتک
تم آپ کو اوس کا بدرجہ غایت مستند نہ پاؤ "

مضمون منتخب کرنے کے بعد ہی اوسکا لکھنا شروع نہین ہوجاتا بلکہ اوسپر بہت کچھہ غور کرنا اور اوسبارے مین دوسرے شخصونکے خیالات کا بہت کچھہ مطالعہ ضروری ہے - اسکو مضمون لکھنے کا سامان جمع کرنا کہتے ہین - ممکن ہے کہ ایک شخص کسی بحث پر مضمون نہ لکھے - مگر یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ وہ ایک مضمون بغیر کسی بحث کے لکھے -

ایک مضمون نویس کے سامان خواہ کتابونسے ہم پہونچ سکتے ہین یا وہ خود صحایف قدرت کو دیکھکر جمع کرسکتا ہے - یا ایک طرحکی الہامی قوت سے خود اپنے ذہن سے پیدا کرسکتا ہے - پھر بھی کتابون پر بھروسا رکھنا چاہیے جو ایک طالب علم کی بہت قیمتی میراث ہے - اب اوس مقام پر ہر ایک طالبعلم کے لئے ایک کتاب رکھنے کی ضرورت پائی جاتی ہے - ایسی یادداشت کے کتاب جسمین روزمرہ کے خاص واقعات - کتابون کے دلچسپ وضروری تعریفات - عجیب خیالات - خاص طور کا فسانہ - کتابونکے نام معہ مصنف - تاریخوار حالات - اہم تبدیلیات - اور اسیطرحکی باتین وقتاً فوقتاً لکھی جایا کرین - اس التزام سے محنت کا نتیجہ بقدر کافی ملے گا - اسطرحپر واقعات کا

علم تازہ رہے گا نیز پڑھتے وقت کارآمد و مفید امور کے انتخاب کی عادت پڑ جائیگی۔

اب بھی یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ مضمون کا لکھنا شروع ہو گیا۔ اور سامان کا جمع کرنا ہی کافی ہے۔ یہ خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسے مصالح جمع کرنے پر کوئی شخص مکان کو طیار سمجھے۔ بلکہ خیالات مجتمعہ و منتشرہ کو ترتیب دینا نہایت ضروری ہے۔ اور اسکو دلکش طریقے سے ترتیب دینے کا مضمون نویس ہی ذمہ دار ہے۔ مسودہ کو ہمہ تن اسبات پر آمادہ ہو جانا چاہیے کہ اوسپر مضمون کا لکھنا لازمی ہے۔ جب ہر جانب سے مصالح جمع ہوں۔ ہاتھ کتابوں کے ورق اوٹتے ہوں۔ آنکھیں مشاہدہ قدرت میں علم کی متجسس ہوں تو دماغ پر بھی فرض ہے کہ جانکشی اختیار کرے۔

ادبی ایک مشہور مصور کے شاگرد نے اوس سے کمال اصرار پوچھا کہ

"براہ مہربانی فرمائے کہ آپ اپنے رنگ میں کیا ملا دیتے ہیں"

اوسنے کہا کہ

"میں اس دماغ کو ملا دیتا ہوں"

یقین ہے کہ ہر ایک مضمون نویس اس جواب کو اپنا مضمون لکھتے وقت یاد رکھے گا۔

(مضمون کی وضع)

مضمون مین بھی تین ہی باتین ہوتی ہین۔

(۱) تمہید۔

(۲) مضمون کی بطور کافی تشریح و توضیح۔

(۳) نتیجہ۔

تمہید سہل۔ عام فہم۔ اور مضمون کے مناسب ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسکے لکھنے کا کوئی قاعدہ مقرر کرنا ممکن نہین ہے۔ زیادہ تر یہ امر مضمون نویس کی جودت طبع پر منحصر ہے کہ حسب حال و مناسب تمہید لکھے۔ بعض لوگون نے اپنی کتابون مین یا مضامین کی تمہید ایسی الجھی ہوئی لکھی ہے کہ وہ اصل مضمون کے لئے نقاب ہوگئی ہین اور جب تمہید کے بعد اصل مطلب پر رجوع ہوتے تو حیرت ہوتی ہے کہ عنوان کا کیا منشا تھا۔ اسکے لئے لائق اور مستند مسودون کی تمہیدین بغور دیکھنا چاہیے اوس سے پتہ چل جائے گا کہ تمہید کیسی ہونی چاہیے۔

مسودہ کا خاص حصہ نفس مضمون ہے جسکی طرف زیادہ توجہ رکھنی چاہیے اس بارہ مین مسودہ سے یہ بھی کہنا ضرور ہے کہ وہ آپ کو نقل کرنے سے باز رکھے۔ اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ وہ تاریخ اور واقعات یا منقولون کی ہی نقل نہ کرے۔ ہاں اس بیان مین مسودہ کو اپنا خاص خیال بھی اپنے طور پر ظاہر کر دینا چاہیے پس نتیجہ امر یہ ہے مضمون اور اوسکی طرز تحریر پر بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے

اور اوسکو بہت غور سے لکہنا چاہیے اس حصۂ آخرین زیادہ تر اختصار مدنظر رہے
تاکہ پڑہنے والے کو نفس مضمون معلوم کرنے کے بعد نتیجہ کو طوالت یا کاواکی کیوجہ
سے بے دلی کے ساتھ چھوڑ نہ دینا پڑے - بلکہ اس حصے مین ایک سر برآوردہ
خیال حسین کل مضمون لغو ذکر گیا ہو - کوئی تعلیم وہ حکایت - کوئی قابل یادداشت
اطلاع - یا جوش پیدا کرنے والی بات ہونی چاہیے - اسطرحکے نتیجہ کو جوہر
مضمون کہتے ہین -

یہ بہی بیان کرنا چاہیے کہ مضمون نویسی کے ذاتی فوائد کیا ہین - اس سے
معلومات کو وسعت ہوتی ہے - واقعات کا ترتیب دینا آتا ہے - مضمون
لکہنے سے بہت سے لوگون کا جہل مرکب ٹوٹ جاتا ہے جو کسی غلط علم و اطلاع
پر اصرار کرتے ہین -

لارڈ بیکن نے لکہا ہے کہ -

پڑہنے سے انسان کامل ہوتا ہے - مباحثہ سے مستعد -
اور لکہنے سے ٹہیک انسان ہو جاتا ہے -

مضمون نویسی سے انسان کی تجویز و تشخیص کی شائق ہوتی ہے اور وہ اسے مطلع
غلط رایون کی اصلاح کرتا ہے -

ہر شخص اپنی عقل و تمیز پر قانع ہوتا ہے گو وہ دوسری نعمتون کی محرومی
خدا کی شکایت کرتا ہو - مگر مضمون نویسی مین یہ ایک عجیب بات ہے

کہ انسان کی قوت تمیزی کو بڑہاتی ہے اور ساتھہ ہی اوسکے نقص تجویز و تشخیص
کے ظاہر ہونے پر اوسکا دل نہین دکہاتی - یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب
انسان کسی امر کا اظہار عمدہ ترتیب اور واضع عبارت مین کرسکتا ہے تو اوسکی
تحریر اعلے درجے کی ہوگی - یہ خوب کہا گیا ہے کہ -

"اگر تم زبان سیکہنا چاہتے ہو تو اورونکو سکہاؤ
اور اگر تم عمدہ منشی ہوا چاہتے ہو تو مضمون لکہو"

نوجوانون کو یہ ترغیب دینا بہت ہی سود مند ہوگا کیونکہ عمر کے اسدرجہ مین
وہ جلد کامیابی حاصل کرسکتے ہین -
کسی ملک کی ابتدائی حالت مین خانہ جنگی شکار - اور اسلحہ کا چرچا رہتا ہے
اور زمانہ اوسط مین علم کا - اور زوال کی حالت مین کلون - اور تجارت کا
ذکر رہ جاتا ہے -
یہی حالت انسان کی ہے - نوجوانی مین کھیل کود کشتی - اور ایسی ہی مردانہ
کثرتونکے لئے خود ہاتھہ پیر مارتے ہین اور پورے جوان مرد ہونے پر علوم
اور فلسفہ کے ولولے جوش مارتے ہین - اور اسکے بعد ہر طرحکے دنیاوی کاروبار
اور خانہ داری کے جہگڑے گھیر لیتے ہین گو اس حالت مین اون علوم کا تجربہ انسان
اپنے کاروبار مین کرسکتا ہے جیسے اوسنے کسی زمانہ سابق مین حاصل کیا ہو مگر
دماغی قوتون کے ترقی دینے کا اب زیادہ موقع نہین رہ جاتا جیسا کہ نوجوانی مینا

(طرز تحریر)

بہت سی شاخون مضامین کی شلاً تاریخی - سوانح عمری - وغیرہ مین صرف ترتیب وقت کا التزام کافی ہے - لیکن واقعات کا محض مجتمع کرنا اخبار ہے - پھر بھی تاریخ اور سوانح عمری کے مضمون سے محض اخبار کسیقدر اہم ہے اسمین واقعات کی باہمی ترتیب - وجوہ - تعلق - اور نتیجہ دکھلانا ہوتا ہے - ایسے مضمون کو پورا اخبار نہ ہونا چاہیے لیکن جہان تک صحت ہو بہتر ہے - بہت سے مضامین مین صرف اوسوقت کے ممتاز واقعات رہتے ہین اور اون خاص خیالات کا ذکر رہتا ہے جو اوس زمانہ کے لوگون مین شایع رہے اور اونکے افعال اونکے محکوم رہے مسودہ کو صرف کسی واقعہ کی ترتیب و تعلق کا جو کسی وقت یا کسیکی عمر مین واقع ہون نہایت صاف و مختصر حوالہ دینا چاہیے جیسا کہ کوئی جغرافیہ لکھنے والا کسی ساحل کے راس کسی ملک کے خاص سلسلہ کوہ - اور بڑے بڑے دریاؤن کو جو کسی ملک سے گذرتے ہون یا کسی وادی کو سیراب کرتے ہون بطور مختصر بیان کے ذکر کرتا ہے علمی مضامین مین بھی اون واقعات کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے جنسے تبدریج اہم انکشافات ہوئے - اور اوسیکے ساتھ اون ایجادات و انکشافات کی بڑی بڑی باتون کو بھی نگاہ مین رکھنا چاہیے اور اونکی تاثیرات کو بھی بیان کرنا چاہیے جس سے انسان کی فلاحمندی یا خوشی کی صورت پیدا ہوئی - اسطرحکے تاریخی یا علمی مضمون اصل مضمون کہے جاسکتے ہین -

دوسری قسم مین وہ مضامین اور فروعات شامل ہین جنمین دماغی قوتون کی مشق کے لئے ایک وسیع میدان ملتا ہے اور اوسمین حسب ذیل اقسام ہین -

اوّل - مضامین متعلق اخلاق - جیسے - راستبازی - دیانتداری - فیاضی اور دوسرے اوصاف -

دوّم - علم قوار باطنی - جیسے تمیز - خواہش - حافظہ - اور دیگر قوار دماغی وعقلی -

سوّم - معاملات ملکی - جیسے قومی دولت - آزاد تجارت - مالگذاری - حکام قانون - اور دوسری بحثین متعلق حکومت اعلے واقوام -

اس قسم کے مضامین کو اون مضامین سے بہت زیادہ مشکل ہین جو واقعات یا اشخاص کے متعلق ہوتے ہین - لیکن ستودونکو ایسی بڑی ترقی ہوئی ہے اور پڑہنے والونکو اسپر بہت زیادہ موقع تعدیل وجرح کا ملتا ہے - یہ اس سبب سے ہے کہ اوسمین قوت تخیلہ کا بہت زیادہ کام رہتا ہے -

خیال وغور منجملہ دماغی قوتونکے ہین جو بعد کو ترقی پذیر ہوتی ہین اور لڑکین مین اسکا زیادہ حس نہین ہوتا - لڑکون مین اسکی ابتدائی نمود کا پتہ چلتا ہی مگر وہ اسے کام مین نہین لاسکتے -

ابتدائی صورت تاریخی مضمون کی اوس لڑکے سے مشابہ کیجا سکتی ہے جو

صرف معلوم کرنا اور یاد رکہنا جاتا ہے - اور بخلاف اسکے علمی مضامین مین تجربہ کار دلون کی قوت متخیلہ ساتہہ رہتی ہے - اس قسم کے سادہ مضامین مین صرف توجہ کی قوت ضروری ہے - لیکن دوسری قسم مین خیال کی کوششون کا کام ہے -

تحریر وہ طریقہ ہے جسمین واقعات کی ترتیب بیان کی جاتی ہے یا جسمین مسلسل خیالات ظاہر کئے جاتے ہین یہ صحیح و موزون الفاظ کے جمع کرنے اور اونکو جملون - فصل اور باب مین ترتیب دینے کا ہنر ہے -

صرف و نحو اون اصول سے مشابہ کی جاسکتی ہے جو کسی سنگ تراش کو مکان بنانے کی ہدایت کرتی ہے اور طرز تحریر اون قواعد سے جو کسی معمار کو ڈہانچا قایم کرنا بتلاتا ہے -

تحریر یا تقریر خواہ وہ باقاعدہ ہون لیکن اونپر طرز بیان کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ اوسکے حاصل کرنے مین کسی قسم کی کوشش سے باز نہ آنا چاہیے - ایک عمدہ طرز تحریر کی یہ علامتین ہین -

(۱) عمدہ و منتخب با موقع الفاظ -

(۲) ترتیب الفاظ -

(۳) مناسب رنگینی -

طرز بیان کی صفائی اور خوبی صحیح و درست الفاظ پر منحصر ہے - متروک الفاظ

ومحاورات - دہقانی یا ادنے درجے کی زبان - کمزور وضعیف الفاظ جنسے پوری قوت کے ساتھ خیالات نہ ظاہر ہوسکین یا اونمین ابہام پیدا ہو جاے نہین لانے چاہین۔

علمی مضامین مین خاص اصطلاحی الفاظ استعمال کیئے جائینگے - اور کسی سفرنامہ مین غیر متعلم کے الفاظ جو ضروری ہون لائے جاسکتے ہین - تاہم یہ احتیاط چاہیے کہ محض اظہار قابلیت کے لئے نہ برتی کئے جائین - باوجود ان باتون کے یہ حیرت انگیز بات ہے کہ بہت سے لائق اور مشہور مصنف ان عیوب سے محفوظ نہ رہ سکے - یہ بات قابل عفو معلوم ہوتی ہے کہ ایک اسپیکر اپنے سامعین کے آگے اپنے خیالات کو غیر مسلسل و پریشان اور غیر مربوط الفاظ و فقرون مین بیان کرے - لیکن ایک مسود کو ہر وقت یہ موقع حاصل ہے کہ اپنی تحریر کو صاف اور دلاویز بنانے کے لئے کل مضمون کو کاٹ دے - اور پھر سے لکھے گبن نے اپنے مضامین کو چھ مرتبہ لکھا اور اپنی تاریخ کے پہلے باب کو تین مرتبہ۔

مبتدی کو اپنے خیالات کے کاٹنے یا اونکے کسی حصہ کو ترک کرنے مین ضرور تامل ہوگا لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فقر یا تنگی خیال کا نشان نہین ہے - باوجودیکہ اونمین اونکو کچھ محنت صرف ہوئی ہو۔

ہیلی نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ

"مجھے مختصر لکھنے کی فرصت نہ تھی اسلئے
مین نے آپ کو یہ طول وطویل خط لکھا"

اور اسیطرح **ہٹلر** نے اپنی **ہوڈی براسٹک** مین کہا ہے کہ -

"اختصار بہت خوب ہے چاہے ہماری بات
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے -

فرانکلن نے ایک دلچسپ حکایت لکھی ہے جسکا اعادہ یہان مناسب ہوگا کہ ایک نوجوان شخص نے کام شروع کرنے پر اپنی دوکان کے سائن بورڈ پر یہ لکھنا چاہا -

جان طامس - ٹوپی بنانیوالا - اور ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے نقد قیمت پر -

ایک دوست نے یہ کہا کہ چونکہ یہ مندرج ہے کہ وہ (ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے) اسلئے لفظ (ٹوپی بنانے والا) غیر ضروری ہے اسپر اوسکی ترمیم ہوئی اور وہ سائن بورڈ یون باقی رہا

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے زر نقد پر

ایک دوسرے دوست نے کہا کہ (زر نقد پر) نکالدینا چاہیے کیونکہ اوسکو ایسا ہی اتفاق پڑے گا کہ اعتبار پر فروخت کرے اور اب نشان یون باقی رہا -

جان طامس ٹوپی بناتا اور بیچتا ہے۔ اسکے بعد یہ سوجھا یا گیا کہ خریدار کو اسبات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کون ٹوپی بناتا ہے اسلئے اگر نشان یون رہے تو بہتر ہے۔ جان طامس ٹوپی بیچتا ہے۔

لیکن پھر بھی اسمین ترمیم کی ضرورت رہ گئی تھی اور ایک نکتہ بین نے بیان کیا کہ یہ جملہ (ٹوپی بیچتا ہے) محض غیر ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی شخص نہین خیال کر سکتا کہ ٹوپیاں مفت دیجائینگی۔ بالآخر اسطرح اس بلند حوصلہ تاجر نے اپنا کام مختصر، ضروری۔ اور بے تکلف سادہ نام جان طامس سے شروع کیا جیسا کہ اوسکے بہت سے لائق جانشین کرتے رہے

تیسری مناسب رنگینی سے خوبی تحریر وصفت مقصود ہوتی ہے اور اسکا خاص لطف آمد ہے نہ کہ آورد۔

بیان کی صفائی۔ زور۔ سادگی تحریر۔ سلجھے ہوئے جملے۔ مستند محاورات اور روزمرہ پر موقوف ہے نہ کہ اردو ایسی غریب زبان مین صراح و قاموس کے سنگریزے بھر دئے جائین۔

جو لوگ عربی زبان سے واقف ہین وہ جانتے ہونگے کہ آسمانی کتاب

(کلام مجید) مین دلکشی اور معجز ہونے کیوجہ زیادہ تر سادگی بیان - رائج محاورے - چلتے ضرب الامثال - اور اوسکی دلاویز عبارت ہے - مین اسمین اوس خاص عقیدہ کا ذکر کرنا نہین چاہتا ہون جو بوجہ اوسکے منزل من اللہ ہونے کے صرف مسلمان ہی رکھتے ہین -

طرز تحریر - یا خود تحریر کے دو جگمگاتے زیور ہین - ایک سادگی یا بیساختہ پن دوسرے آمد کے طور پر رنگینی کا خود بخود آجانا - تسودونکو اسکے حصول کی کوشش پہلے چاہئے - لالہ زرد کے کھیت جن پر صبا ہر صبح شوق سے نثار ہوتی ہے اور جنھین صرف شبنم ہی شاداب رکھتی ہے اگرچہ ایسی قیمتی نہین ہے جیسے کہ گیہون کے سنہرے کھیت والونسے بھرے ہوئی فصل ربیع کی طیاری کے وقت ہوتے ہین تاہم اونکی پیاری صورت اونکا دلاویز منظر دلون پر وہ حکومت رکھتا ہے کہ ہزار فصل ربیع اونکے قدم چومے - سبب یہ ہے کہ اونکی نشوونما صرف باغبان قدرت سے ہوتی ہے - لیکن وہ گل بوٹے جنھین لڑکے زبردستی شاخ گل سے جدا کرکے سوکھی ڈالی مین پہنا دیتے ہین بالکل بے محل ہوتے ہین اور جلد کمہلاتے اور سوکھ جاتے ہین -

مذکورہ بالا خوبیون کے ساتھہ صفت لفظی و معنوی کا ہونا ہی تحریر کی عمدگی اور رونق کا باعث ہوسکتی ہے - اگر اونمین بے ساختہ پن ہو نشاان صنایع و بدایع کا یہ ہے کہ کلام مین ایک ایسی قوت آجائے کہ ایک

خیال کے ساتہہ بآسانی دوسرے خیال کی جانب ذہن کا انتقال ممکن ہو۔
اگر ممکن ہوا تو ہم اس خاص بارے مین پھر کبھی کچہہ لکھین گے۔

راقم
محمد عبد الکریم خان۔آزاد

وسط یورپ

(آسٹریا کا دلچسپ نظارہ)

ممالک جنوب و مشرق یورپ مین محنت کش قومونکی نئی اور حیرت انگیز ترقی سے کچھ عرصے سے ویانا واقع اسٹریا کو بھی نئی تجارت کا اثر محسوس اور معلوم ہونے لگا۔ اور ممالک مشرق و مغرب (یورپ) کے بیپاریوں اور دریائے آورنیٹ کے کنارونپر رہنے والے صدہا اعلے درجے کے متمولون کا روپیہ اس ملک مین آنے سے ویانا کے لوگ فائدہ اوٹھانے لگے۔ پرانا ویانا جسکا نظارہ نہایت عمدہ مگر ذرا میلا تھا آہستہ آہستہ شاہی محلات کے زیبدار اور جلیل القدر "حلقہ" سے مقابلہ کرنے لگا۔ یہ محلات کچھ عمدہ بندش کے سبب مشہور نہ تھے لیکن زیادہ تر اپنی اعلے مناسبت کے باعث مشہور تھے فی الحال شہر ویانا مین گیارہ لاکھ سے زیادہ آدمی بستے ہین ان لوگون کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان مین سے کم سے کم دو لاکھ آدمی بازارون مین فی الفور روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہین۔

جب تک جنوبی جرمنی مین محصول کم رہا اورسوقت تک نئی نئی عمارتین تیار ہوتی رہین۔ مطمئن اور دور اندیش گورنمنٹ ہی اونچی اونچی عمارتین۔ پارلیمنٹ کے گھر۔ اور میونی سپالٹی کے مکانات بنانے لگی۔ شہر ویانا کی مشہور فصیل تمام یورپ مین دلچسپ نظارہ

اور تفریح طبع کے لئے بہت عمدہ جگہ ہے درحقیقت وائنا اپنی فرحت بخشی مین اپنا آپ ہی نظیر ہے جسطرح برلن مین سب عمارتین اس عمدگی سے بنی ہوئی ہین کہ جابجا گوشتے نظر آتے ہین اسیطرح وائنا کی عمارتون سے بہی ہر جگہ حلقے اور دائرے دکہائی دیتے ہین - عمارتون کی خوبصورتی رنگ کی چمک سے اور بہی بڑہ گئی ہے - وہان کے راگ نہایت شیرین اور فرحت بخش ہین دکانون مین شراب اور مٹھائیان - برف اور پہل اس قرینے سے رکہی ہوتے ہین کہ خریدنے کو دل چاہتا ہے - شہر کے باہر بہی آبادی ہے لوگ خوش اور آزاد بڑے ظریف ہین - بلدہ مین عمدہ گہوڑون کی کثرت ہے - خوش لباس مرد - خوبصورت عورتین - اور ہر دستہ فوج کے سپاہی جدی جدی قسم کے رنگین لباس مین نظر آتے ہین - اس ملک کے باشندون کا حسن اخلاق سب جگہ اپنی چمکدار شعاعین ڈالتا ہے اور لوگون کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے - اگرچہ جرمنی کی زبان - آسٹریا مین شائستہ سمجہی جاتی ہے - چنانچہ ناٹکون مین بہی زیادہ مستعمل ہے مگر عوام الناس ناپسند کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ناموزون وحشیون کی زبان ہے -

جرمنی کے باشندے طعن کے ساتہہ بولتے ہین کہ وائنا جرمنی کے شہرون مین نہین ہے - گو کیتہولک چرچ ملکی مذہب اور نہایت طاقتور ہے - عام مقامات مین صرف اپنا ہی پرچم اوڑاتا ہے - شمال کے

ملکون سے جو پابندی اور مذہبی رسومات چلے گئے ہین اونکی تازگی
اور تعمیل بہت رسوم سے کرتا ہے تاہم وآئنا مین پروٹسٹنٹ - گریک
اور آرمی نین کیتھلک بزانٹائن گریک - اور یہودی قومین بہی کثرت
سے رہتی ہین جو اپنے مذہبی رسومات کے پابند ہین اور جنکی خانقاہین
اور معابدگاہین جابجا نظر آتی ہین -

قدیمی وآئنا کے وسط مین سینٹ سٹیفن کا بڑا گرجا اپنی خوشنما
مینار بلند کئے ہوئے نہایت تمکنت کے ساتھہ کھڑا ہے اور اوس مین
ایسی رسوم اور ٹہاٹھہ کے ساتھہ مذہبی رسومات ادا ہوتے ہین کہ شاہانہ
اسپین کے سوا کسی اور مقام پر نہ ہوتے ہونگے اور یہودیون کا معبد
بہی اوسکے ہمسایہ مین ہے اسلئے ہرشخص ادہر کابہی پورا پورا لطف
اوٹہا سکتا ہے - تعصب کا قدیمی اثر اور لیم الطبعی جو آسٹریا کی گورنمنٹ
مین پائی جاتی تہی اب کم ہوتی چلی ہے - آسٹریا ارادی کے ساتھہ
ترقی کررہا ہے - تعلیم کا خواہان ہے - جنگ مین فتحیابی اور عزت
حاصل کرنے کی بہ نسبت لوگون کو تہذیب کیطرف رغبت دلانے اور
اونکو بڑہانے مین زیادہ فخر سمجھتا ہے -

فرانسس جوزف اول شہنشاہ آسٹریا و بادشاہ ہنگری اون
دانا اور ہوشیار لوگون مین شمار کیا جاتا ہے جنہون نے تجربہ سے

علم حاصل کیا ہے - اونکا یہ قول ہے کہ پولٹیکس یعنی علم سیاست مدن نہایت
مفید اور ضروری علم ہے - انہون نے اپنے اوقات عزیز ہی منضبط کر دئے
ہین - ایک زمانے مین وہ ہنگری کی وسعت کے سبب سخت مخالف تھے
اب ہنگری اور آسٹریا دونون کے بادشاہ ہین - انہون نے اپنی شمشیر
[illegible]مین کے چارون گوشون پر چمکائی اور اسپات کی قسم کہائی ہے
[illegible] ہنگری اور اوسکے باشندون کو دشمنون کے حملون سے خواہ وہ کسی
[illegible] نہین بچاؤن گا - خاندان ہیپسبرگ جسمین وہ ہین اوسکا ضرب المثل
استقلال اون مین پورا پورا پایا جاتا ہے وہ اپنا روپیہ اچھے کامون مین
[illegible] کے ساتھہ صرف کرتے ہین - یورپ کے متمول لوگون
مین [illegible] ہی ایک شخص ہین جسکو علوم جدید - علم موسیقی اور ہنر کا مذاق ہے
اونکی خانگی لائبریری مثل ایک عالم کے کتب خانہ کے ہے - وہ بڑے
ہوشیار اور دانا حاکم ہین - جاڑہ اور گرمی کے ایام مین صبحکو پانچ بجے
اوٹھتے ہین - عبادت سے [illegible] بعد اپنے معمولی ناشتہ مین روٹی کہاتے ہین
اور کافی پیتے ہین - اور پھر گیارہ بجے تک کام کرتے ہین اس بے بہا
وقت مین اپنے سکرٹیری کے سوا کسیکو اپنے پاس نہین رکھتے -
دوپہر کو سادہ کہانا اور بیر شراب کا ایک گلاس اونکی خوراک ہے اگر
سرکاری امور یا اور ضروری مہمات پیش نہ آجائین اور محل سے باہر

نکلنے پر مجبور نہ ہوں تو اپنے دیوان خاص مین شام کے کہانے تک برابر سلطنت کے کاروبار کرتے ہین - اوسکے بعد اپنی بیوی اور بچون سے ملتے ہین اور ایک یا دو گھنٹے اودہر صرف کرتے ہین -

دیوان خاص کا خانگی کمرہ اونکے ڈرائنگ روم اور کاونسل ہال (جہان وزرا اور اراکین سلطنت اجلاس کرتے ہین) کے درمیان مین ہے اونکے آفس (کچہری) کے سادہ ٹیبل پر اونکے بچون اور ملکہ کی دو خوبصورت تصویرین لٹکتی ہین جنکو مسٹر وِنٹر ہالٹر نے بنایا تہا - یہ شہنشاہ ہر بات کو اچہی طرح سُنتے ہین - جابرانہ تحکم سے کام لینے کے عادی نہین ہین - بڑے الفاظ اور لمبے کلام سے متنفر ہین - اونکے بولنے مین نہایت سادگی پائی جاتی ہے اور اکثر اوقات نیچے اوتر کر لوگون سے ملتے ہین اور اونسے بالکل آزادانہ باتین کرتے ہین - کیتھولک مذہب نے اونکے دلکو نرم اور اونکے مزاجکو سادہ بنا دیا ہے - ہر سال ایک وقت آرچ ڈیوک کے ساتھ راستون اور گلیون مین کہلے سر پیادہ پا چلتے ہوئے نظر آتے ہین - سال مین ایک بار وہ معہ اپنی بیگم کے محل کے ایک کمرے مین بیٹھکر غریبون کے کشکول بنتے ہین اور اپنی عزت ظاہر کرنے کے لئے اونکے پاؤن دہوتے ہین - گو یہ شہنشاہ فن سپاہ گری مین کامل نہین ہین تاہم اونکو لشکر کا بہت شوق ہے اور یونی فارم لباس (فوجی لباس) اونکو جسقدر عمدہ معلوم ہوتا ہے!

اور کوئی لباس معلوم نہین ہوتا۔ وہ بڑے شکاری ہین۔ آسٹریا کے
آلپس پہاڑون مین خطرناک مقاموں پر شموا (ایک قسم کا ہرن ہے) کا شکار کرنے
ہین جو چالاک اور تجربہ کار شکاری کے سوا کسی اور سے ہونا ناممکن ہے۔ کبھی
کبھی سادہ کوٹ اور لمبے عصا کے ساتھ ہنگری کے پہاڑون مین اور کبھی کھیتون
مین ٹہلتے ہوے یا کسانون سے باتین کرتے ہوے نظر آتے ہین۔ جب وہ ہنگری
کا پرانا شہر بڈاپسٹ مین جاتے ہین تو وہان کی عمدہ عمدہ چیزین اپنے ہمراہ
لاتے ہین اور اس شہنشاہ مین سب سے بڑی بات یہ پائی گئی ہے کہ ان
دونون ملک یعنے آسٹریا اور ہنگری مین جو باوجودیکہ ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ
ہین اور ہردلعزیز حاکم ہین۔

حلیہ عوام الناس۔ اور تماشا گاہون مین اور اسٹیٹ بال مین
اور ڈپلومیٹک رسپشن (سفیرونکے مجمع) مین شریف منمولون کے کل آداب
اور اخلاق اس شہنشاہ مین پائے جاتے ہین۔ آسٹریا ان چند ممالک مین
داخل ہے جنمین اب تک یہی امارت پائی جاتی ہے جنکے حقوق باطل نہین
کیے گئے ہین اور اب تک شور مچانے والی جمہوریت کے تابع حکومت نہین
ہوئی۔

مثل لندن کے وائنا مین بھی خاص اوقات ہین کہ جب اشیاء
دوچند اور سہ چند قیمت تک گران ہو جاتی ہین۔ بڑے بڑے ہوٹل اور

عالیشان محلات کو شریف اور متمول آدمی دیہات کے موسمی مکانات سے
واپس آنکر اپنے بہت سے نوکروں کے ساتھ کرایہ پر لے لیتے ہیں اوسوقت
وآئنا کچھ اور ہی نظارہ بن جاتا ہے - زود رفتار گاڑیوں سے راستے
بھر جاتے ہیں - آپیرا اور تماشگاہوں مین اژدہام ہوجاتا ہے - سواروں سے
میدان خوشنما معلوم ہوتا ہے - نفیس عجائب خانوں اور آراستہ دوکانون
مین لوگون کی کثرت رہتی ہے اور نوکرون کے دل انعام اور بخششوں سے
بھر جاتے ہین -

اسمین کچھ شک نہین کہ وآئنا کا بڑا اپیرا تمام یورپ مین بے نظیر
ہے - سائنس کی نظر سے دیکھین تو وہ پارس کے اپیرا سے زیادہ عمدہ
اور زیادہ مکمل ہے - مگر پارس مین وہ عمارتین جنمین اپیرا ہوتا ہے وآئنا کے
اپیرا خانہ کی بہ نسبت زیادہ اچھی اور دلچسپ ہین - تمام موسم مین وآئنا کے
باشندے خوشنما ہالون مین جو تمام شہر مین بکثرت ہین خفیف خفیف موقعون پر
ہی مجتمع ہوجاتے ہین تاکہ سٹراوس کا دل آویز گانا بجانا سنین - یہ لوگ آسٹریا
کے غریب باشندے ہین جو اپنے پرجوش والٹز (ایک قسم کا ناچ) مین
وآئنا کے مذاق کے موافق دلفریب اور مسرت بخش سمان پیدا کرنے مین
دستگاہ کامل رکھتے ہین - جسطرح کہ وہان پے در پے شاندار دعوتین
سنہ ۱۸۱۴ء مین ہوئی تہین جبکہ انٹرنیشنل کانگرس (مجلس قومی یورپ)

کا مجمع ہوا تہا اسطرح کی دعوتین پھر کم دیکہنے مین آئی ہین - میز اور میونی سپالٹی کی جانب سے مشہور مکان موسومہ بلوممن سال مین کہانے پینے کا لطف اوٹہاتے ہین جہان صدہا جنٹلمین اور لیڈیان دعوت مین جو ایک قسم کی بے قاعدہ مہمانی ہوتی ہے جمع ہوتے ہاین اور وائنا کے اطراف کے خوشگوار انگوری شراب پیکر خوش مستیان اڑاتے ہاین -

گرمی کے ایام مین دریائے بلوڈانیوب کے مقابل کا میدان جہان کوہ کیلین برگ کی اونچی چوٹیان قدرتی طور پر کھڑی ہوئی ہاین خاص وائنا سے بہی زیادہ مفرح اور عجیب نظارہ ہے - یہ میدان انگور کے کھیتون اور خوشنما باغون سے محدود ہے - خوبصورت وادی ناہموار پہاڑون مین چلی گئی ہے - ہرے ہرے قدرتی سبزے نے دور دور تک اپنا مخملی فرش بچہایا ہے - پرانے دہات - خانقاہ اور گرجا بہی اپنے اپنے ترتیب نسے کھڑے ہوتے ہاین - یہ مقام شہر پریس برگ سے بالکل قریب ہے جو ایک زمانے مین ہنگری کا خوبصورت دارالسلطنت تہا - مگر اب پرانا بیرونی شہر ہوگیا ہے اور انگور کے درختون نے اوسپر سایہ کیا ہے -

وائنا اور بڈاپیسٹ کے درمیان اکثر ریل کے اسٹیل ٹرین چلتی ہاین

یہ عہدہ دار بادشاہ کا ایک قسم کا قایم مقام سمجہا جاتا ہے -

ان دونون دارالسلطنتون مین باہمی طریقہ معاشرت کا سلسلہ نہین ہے۔ شہر پیسٹ بہی مثل شہر نیو چیکاگو کے غلہ کے منافع سے تعمیر ہوا ہے۔ یہان دریائے ڈانیوب بہت وسعت اور بڑے زور شور سے بہتا ہے۔ اوسکے داہنی طرف قدیمی آفن کی پہاڑی ہے اور بائین طرف نوآباد شہر پیسٹ ہے۔ ان دونون کا اگر مقابلہ کیا جائے تو بڑا لطف آتا ہے۔ اور وائنا سے پسٹ تک بلکو ڈانیوب بہی خوبصورتی کے ساتھ بہتا ہے۔

ملک ہنگری کے باشندون کی تعداد تخمیناً ۵ لاکھ ہے وہ روس کے سخت مخالف ہین (گو اونکو اس بات کا ڈر ہے کہ اسلاف کے باشندون مین ایک نہ ایک روز اتحاد ہوگا اور ہمکو دق کرینگے) تاہم اسٹیریا کی سلطنت کو ترقی کرتے دیکھکر خوش ہوتے ہین۔

آسٹریا کی دارالسلطنت اور برلن مین جسکو دریائے اسپری نے قدرتی دو حصون پر منقسم کردیا ہے۔ ہر بات مین فرق ہے اور زیادہ فرق اون لوگون مین پایا جاتا ہے جو ان دونون ریاستون مین ارکین سلطنت ہین۔ آجکل یورپ مین جو شخص برلن کا خیال کرتا ہے بالضرور بسمارک کی مدبرانہ تصویر اوسکی آنکہون کے سامنے اگر کھڑی ہوجاتی ہے۔

جرمنی کے ارکین سلطنت مین پرنس بسمارک کے باوجود وزیر اعظم ہونے کے کبھی یہ فقرہ اوسکی زبان سے نہین نکلا کہ مین اس ممتاز منصب کے

"قابل ہون - وہ بادشاہ کے ملازم کہلانے مین اپنا فخر سمجھتے تھے حالانکہ بسمارک کو اونکی لیاقت اور مراتب کے لحاظ سے شہنشاہ جرمنی کا محافظ یا محافظ الملک کہنا روا تھا -

شہنشاہ جرمنی ایک تجربہ کار سپاہی اور بڑے صاحب اخلاق تھے - وہ اون بادشاہون مین آخری بادشاہ تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تخت کے حقیقی وارث ہین اور سلطنت کو عام پسند رکھنا ہماری عنایت کا باعث ہے - آجکل جرمنی کی باتونکے لحاظ سے یورپ مین یکتا ہے یہ وہ ملک ہے جو اپنی شمشیر کے زور سے خودمختار ہوگیا ہے ہر کام مین اعلے درجے تک اوسنے ترقی کی ہے اور لشکر ایسا عمدہ اور باقاعدہ رکھتا ہے کہ دنیا بھر مین اوسکا نظیر نہ ہوگا - تاہم وہ نہین چاہتا کہ کسیکے ساتھ جنگ کرے اور حتے الامکان صلح کرنے پر اپنا فخر سمجھتا ہے جرمنی کے باشندے بلکہ دوسری بہت سی قومین گذشتہ اٹھارہ برس سے اسی انتظار مین ہین کہ کب اوسکا تنزل ہو کیونکہ جرمنی کے فوجی مصارف اور بھاری ٹکس نے انکو تنگ کردیا ہے -

جرمنی نے بہت حسن اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی تجارت اور صنعت مین ترقی کی ہے اور آج فرانس اور انگلینڈ کے ساتھ اون صنعتون مین ہمسری کا دعوے کرتے ہین حالانکہ فرانس اور انگلینڈ غیر ملک

کے باز اروں کے مالک اور باعث فخر مشہور ہین - جرمنی کے لشکر کی شان و شوکت دیکھکر ہر ایک دانا اور دور اندیش آدمی یہ ہی نتیجہ نکالے گا کہ جرمنی محض اس خیال سے اپنی فوجکو بڑہا رہی ہے کہ یورپ کے جنگی خیالات پست کئے جاوین اور جس جنگی خیال کو بادشاہان یورپ سمجھانے اور فہمایش کرنے سے ترک نہین کرتے ہین ایک بڑے زبردست لشکر کی نمایش سے ترک کرا دیا جاے -

فرانس کے باشندے بہی خوب جانتے ہین کہ جرمنی نے جمعیت آرائی کی بہ نسبت فن صنعت مین زیادہ ترقی کی ہے - اگرچہ جرمنی کے باشندے کچھ عرصے پہلے تک سست اور کاہل اور بے فکر سمجھے جاتے تھے مگر اب بڑے چالاک اور جفاکش تاجر ہوگئے ہین - مزدوروں کو باترتیب تعلیم دیجاتی ہے - ہر ہر مقام پر عمدہ مدرسے ہین جہان علمی اور عملی تعلیم برابر ہو رہی ہے - اہل جرمنی کسے نوے کو عمدہ اور خاص قسم کی ورزشون نے ایسا مضبوط بنا رکہا ہے کہ کسی ملک کے باشندے اونکے سبقت نہین لیجا سکتے جرمنی کے باشندے مختصر تنخواہ پر اپنی گذر اوقات کر لیتے ہین - وہ چھوٹے چھوٹے فرق نہکر دور دور رہتے ہین جسکے سبب کہانے پینے کی اشیاء اور گھر کے ضروری اسباب بہت ارزانی سے ساتھہ ملجاتے ہین اور جسطرح گذشتہ پچاس برس تک اعلے درجہ حاصل کرنے کے لئے وہ لشکری

قواعد کی خفیہ ورزش کرتے رہے اسیطرح فن وصنعت مین بہی دنیا کے اورکاریگرون سے ہمسری کرنے کے لئے بہت کوششین کر رہی ہین -

صنعتی اور پولٹیکل دنیا مین جرمنی کے اوسط اور شمالی حصے کی پوری پوری کامیابی پرنس بسمارک کی اعلے کوششون اور استقلال کا نتیجہ ہے اور رعایا بہی یہ دیکہکر قومی تحریک مین صاحب موصوف کو یاد کرتی ہے اسمین کچہہ شک نہین کہ اونکے اختیارات محدود تہے مگر ہر وقت یہی مقولہ اونکے زیرنظر تہا ؎

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراسان نہ شود

وہ ہر ایک کام اور خصوصاً سوشیل ازم کی ترقی کرنے کے لئے مختلف طور سے سعی کرتے تہے وہ تجارت کی موجون کو جرمنی کیطرف لیجاتے تہے اور ادہر سے مختلف ملکون مین ارسال کرتے تہے - سینٹ گوتہرڈ ٹنیل (نام گرجا) کی تعمیر اور شہر جنیوا اور بحر جنوبی مین نئی تجارت کی کارروائی مین بہی وہ شریک تہے -

پانچ چہہ برس پہلے نئی آبادی کے بڑے بڑے کامون کے صدر مقام نہیر جرمنی کے دفعتاً آجانے سے تمام یورپین ممالک حیرت اور فکر مین پڑ گئے عرتے وقت لیٹری یہ کہگئے تہے کہ اگر فرانس اپنے لشکر کا جاہ وحشم پہر لانا چاہتا ہے تو وہ کسی اور جگہ نو آبادی قایم کرے کیونکہ یورپ مین کوئی جگہہ نہین رہی

اس دلچسپ اور محرک کلام نے فرانس پر ایسا اثر کیا کہ وہ اوسیوقت سے شمالی افریقہ مین سکونت اختیار کرنے لگا اور اب تو چین مین بہی اوسنے قدم جا یا ہے انگلنڈ اپنے ہمسایون اور دوستون کی پرخطر چالاکی سے بچگیا جو فرانس کے ساتھہ حسد رکھنے کے باعث ایک بڑی آفت اوسپر آنے والی تہی۔ اٹالی اور اسپین نے بہی اپنی محدود سلطنت پر قناعت نہ کر کے سمندر کے اوسطرف فتح حاصل کرنیکی خوشی مین افریقہ کی زمین پر حرص کی نظر ڈالی۔ روس نے وسط انشیا کے میدان سے گذرکر ہندوستان کے پہاٹک کے قریب تک نہایت وشت کے ساتہہ اپنا علم بلند کیا۔ آسٹریا نے عمدہ چیزین حاصل کرنے کی غرض سے بحیرہ ارکٹک مین اپنی طاقت صرف کی۔ اس عرصے مین جرمنی جو آہستہ اور خفیہ طور سے بڑا لشکر جمع کر رہی تہی اور جب دیکہا کہ استعمال کے قابل ہو گیا ہے تو نوآبادیون کیطرف اپنا قدم بڑہانے لگی اور پہلے سے یہ تصفیہ کر دیا کہ افریقہ کا کوئی حصہ بہی فتح کرنا چاہیے۔

جرمنی اور روس یورپ کی بڑی سلطنتین ہین وہ پولٹیکل معاملات مین اپنی آبائی اور پرانی ناقص تدبیرون کے پیرو نہین ہین بلکہ حال کے عقلمندون اور تجربہ کارون کی رائے پر چلتے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ قومین اکثر اوقات کہتی ہونگی کہ ہمارے ارادے چند ارکین سلطنت کے دماغون مین سمائے ہوئے ہین۔ ان دونون ملکون کے باشندے شخصی

سلطنت کی پابندی کے سخت مخالف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ شخصی رائے سے
بے انصافی زیادہ ہوتی ہے اور صدہا لوگونکو بہت تکلیف اور نقصان
پہونچتا ہے - جرمنی مین فرقہ سوشیل ازم ایک چھوٹا مدعی تہذیب - ناخواندہ
اور خوفناک گروہ سلطنت جمہوری کو پسند کرتا ہے - روس مین فرقہ نہل ازم
ایک نہایت قوی اور مفسد گروہ ہے جو خندقونکو کہود کر اور اوسمین باروت
بھرکر اوڑا دینے سے یا خنجر ہاتھ مین لینے اور مکان توڑکر گھر مین گھس جانے سے
یا جنگلون اور تنہائی کے مقامون مین مجلسونکو منعقد کرکے ارکان سلطنت کو
نقصان پہونچانے سے اور علاوہ اسکے اپنے بہت سے ناشایستہ اور
نامہذب افعال کے ذریعے سے جمہوری سلطنت کو قایم کرنا چاہتا ہے - فرقہ
نہل ازم کے نہایت ہولناک اصول جو تباہ کنندہ نکے خیال مین آسکتے ہین
وہ اصول تمدن کو برباد کرنے والے اور اوسکی عوض مین کسی قسم کی بہلائی
کے قایم نہ کرنے والے ہین اس فرقے کا کام محض تباہ و غارت کرنا
ہے یہ سب باتین روس کی جابرانہ و ظالمانہ حکومت کے نتایج ہین -

جرمنی کا شہنشاہ "قاتلون کے ہاتہ سے بچگیا اگرچہ بڑے جوش کے
اور بسر شتوانز حملے ہوئے جنہون نے بالآخر شہنشاہ روس کو قبر مین دائمی
آرام کرنے پر مجبور کیا - یعنے زار روس فرقہ نہلسٹ کے ہاتہ سے مارا گیا
باوجودیکہ بسمارک بظاہر کامل قوت رکھتے تھے اونکا یہ مقولہ تہا کہ مین ایک

کوہ آتش فشان پر چل رہا ہون مگر نہین جانتا کہ یہ کب پھٹے گا اور مجھکو ہلاک کرے گا۔

اگر بسمارک اس دنیا مین بہت زیادہ بوڑھے ہوکر انتقال کرینگے تو کئی عجیب باتین جو اب یورپ مین صرف خیال کیجاتی ہین بالمشافہ دیکھینگے بہت سے لوگ جو اسوقت سلطنت ہولنڈ اور سوئٹزرلنڈ کو سلطنت جرمنی کے تابع ہونا محال سمجھتے ہین وہ بسمارک کی دانشمندی سے کوئی دن تکمیل شدہ دیکھینگے جب کہ بسمارک نے نہایت جرات اور استقلال کے ساتھ برلن کو حکومت کا مرکز بنایا۔ پھر یورپ کے نقشے کو تھوڑا سا بدلنا کچھ مشکل نہین ہے۔ گذشتہ نصف صدی مین یورپ کے نقشہ مین بہت کچھ تغیر و تبدل ہوچکا ہے۔ علاوہ برین "دو" اور "لو" کی حکمت عملی مین بسمارک کو بڑا کمال تھا۔ چنانچہ برلن کا نفرنس مین اوسنے اپنے سخت ترین دشمن کو ملالیا اور اون سے مل جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ انہون نے اپنی دانست مین اس اتحاد کو فائدہ عظیم سمجھا تھا۔ پس اگر وہ چھوٹے چھوٹے ممالک پر حملہ کرنا چاہئے جنکو جرمنی سے سلسلہ ہے تو اوسکو معترضین کے منہ بند کرنے کے لیے بہت رشوت مل سکتی ہے شہر ورزن کے دیوان خاص مین اور برلن کی پارلیمنٹ مین وہ کسیکے زیر دست نہین ہوتے تھے مگر جب وہ دیکھتے کہ سمجھانے سے کوئی نہین سمجھتے ہین تو وہ مخالفین کو تمسخر مین اوڑا دیتے تھے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ اگر یورپ کو نظر اجمالی سے

نوٹ۔ یہ مضمون پرنس بسمارک کی وزارت عظمیٰ سے علیحدگی سے قبل کا ہے۔ اڈیٹر

ساتھ دیکھیں تو یورپ خوف و رجا کے درمیان ہیں ہر ایک سے جنگ کرنیکا ڈراحتمال ہے مگر جب کسیکو زیادہ بہادر اور مستقل دیکھتا ہے تو فوراً اوسکا فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ پرنس بسمارک اپنی ذاتی محنت اور ذاتی ہوشیاری سے جرمنی کو اسدرجہ پر لایا کہ پہلے کی بہ نسبت اب اوسکو سب لوگ زیادہ عزت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ انہون نے افریقہ مین نوآبادی قایم کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ مصر کے متعلق اہم امورات مین ثالث بنا اور جب تک انگلستان نے مصر کو جرمنی کی رائے پر نہین چھوڑا چین نہین ہوئی معاملات مشرقی کی نسبت اگر کوئی شخص مجاز گفتگو ہے تو صرف جرمنی اور یہ وہی ملک ہے جسے لوگ بیس برس پہلے تیسرے درجے طاقت سمجھتے تھے اور اہم معاملات مین رائے و مشورے کے قابل نہ سمجھتے تھے وہی ملک اب سب سے مقدم اور اوسکی رائے عقل کل سمجھی جاتی ہے۔

راقم
حسن

اشتہار

کانپور کا قدرتی جوہر چمڑہ کی دباغت وسامانکی تیاری

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہے کہ مثل ولایت کے چمڑہ کی دباغت واسباب کی تیاری مین اپنا نظیر ہی نہین رکھتا - ایسا ہی اِس دوکان کو بھی سامان کی تیاری کی خصوصیت حاصل ہے یعنے کوئی چیز جسکے اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہے بالکل اعلے درجہ کے چمڑے و پرزونکے ساتھہ نہایت پائداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہے اور تمام وکمال ولایتی اوزارونسے وہ نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہے اسکا ہی پورا لحاظ رہتا ہے کہ جس جس مقام کا چمڑہ جانور کے جسم کا ناقص وکمزور و پتیلا ہوتا ہے ہرگز نہین رکھا جاتا ہے بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکالکر پھینکدیا جاتا ہے اور ایسے ہی سلائی بھی کسی پرزہ پر سوت کی نہین ہونے پاتی بلکہ تزید کی ہیں جن صاحبونکو ضرورت کسی سامان چرمی کی ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرماوین اور ایک ہی آڈر مین کارخانہ کی معاملت کا حسن و قبح معلوم فرماوین فقط

راقم

کرم آلہی سوداگر - مچھلی بازار کانپور

اشتہار

ازمودہ سچی اور نہایت مفید ادویہ

مفصلہ ذیل مجربات ۱۴ سال سے جاری ہین جنکے مفید ہونیکے ثبوت مین صدہا خطوط ہر ایک علاقہ ملک ہندوستانکے موجود اور برابر روزمرہ آرہی ہین فائدہ عام کیلیے مشتہر کیجاتی ہین قیمت رفاہ عام کے خیال سے اسقدر کم رکہی گئی ہے کہ امیر و غریب برابر فائدہ اوٹہاوین - **حبوب خیلوی** اکسیر برائے ضعف دماغ و بصر و معدہ ضعف مثانہ - نامردی باہ وغیرہ طالبعلمونکی طاقت حافظہ بڑہانے اور طاقت دماغی کو قایم رکہنے کیلیے نہایت مفید ہین بکس ۴۰ گولی عہ - **روغن طلاء** - اکسیر برائے سستی نامردی جلق وغیرہ شیشی للعہ **جوہر عشبہ** تریاق برائے امراض آتشک درد اعضاء درد زانو و مثانہ خارش پہوڑا پہنسی - فساد خون وغیرہ شیشی بعہ **حبوب فیروزی** اکسیر برائے نابلی خرابی جگر وغیرہ اول ہی روز کے استعمال سے قبض رفع ہوکر بہوک شروع ہوتی ہے بکس ۴۰ گولی ۱۲ **جوشیدہ تاپ** عرق اس مرض موذی کیلیے اکسیر ہے ایک شیشی سے ۴ یا ۶ مریض صحت یاب ہوئے ہین شیشی ۱۲ **جوہر دافع سوزاک و قرحہ** عموماً ۲۴ گھنٹہ کے اندر درد جلن پیپ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا دور ہوجاتا ہے شیشی لعہ **پکٹورل بام** اکسیر برائے کہانسی تر و خشک نزلہ زکام دمہ نمونیا وغیرہ شیشی عہ **فیروز سرپ** دافع عادت افیون چنڈو مدک وغیرہ صرف نباتات سے تیار کیا گیا کسی قسم کی کوئی نشہ یا زہر کی ملاوٹ نہین اور نہ طبیعت مین کمزوری یا کاہلی بدلطفی ہوتی ہے قیمت فی شیشی عہ تین شیشی للعہ - **سفوف درد سر** - کسی قسم کی درد سر ہو یا ہ اسنٹ مین بفضلہ خدا دور ہوجاتا ہے قیمت ۵ پوڑیہ عہ زیبدرجن عا **باڈی گارڈ** - اکسیر برائے ہیضہ - بدہضمی - درد شکم وغیرہ شیشی عہ **حب بواسیر** اکسیر برائے بواسیر خونی ہو یا بادی خداوند تعالے کے فضل و کرم سے بہت جلد دور ہوجاتی ہے - بکس سے عہ

دیکھو تازہ شہادت

(محصولڈاک ذمہ خریدار) از مقام حسن ملک بیسیر (۲۳ جون سنہ ۱۸۹۱ء)

جناب سید امیر حسین صاحب تحریر فرماتے ہین - حبوب خیری کی تو آپکی ہر جگہ تعریف ہے چنانچہ تار کے ذریعہ منگوائین گئی ہین زیادہ کیا لکہون - سفوف درد سر - پہنچا مریضہ کو درد سر کے وقت شدت درد مین تسکین کامل ہوئی خدا تعالے آپکو سلامت رکہے -

علاوہ اسکے ہر قسم کی دوا ئے انگریزی بکفایت ملجاتی ہے

المشتہر

فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی - ہال بازار امرتسر پنجاب - + + +

عرق صاف اللحم   منضج ومولد خون مصفی و دافع ضعف جگر و دل و دماغ و معدہ و دور دستر تاب تلی جمع مفاصل لاغری تنگی نفس سرفہ کہنہ بیقاعدگی ایام حیض لقوہ فالج رعشہ (فی بوتل بحساب تین تولہ سے کم نہیں) دوغن اعجاز ۔ ناسور بھگندر تالو کا سوراخ خنازیر ہر قسم کے زخموں کے کالی کھانسی فی ایام حمل خسرہ چیچک کو جلد دفع کرتا ہے ۔ (۲ تولہ ۸ آنہ)

رسالہ واقی آتشک سوزاک ۔ رسالہ ہیضہ ۔ رسالہ بواسیر ۔ مفردات و مسکرات رسالہ حافظ ۔ صحت سالانہ
۱۲ ۱/ ۱/ ۹ ۸/ ۸/ ۸/

المشتہر

زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار

اردو انشا پردازی کی تحصیل

ممالک مغربی و پنجاب و اودھ مین روز بروز انگریزی علم ادب کی تقلید پر اردو زبان کی انشا پردازی کا رواج ہوتا جاتا ہے اور آیندہ اور زیادہ ہوگا ۔ بنابرین اسکے واسطے استعداد کے موافق اسباب و مصالح تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ابتدا اوسکی اسطرح ہوئی کہ علم انشا پردازی کے قواعد بالترتیب مطابق آسان و مشکل بکار آمدہ و سود مند ہونیکے چار حصوں مین لکھے ہین جنمین سے دو چھپ گئے ہیں اسکا نام مبادی الانشا حصہ اول و دوم ہے انکی کیفیت اشتہار ذیل سے معلوم ہوگی ۔ اور اکابر باہنر اہل اسلام اہل فرنگ کی بیس ہزار کتابونکا مطالعہ کر کے انمین سے نو دس قسم کے مضامین قریب تین ہزار کے ترتیب انتخاب کئے انمین سے مضامین اخلاق اول اسلئے چھاپے ہین کہ آجکل مدرسون مین علم اخلاق کی تعلیم کا چرچا ہو رہا ہے انمین سے دو حصے چھپ گئے اور تیسرا حصہ چھپ رہا ہے ۔ باقی اور قسم کے مضامین بھی اسی ترتیب سے چھاپے جائینگے اب جو کتابین چھپکر تیار ہوگئی ہین انکا اشتہار جدا جدا چھاپا جاتا ہے ۔ محمد ذکا اللہ

قیمت ۱۲/ مکارم الاخلاق محصول ۱۰/

نہایت مستند و معتبر اعلے درجہ کی علم اخلاق کی بیس عربی فارسی کتابوں سے انتخاب کر کے ۲۳۶ مضامین اخلاق گیارہ بابون مین لکھے ہین اور ایک باب مین دس مضامین متفرق لکھے ہین ۔ باب اول سے خدا تعالے کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور اسکا فضل و کرم جو انسان پر ہے معلوم ہوتا ہے ۔ باب دوم سے تہذیب اخلاق کے اصول باب سوم سے علم و عمل و عقل کی کیفیت ۔ باب چہارم سے رکھنے سنے کا حال ۔ باب پنجم سے عشق و محبت باب ششم سے

گناہ و توبہ کا حال باب ہفتم سے دنیا اور محبت دنیا کی کیفیات باب ہشتم سے معاملات دنیا کے حالات باب نہم [illegible]
و فضائل اخلاق - باب دہم سے وقت - عمر - موت کا حال - باب دہم سے حکایات - کل اس کتاب [illegible]
صفحہ ہین قیمت ۱۲؍ محمد عطاء اللہ دہلی چیلون کا کوچہ۔

قیمت ۶؍ تہذیب الاخلاق محصول ؍

زمانہ دراز گذرا کہ شہنشاہ چین کو جب یہ معلوم ہوا کہ ملک تبت مین لاماگرو کے مندر مین ایک کتب خانہ
جسمین نہایت مقدس قدیمی کتابین سنسکرت کی موجود ہین - اسکو ان کتابوں کا اشتیاق پیدا ہوا [illegible]
لاماگرو کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ مین حکیم کے فو کو بھیجتا ہون آپ عنایت فرماکر اسکو سیر کتب خانہ
اجازت دینگے فو کی عمر پچاس سال کی تہی - وہ نہایت وجیہ اور فصیح اور صاحب علم تہا وہ یہان نہایت [illegible]
و احتشام سے آیا اور مندر مین بہت کچہ پڑہا یا - اور کتب خانہ کی کتابونکو چہہ مہینہ تک مطالعہ کیا اس [illegible]
اسکی تحریری امداد ایک فاضل نے بہی لاماگرو کی طرف کی اسنے بہت سے مضامین انتخاب کر کے نقل کئے اور پہر انکو [illegible]
لیجا کر اپنی زبان مین ترجمہ کئے - اس ترجمہ کو اہل چین بڑے ذوق شوق سے پڑہتے تہے - انکا ترجمہ [illegible]
زبان مین ہوا ہے - ہمنے ابتدا مین زیادہ تر مضامین اسی کتاب سے لکہے ہین - پہر ہمنے رامائن کو پڑہا اور
حصہ اسکا اخلاق کے مضمون سے متعلق تہا اسکو انتخاب کیا - جناب سر جان میور صاحب نے کتاب [illegible]
اور اور مستند کتابوں سے اخلاق کے مضامین انتخاب کر کے انگریزی زبان مین نظم و نثر مین ترجمہ کئے ہین [illegible]
اون مین سے بہی بہت سے مضامین انتخاب کئے - راجہ بہرتری کے شلکے کے مضامین بہی انگریزی [illegible]
کئے ہین غرض اسطرح سے یہ مجموعہ ۱۷ مضامین اخلاق اور ام و - اور مضامین [illegible] کا ہمنے لکہا ہے۔

قیمت ۵؍ مبادی الانشا حصہ اوّل محصول ؍

(۱) کا غذات امتحان لکہنے کے قواعد جنکے پابند نہونسے سالانہ طالبعلمونکی نمبر کم ہوتے ہین بالتفصیل [illegible] علم
کی تعریف و موضوع - انشا پردازی کے کونسے مصالح اور اسباب لازمی و ضروری ہین اور انمین سے ان مدارس [illegible]
متعلمونکے لئے کہان تک موجود ہین اور کہانتک [illegible] لئے مہیا ہونے چاہئین کن کن باتونکو ملحوظ خاطر رکہنا چاہئے
کہ جس سے انکی استعداد اور لیاقت کا اظہار اچہی طرح ہو اور انکا وقت ضایع نہو - (۳) جب صرف و نحو کی تعلیم کا
آغاز ہوا تکے قواعد کی مشق کی طرز کیا اختیار [illegible] کہ جس سے انکو الفاظ کے اشتقاق کے طریقے اور عبارتونکی

انکو معلوم ہو جائیں اور غیروں کی عبارت میں عیب و صواب جانچنے کی لیاقت پیدا ہو جائے - علم بیان میں عبارات تشبیہات وغیرہ کا بیان لکھا گیا ہے کہ جس سے طالبعلموں کو معلوم ہو کہ انکو کیونکر استعمال کرتے ہیں (۴) پیرا فریز (جسکا ترجمہ کرنا کہتے ہیں) قواعد جنسے کہ طالب علموں کو اور وں کی نظم و نثر کا بیان کرنا اپنی عبارت میں اسطرح آجائے کہ عبارت بدلجائے اور مضمون میں فرق نہ آئے (۵) خطوط نویسے کے آئین و قوانین وطرز و روش عبارت (۶) مضامین بیانیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلموں کو ایسے مضامین لکھنے آئیں کہ جنمیں کسی شئے کے حالات بیان ہوں (۷) مضامین تاریخیہ کے قواعد کہ جنسے طالبعلموں کو تاریخی واقعات اور اونکے اسباب و نتایج کا بیان کرنا آئے (۸) مضامین استدلالیہ کے قواعد جنسے وہ مضامین لکھنے آئیں کہ جنمیں دلائل منطقی اور براہین حکمیہ سے کام پڑتا ہے اور کسی امر کی نسبت دلائل موافق و مخالف کو لکھا کر کے نتایج نکالیجاتے ہیں

قیمت ۸ مبادی الانشا حصہ دوم محصول ۱/

(۱) تمہید میں انشا پردازی کی تعریف وطرز ادائے سخن کا بیان (۲) علم معانی کا بیان جسقدر اردو زبان سے متعلق ہے (۳) علم بدیع کا بیان ایک نئے طرز سے لکھا ہے کہ صنایع و بدایع کو کیونکر کام میں لانا چاہیئے - صنایع جو مشہور ہیں وہ کیونکر اور کہاں استعمال کرنے چاہئیں - اور بعض صنایع جدید بھی لکھے ہیں - (۴) قوت بیانیہ و قوت فہم سخن کیونکر بڑہتی ہے (۵) مذاق سخن و اشتراز سخن کا بیان اور کتابوں کے پڑہنے کے نئے ہدایتیں کہ کیونکر پڑہنا چاہیئے اور انکے بڑے بھلے پر لکھنے کے طریقے مضامین تاریخیہ و بیانیہ و استدلالیہ کی مثالیں لکھی ہیں (۶) اوضاع و اطوار لکھنے کے مظاہر قدرت و نیچر کے عمل و آثار و پیداوار کے بیان کرنے کے فضائل و اخلاق بیان کرنیکے قواعد لکھے ہیں اور اونکی توضیح مضامین لکھکر کی ہے (۷) آدمیوں کی یادگار لکھنے کے اپنے حال لکھنے کے دوست واعظ مقرر اور کسی پیشہ ور کے حال لکھنے کے قواعد (۹) ہجو و ظرافت کے مضامین لکھنے کے طریقے ہر ایک قاعدے کے لئے کئی مثالیں لکھی ہیں غرض ان دونوں حصوں کے پڑہنے سے اصول انشا پردازی سے مڈل کلاس کے طالب علموں کو ایسی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جواب مضمون آسان آسان جیسے انکے امتحانوں میں آتے ہیں باقاعدہ لکھہ سکیں گے -

محمد عطاء اللہ دہلی چیلیوں کا کوچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان اور قیصری حکومت

تمہید

دنیا کے حالات ہر ماہ و ہر سال و ہر صدی مین بدلتے رہتے ہین اگر ہم کسی ملک کے حالات کو مکرر دیکھین تو اس کو نہ صرف تذکرہ سمجھنا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا لازم ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے مین کہان سے کہان تک دنیا کی رفتار مین فرق ہو گیا ہے ہماری اردو کی زبان مین خلاف اسکے اسٹاٹسٹکس یعنی تقویم البلد بہت ہی کم مستعمل ہوتی ہے شایستہ ممالک مین علم بلد سے بہت بڑے بڑے نتائج نکالے جاتے ہین اور بڑی لمبی چوڑی تحریرون کو صرف ایک مختصر نقشے مین بتلا دیا جاتا ہے مگر ہنوز یہان قیل و قال کا رواج نہین ہوا ہے اگرچہ اس مطلب خیز اختصار مین ناظرین کی دلچسپی نہین ہوتی ہے اور اسکے سوچنے سمجھنے مین بہت کچھ چشم و دماغ پر بار پڑتا ہے مگر امعان نظر سے دیکھی جاوے تو اس مین درحقیقت بڑے بڑے فوائد قوم کو حاصل ہوتے ہین چونکہ مجھکو لمبی چوڑی بے معنی تمہید لکھنے کی عادت نہین ہے اس لیے مین اپنے اصلی مقصد کو شروع کر دیتا ہون اور ہندوستان کے موجودہ زمانے کا نقشہ نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ کھینچ کر ناظرین خوردہ بین کے ملاحظہ کے لیے پیش کرتا ہون —

ہندوستان اور قیصری حکومت

ہندوستان مین عاملانہ اختیار بحیثیت عامہ نہ بطرز عہدہ مخصوص ایک گورنر جنرل کو حاصل ہین جسکا لقب وایسراے و نائب السلطنت ہے۔ اس کا تقرر خود ملکہ کے اختیار مین ہے اور وہ جو سیکرٹری اسٹیٹ ہند کے احکام کے بموجب کام کیا کرتا ہے اس گورنر جنرل کو بامداد کونسل اون تمام آدمیون کے لیئے جو ہندوستان مین سلطنت ملکہ معظمہ مین رہتے ہون (خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی یا اور ملکون کے باشندے ہون) قوانین بنانیکا اختیار ہے اور رعایاے شاہی کے لیئے بھی وضع قانون کا اختیار حاصل ہے جو ہندوستانی ریاستون اور اون ملکون مین رہتے ہین جو ملکہ معظمہ کے دوست سمجھے جاتے ہین گورنر جنرل کی سالانہ تنخواہ ۲۵۰۸۰۰ روپیہ ہے۔

فہرست ہندوستان کے گورنر جنرلون کی مع اونکی تاریخ تقرر کے

(۱) وارن ہسٹنگز ــ ــ ــ سنہ ۱۷۷۴ء
(۲) سر جان میکفرسن ــ ــ ــ سنہ ۱۷۸۵ء
(۳) ارل (مارکوئس) کارنواس سنہ ۱۷۸۶ء
(۴) لارڈ ٹیموتھ (سر جان شور) سنہ ۱۷۹۳ء
(۵) ارل آف مارننگٹن (مارکوئس ولزلی) سنہ ۱۷۹۸ء
(۶) مارکوئس کارنواس ــ ــ ــ سنہ ۱۸۰۵ء
(۷) سر جی بارلو ــ ــ ــ سنہ ۱۸۰۵ء
(۸) ارل آف منٹو ــ ــ ــ سنہ ۱۸۰۷ء
(۹) ارل ماٹرا مارکوئس ہسٹنگز ــ ــ سنہ ۱۸۱۳ء
(۱۰) ارل امہرسٹ ــ ــ ــ سنہ ۱۸۲۳ء
(۱۱) لارڈ ولیم بنٹنگ ــ ــ ــ سنہ ۱۸۲۸ء
(۱۲) لارڈ آکلینڈ ــ ــ ــ سنہ ۱۸۳۵ء

(۱۳) لارڈ آکلینڈ ـــ ـــ ۱۸۴۲ء (۲۰) لارڈ ارل آف نارتھ بروک ۱۸۷۲ء

(۱۴) سر ہنری (لارڈ) ہارڈنگ ـــ ۱۸۴۴ء (۲۱) لارڈ ارل لٹن ـــ ۱۸۷۶ء

(۱۵) ارل آف ڈلہوسی ـــ ۱۸۴۷ء (۲۲) مارکوئس آف رپن ـــ ۱۸۸۰ء

(۱۶) لارڈ کیننگ ـــ ۱۸۵۵ء (۲۳) مارکوئس آف ڈفرن وآوا ۱۸۸۴ء

(۱۷) لارڈ الجن ـــ ۱۸۶۲ء (۲۴) مارکوئس آف لینسڈون ـــ ۱۸۸۸ء

(۱۸) سر جان (لارڈ) لارنس ـــ ۱۸۶۳ء (۲۵) لارڈ لینسڈون ـــ ۱۸۸۸ء

(۱۹) ارل آف میو ـــ ۱۸۶۹ء (۲۶) لارڈ الگن ـــ ۱۸۹۴ء

ہندوستانی سلطنت کی حکومت ایک سیکرٹری اسٹیٹ یعنی وزیر ہند کو سپرد ہے اوس کی امداد کے لیے ایک کونسل ہے جسمین دس ممبرون سے کم نہین ہوتے ان لوگون کے خالی عہدون پر سیکرٹری اسٹیٹ ہند کو دوسرے لوگون کے بھرتی کرنیکا اب اختیار ہوگیا ہے لیکن کونسل کا بڑا حصہ اون لوگون سے ہونا چاہیے جنہون نے ہندوستان مین دس برس تک نوکری کی ہو یا بود و باش رکھی ہو۔ اور اپنی تاریخ تقرر سے وقت ہندوستان کو چھوڑے ہوے دس برس سے زیادہ کا عہد نہ گذر گیا ہو۔ اور اگر کوئی شخص باین صفات موصوف نہو تو وہ اوسوقت تک اون مین شامل نہین کیا جاسکتا جبتک کہ دوسرے ممبران صفتون سے موصوف نہون یہ لوگ دس برس تک اپنے کام پر مقرر رہ سکتے ہین۔ لیکن اگر پارلیمنٹ کے دونون ہوس تحریک کرین تو کوئی ممبر علیحدہ بھی کردیا جاسکتا ہے۔ اور سکرٹری اسٹیٹ ہند اگر کسی خاص وجہہ سے چاہے تو کونسل کے کسی ممبر کو پانچ سال تک اور بھی رکھہ سکتا ہے۔

ان مین کا کوئی ممبر پارلیمنٹ مین داخل نہین ہوسکتا۔

کونسل کا کام یہ ہے کہ سیکرٹری اسٹیٹ ہند کی ہدایت کے بموجب اون کامون کو کرے جو سلطنت متحدہ مین ہندوستان کے متعلق ہوا کرتے ہین۔ مگر اس کونسل کو خود کسی کام کے آغاز کرنیکا اختیار نہین ہے۔ علاوہ بریں ایکٹ ۱۸۵۸ء کے بموجب سیکرٹری اسٹیٹ ہند کو ہندوستانی محاصل کے ہندوستان وغیرہ مین خرچ کرنیکا بھی اختیار حاصل ہے اور کسی قسم کی منظوری یا روپیہ خرچ کرنیکی اجازت اس محاصل مین سے بغیر کثرت رائے کونسل کے نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اون سوالات مین جن مین حکومت ہند کو دوسری طاقتون سے تعلق ہے اور صلح و جنگ کے معاملات مین اور اون امورات مین جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستون کی پالسی کے متعلق ہین اونکی نسبت مین غرض کہ علی العموم اون سب باتون مین جنمین کسی قسم کا اخفا ضروری ہے سیکرٹری ہند خود اپنے ذاتی اختیار پر کام کرتا ہے۔ سیکرٹری کو یہی اختیار ہے کہ کونسل کو کمیٹیون مین منقسم کرے اور کارروائی کے قواعد ٹھہراوے۔ کم از کم کونسل کی ایک مجلس ہفتہ وار منعقد ہونا ضرور ہے جسمین اقل مرتبہ پانچ ممبرونکی حاضری لازمی ہے۔

ہندوستان مین گورنرجنرل کی حکومت کونسل کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے جسمین پانچ معمولی ممبر اور ایک ممبر تعمیرات شامل ہوتا ہے اس ممبر کے عہدے کو گورنمنٹ شاہی جب چاہتی ہے خالی بھی رکھا کرتی ہے۔ کمانڈر انچیف ہی بلکہ عادت یہ ہے کہ ہمیشہ ہی اس کونسل کا غیر معمولی ممبر ہوا کرتا ہے اور جب کبھی کونسل کسی گورنر یا لفٹنٹ گورنر کے کسی صوبہ

مین منعقد ہوتی ہے تو یہ لوگ بھی اوسمین شامل ہوا کرتے ہین - کونسل کے معمولی ممبر صیغہ جات ذیل کے صدر ہوا کرتے ہین فنانس - تجارت - ہوم - مالگذاری وزراعت فوج - وضع آئین اور صیغہ تعمیرات وایسرائے بہادر صیغہ خارجیہ کا کام معمولاً اپنے ہی ذات خاص سے انجام دیا کرتے ہین - ممبران کونسل گورنر جنرل وگورنران مدراس وبمبئی کا تقرر شاہی اختیار سے ہوتا ہے - ان کونسل کے ممبرون اور نیز اوڈیشنل ممبرون سے جو دس سے ۱۶ تک قانون بنانیکے واسطے مقرر ہوا کرتے ہین واضعان قانون وآئین کی کونسل بنتی ہے اور گورنر جنرل ان اڈیشنل ممبرون کو مقرر کیا کرتا ہے کونسل واضعان قانون وآئین کی کارروائی علانیہ ہوتی ہے - دوسرے دس صوبون کے لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنرون کے مقرر کرنیکا اختیار بہ پسندیدگی سیکرٹری اسٹیٹ ہند کے گورنر جنرل کو ہی ہے -

گورنران مدراس وبمبئی جنمین سندھ بھی داخل ہے ہین سے ہر ایک کی اپنی ہی جدا جدا کونسل ہے اور انکی سول سروس اور فوج بھی جدا جدا ہے لفٹنٹ گورنران بنگال مغربی وشمالی واودھ کے پاس بھی ایک ایک کونسل واضع قوانین ہے - لیکن او نتظمان صوبجات کے پاس نہ تو کوئی کونسل ہے اور نہ اون کو وضع قانون کا اختیار ہے - اگرچہ وائسرائے سب سے بڑا حاکم ہے مگر لوکل گورنمنٹون کو بھی اپنے انتظامی کامون مین بہت بڑا خودمختارانہ اختیار حاصل ہے - ہر ایک صوبہ مین کئی کئی قسمتین ہوتی ہین اور اون پر ایک کمشنر حکمرانی کرتا ہے - اور قسمتون مین کئی ضلعے ہوتے ہین اور یہ انتظامًا ملکی تقسیم کا سب سے چھوٹا حصہ ہے - اس ضلع پر ایک عامل

کلکٹر مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے نام سے حاکم ہوتا ہے جسکو ضلع کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہین اور گورنر کو جوابدہی کے لیے یہی شخص ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس عہدہ دار کے ماتحت اکثر اضلاع مین) جائنٹ مجسٹریٹ اسسٹنٹ مجسٹریٹ یا ایک دو ڈپٹی کلکٹر وغیرہ عہدہ دار ہوا کرتے ہین۔ کہین کہین ضلعون مین مجسٹریٹ ہی جج بھی ہوتا ہے اور بعض مقام پر یہ دونون خدمتین جدا جدا ہوتی ہین۔ اس طرح کے اضلاع کی تعداد برٹش انڈیا مین تقریباً ۲۴۰ ہے آیندہ لکھے ہوے نقشہ جات مردم شماری مین بمبئی مدراس کلکتہ رنگون عدن بھی مع ضلع شمار کیے گئے ہین اور اس سبب سے ضلعون کی تعداد ۲۵۲ ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کی ملکداری کے لحاظ سے دو قسمین ہین ایک علاقہ انگریزی دوسری ریاستہاے خراج گذار علاقہ انگریزی ہر صورت سے انگریزی عہدہ دارون کے اختیار مین ہے۔ لیکن جو اختیار کہ سپریم گورنمنٹ (یعنی گورنر جنرل) کو ریاستہاے دیسی پر ہے وہ سب جگہہ یکسان نہین ہے۔ ان ریاستون مین وہان کے سردار یا اون کے وزیر یا وہان کی مجلسین رزیڈنٹون یا گورنر جنرل کے ایجنٹون کی امداد سے حکومت کرتے ہین اور یہ ایجنٹ کہین کہین جدا جدا ریاستون کے لیے مقرر ہوتے ہین اور کہین کہین چند ریاستون کے واسطے ایک ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ان ہندوستانی سردارون کو کسی سے صلح و جنگ کرنیکا اختیار نہین ہے اور نہ وہ باہم ایک دوسرے کے یہان اور نہ کسی بیرونی سلطنت کو ایلچی بھیج سکتے ہین۔ اونکو یہ بھی اختیار نہین ہے کہ ایک حد معین سے زیادہ اپنے یہان فوج بھی نوکر رکھہ سکین۔ کوئی یوروپین بغیر خاص منظوری گورنمنٹ آف انڈیا کے اون کے یہان نوکر بھی نہین رہ سکتا۔ اور

سپریم گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بد انتظامی کی وجہ سے جس رئیس کو چاہین حکومت سے برطرف کردے شرائط متذکرہ بالا کے ساتھ ہر ایک رئیس کو اپنے ملکون مین ہر طرح کے شاہی اختیارات حاصل ہین بعض ان مین سے سالانہ خراج ادا کرتے ہین - اور بعض ایسے ہین کہ جو برائے نام خراجگذار ہین اور خراج بعضون سے نہین لیا جاتا ہے -

لوکل گورنمنٹ

مارچ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۷۱۶ قصبے ایسے تھے جن مین میونسپل کمیٹی کا انتظام تھا - ان قصبونکی کل آبادی ڈیڑہ کروڑ تھی - ان میونسپل کمیٹیون کا کام یہ ہے کہ سڑکون اور کارہائے آب رسانی نالیون بازارون اور حفظ صحت کے کامون کی خبر گیری کیا کرین محصول تشخیص کرنا قواعد بنانا ترقی کی صورتین نکالنا روپیہ کا خرچ کرنا بھی انہین کا کام ہے - لیکن محصول کے لینے اور قوانین کے اجرا سے پیشتر ان کو انکی منظوری صوبہ کے گورنر سے لے لینا ضرور ہے لوکل سیلف گورنمنٹ کے قوانین سنہ ۱۸۸۳ء کی روسے (الکشن) انتخاب کے اصول کم وبیش تمام ہندوستان مین پہیلائے گئے ہین - اور تمام بڑے بڑے شہرون مین اور بہت سے چہوٹے چہوٹے مقامون مین بھی کمیٹی کے ممبرون کے تقرر کے واسطے انتخاب کا طریقہ جاری ہو گیا ہے - ہر ایک جگہہ پر کمیٹیون کے ممبر کثرت سے ہندوستانی ہی ہوتے ہین - اور بہت سی جگہون مین فقط ہندوستانی ہی ہین -

آبادی اور رقبہ

(۱) آبادی کی ترقی اور اوسکی حالت موجودہ -

نقشہ ذیل سے وہ تخمینی آبادی اور رقبہ مربع میلوں میں معلوم ہوتا ہے جو چہ مرتبہ دس دس سال کے بعد شمار کی گئی ہے اس شمار میں سیکڑے چھوڑ دے گئے ہیں۔

علاقہ انگریزی

سال	رقبہ	آبادی	سال	رقبہ	آبادی
۱۸۴۱ء	۶۲۶۰۰۰	۱۵۸۵۸۰۰۰۰	۱۸۷۱ء	۸۶۰۰۰۰	۱۹۵۸۴۰۰۰۰
۱۸۵۱ء	۷۷۶۰۰۰	۱۷۸۵۰۰۰۰۰	۱۸۸۱ء	۸۷۵۱۸۶	۱۹۸۸۶۰۰۰۰
۱۸۶۱ء	۸۵۶۰۰۰	۱۹۶۰۰۰۰۰۰	۱۸۹۱ء	۹۶۴۹۹۲	۲۲۱۱۷۰۰۰۰

نقشہ جات ذیل سے وہ بڑی بڑی تفصیلات معلوم ہوتی ہیں جو ۲۶۔ فروری ۱۸۹۱ء کے وقت دریافت ہوئی ہیں۔ اور نیز ان میں پہلی مردم شماری کی آبادی بھی دکھائی گئی ہے

علاقہ جات انگریزی	رقبہ مربع میلوں میں	[illegible]	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل بابت ۱۸۹۱ء
اجمیر	۲۷۱۱	۲	۴۶۰۷۲۲	۵۴۲۳۵۸	۸۱۶۳۶	۲۰۰
آسام	۴۹۰۰۴	۱۳	۴۸۸۱۴۲۶	۵۴۷۶۸۳۳	۵۹۵۴۰۷	۱۱۲
بنگالہ	۱۵۱۵۴۳	۴۸	۶۶۷۵۰۵۲۰	۷۱۳۴۶۹۸۷	۴۵۹۶۴۶۷	۴۷۱
برار	۱۷۷۱۸	۶	۲۶۷۲۶۷۳	۲۸۹۷۴۹۱	۲۲۴۸۱۸	۱۶۳
احاطہ بمبئی						
بمبئی	۷۷۲۷۵	۱۹	۱۴۰۵۷۲۸۴	۱۵۹۸۵۲۷۰	۱۹۲۸۹۸۶	۲۰۷
سندھ	۴۷۷۸۹	۵	۲۴۱۳۸۲۳	۲۸۷۱۷۷۴	۴۵۷۹۵۱	۶۰
عدن	۸۰	۲	۳۴۸۶۰	۴۴۰۷۹	۹۲۱۹	
میزان بمبئی	۱۲۵۱۴۴	۲۶	۱۶۵۰۵۹۶۷	۱۸۹۰۱۱۲۲	۲۳۹۵۱۵۶	۱۵۱

علاقہ جات انگریزی	رقبہ مربع میلوں میں	[illegible]	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل
برہما						
بالائی	۸۳۴۷۳	۱۷	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۴۶۹۳۳	۳۵
پائین	۸۷۹۵۷	۱۹	۳۷۳۶۷۷۱	۴۶۵۸۶۲۷	۹۲۱۸۵۶	۵۳
میزان برہما	۱۷۱۴۳۰	۳۶	+	۷۶۰۵۵۶۰	+	۴۵
ممالک متوسط	۸۶۵۰۱	۱۸	۹۸۳۸۷۹۱	۱۰۷۸۴۲۹۴	۹۴۵۵۰۳	۱۲۵
کورگ	۱۵۸۳	۱	۱۷۸۳۰۲	۱۷۳۰۵۵	۵۲۴۷	۱۰۹
مدراس	۱۴۱۱۸۹	۲۲	۳۰۸۲۷۱۱۳	۳۵۶۳۰۴۴۰	۴۸۰۳۳۲۷	۲۵۲
ممالک مغربی شمالی و اودھ						
ممالک مغربی شمالی	۸۳۲۸۶	۳۷	۳۲۷۶۲۷۶۶	۳۴۲۵۴۲۵۴	۱۴۹۱۴۸۸	۴۱۱
اودھ	۲۴۲۱۷	۱۲	۱۱۳۸۷۷۴۱	۱۲۶۵۰۸۳۱	۱۲۶۳۰۹۰	۵۲۲
میزان ممالک مغربی شمالی و اودھ	۱۰۷۵۰۳	۴۹	۴۴۱۵۰۵۰۷	۴۶۹۰۵۰۰۵	۲۷۵۴۵۷۸	۴۳۶
پنجاب	۱۱۰۶۶۷	۳۱	۱۸۸۴۳۱۸۶	۲۰۸۶۶۸۴۷	۲۰۲۳۶۶۱	۱۸۰
کوئٹہ وغیرہ	۰	۰	۰	۲۷۲۷۰	۲۷۲۷۰	۰
جزائر انڈمان	۰	۰	۱۴۶۲۸	۱۵۶۰۹	۹۸۱	
میزان کل علاقہ انگریزی	۹۶۴۹۹۲	۲۵۲	۱۹۸۸۶۰۶۰۶	۲۲۱۱۷۲۹۵۲	۲۲۳۱۲۳۴۶	۲۲۹

خانہ بہگی مین انون مین ذیل کی آبادیان شامل ہین -

شمالی و شمالی علاقہ آسام ۴۴۶۳۴۴

بالائے برہما ۲۹۴۶۹۳۳

کوئٹہ وغیرہ ۲۷۲۷۰

اگر اس تعداد کو خارج کردیا جائے تو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین شامل نہین تہی تو خالص بیشی علاقہ انگریزی کی ۱۹۲۹۴۵۰۹ رہجائیگی -

کل برٹش انڈیا کی آبادی تمام روے زمین کے تخمینے آبادی کے ساتوین حصے کے برابر ہے - برار کا علاقہ مشروطًا جو ہمارے سرکار ابد قرار نظام کا ہے گورنمنٹ قیصری کے ہاتہہ مین فوج کنٹنجنٹ کی تنخواہ کے واسطے سپرد کیا گیا ہے - اور ریاست میسور مارچ ۱۸۸۱ء مین وہان کے ہندو راجہ کو واپس کردی گئی ہے -

اون صوبجات ہند کے سوا جو براہ راست انگریزون کے ہاتہہ مین ہین ایک بہت سی خراج گذار ہندوستانی ریاستین کم و بیش انڈین گورنمنٹ کی زیر حکومت ہین جنکا رقبہ ۵۹۵۱۶۷ میل مربع اور آبادی ۶۶۰۵۰۴۷۹ حسب تفصیل ذیل ہے -

نام ریاست یا ایجنسی	رقبہ میلون مین	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل
حیدر آباد	۸۲۶۹۸	۹۸۴۵۵۹۴	۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۶۹۱۴۴۶	۱۳۹
بڑودہ	۸۲۲۶	۲۱۸۵۰۰۵	۲۴۱۵۳۹۶	۲۳۰۳۹۱	۲۹۴

نام ریاست یا ایجنسی	رقبہ مربع میلون مین	آبادی سنہ ۱۸۸۱ع	آبادی سنہ ۱۸۹۱ع	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل
میسور	۲۷۹۳۶	۴۱۸۶۱۸۸	۴۹۴۳۶۰۴	۷۵۷۴۱۶	۱۷۷
کشمیر	۰۰۹۰۰	-	۲۵۴۳۹۵۲	۲۵۴۳۹۵۲	۳۱
راجپوتانہ	۱۳۰۲۶۸	۹۹۵۹۰۱۲	۱۲۰۱۶۱۰۲	۲۰۵۷۰۹۰	۹۲
وسط ہند	۷۷۸۰۸	۹۳۸۷۱۱۹	۱۰۳۱۸۸۱۲	۹۳۱۶۹۳	۱۳۳
ریاستہا احاطہ بمبئی	۶۹۰۴۵	۶۹۲۶۴۶۴	۸۰۵۹۲۹۸	۱۱۳۲۸۳۴	۱۱۷
مدراس	۹۶۰۹	۳۳۴۴۸۴۹	۳۷۰۰۶۲۲	۳۵۵۷۷۳	۳۰۵
ممالک متوسط	۲۹۴۳۵	۱۷۰۹۷۲۰	۲۱۶۰۵۱۱	۴۵۰۷۹۱	۷۳
بنگال	۳۵۰۳۴	۲۷۸۶۴۴۶	۳۲۹۶۳۷۹	۵۰۹۹۳۳	۹۳
ممالک مغربی شمالی	۵۱۰۹	۷۴۱۷۵۰	۷۹۲۴۹۱	۵۰۷۴۱	۱۵۵
پنجاب	۳۸۲۹۹	۳۸۶۰۷۶۱	۴۲۶۳۲۸۰	۴۰۲۵۱۹	۱۱۱
ریاستہا شان	-	•	۲۹۹۲	۲۹۹۲	
میزان ریاستہا ہندوستانی	۵۵۵۱۶۷	۵۴۹۳۲۹۷۸	۶۶۰۵۰۴۷۹	۱۱۱۱۷۵۰۱	۱۱۱
میزان کل ہندوستان	۱۵۶۰۱۶۰	۲۵۳۷۹۳۵۱۴	۲۸۷۲۲۳۴۳۱	۳۳۴۲۹۹۱۷	۱۸۴

تیسرے خانہ مین جو تعداد ذیل شامل ہے راجپوتانہ کی آبادی مین ۴۴۷۱۶

آبادی کشمیر ۲۹۵۲۳۴۵۲

ریاستہاے شان ۲۹۹۲

اگر ان کو نکال ڈالا جائے جو ۱۸۸۱ع کی مردم شماری مین شامل نہین تھی تو خالص بشمول ہندوستانی ریاستون مین ۵۲۶۹۱۱۸ ہوتی ہے - اور اسیطرح پر خالص مشمولہ تمام ہندوستان کی آبادی مین ۲۳۴۱۲۰۷۲ ہوتی ہے

اس آبادی کے سوا جسکا اوپر ذکر ہوا اور جو ۱۸۹۱ع مین شمار کی گئی تھی اور بھی کئی مقام کی آبادی ہر جسکے شمار خاندان اور قومون کی تحریر کے ذریعہ سے ہوئی ہے - اور کچھہ اور ایسے علاقے ہین کہ جنکی مردم شماری باقاعدہ ہوئی تھی مگر اون کے کاغذات سرحدی جھگڑون مین تلف ہو گئے - تاہم اونکی کچھہ کچھہ بے قاعدہ مینزانین باقی رہ گئی ہین جو ذیل مین لکھی جاتی ہین -

علاقہ انگریزی	تخمینہ مردم شماری
سرحد بالاے برہما (کھامتو درگا تہا ئین) ----	۲۲۱۷۴
بلوچستان انگریزی جسمین قطع وغیرہ شامل نہین ہے ---	۱۴۵۴۱۷
سرحد برہما -------	۷۴۲۷۶
میزان علاقہ انگریزی ----	۲۶۱۹۱۰
سکم -------	۳۰۴۵۸
ریاستہاے شان ----------	۳۷۲۹۶۹

راجپوتانہ (بھیل وغیرہ) ۲۰۴۲۴۱

میزان علاقہ ریاستہاے ہندوستانی ۶۰۷۶۶۸

ہندوستانی بڑی بڑی ریاستون کے زیادہ مشرح حالات

نام ریاست	رقبہ مربع میلون(۱)	آبادی ۱۹۰۱ء	تخمینی آمدنی	خاندان حکمران
حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۱۱۵۳۷۰۴۰	۳۳۴۰۰۰۰۰	مسلمان ترک
بڑودہ	۸۲۲۶	۲۴۱۵۳۹۶	۱۵۳۰۰۰۰۰	مرہٹہ
میسور	۲۷۹۳۶	۴۹۴۳۶۰۴	۱۴۷۵۰۰۰۰	ہندو
کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۵۴۳۹۵۲	۵۰۰۰۰۰۰	سکھ دوگرا
		ریاستہاے راجپوتانہ		
اودیپور	۱۲۸۶۱	۱۸۴۴۳۶۰	۲۳۸۱۴۲۰	راجپوت شیشودیہ
جودہپور	۳۷۴۴۵	۲۵۲۱۷۲۷	۴۲۹۰۷۴۰	راجپوت راٹھور
بیکانیر	۲۳۰۹۰	۸۳۱۹۵۵	۲۰۰۱۴۹۰	〃 〃 〃
جیپور	۱۵۳۴۹	۲۸۳۲۲۷۶	۶۵۵۴۸۵۰	〃 کچھواہیہ
بھرتپور	۱۹۶۱	۶۴۰۱۰۳	۲۷۰۹۳۸۰	جاٹ

(۱) اس مین وہ رقبہ شامل نہین ہے جو تحت حکومت سرداران وسط ہند کے ہے

نام ریاست	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	تخمینے آمدنی	خاندان حکمران
دہولپور	۱۱۵۶	۲۷۹۸۹۰	۱۰۲۵۰۰۰	جاٹ
الور	۳۰۵۱	۷۶۷۷۸۶	۲۶۶۱۰۰۰	راجپوت ترکا
جہالاواڑ	۳۰۴۳	۳۴۳۶۰۱	۱۵۴۲۷۰۰	راجپوت جہالا
ٹونک	۲۸۳۹	۳۵۰۰۶۹	۱۳۳۸۶۹۰	مسلمان پٹھان بونیر
کوٹا	۳۸۰۳	۵۲۶۲۶۷	۲۲۵۰۰۲۰	راجپوت ہارا
		ریاستہاے وسط ہند		
اندور	۹۶۲۵	۱۰۹۹۹۹۰	۵۸۰۴۶۲۰	مرہٹہ
ریوا	۱۲۶۷۹	۱۵۰۸۹۴۳	۱۳۳۴۰۷۰	مرہٹہ
بہوپال	۶۹۵۰	۹۵۲۴۸۶	۴۰۰۰۰۰۰	مسلمان افغان
گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۳۷۸۷۷۴	۱۳۹۱۰۴۰۰	مرہٹہ
ریاستہاے بمبئی				
کچھ (۱)	۶۵۰۰	۵۵۸۴۱۵	۱۷۸۵۰۰۰	راجپوت
کولاپور	۲۸۱۶	۹۱۳۱۳۱	۳۳۷۸۴۳۰	مرہٹہ
خیرپور سندھ	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷		مسلمان بلوچ
ریاستہاے مدراس				
تراونکور	۶۷۳۰	۲۵۵۷۷۳۶	۷۸۴۸۲۸۰	ہندو
کوچین	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	۱۷۲۲۹۸۰	ہندو
بستر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۸۴	۱۶۸۲۷۰	ہندو گونڈ

(۱) اس مین کچھ رقبہ راجپوتانہ کا شامل ہے

نام ریاست	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	تخمینہ آمدنی	خاندان حکمران
کوچ بہار	۱۳۰۷	۵۷۸۸۶۳	۱۷۹۹۹۸۰	ہندو
ٹپرا (پہاری ریاست)	۴۰۸۶	۱۳۷۴۴۲	۹۸۷۸۰۰	ہندو
رامپور	۹۴۵	۵۵۱۲۴۹	۳۴۵۳۰۰۰	مسلمان افغان روہیلہ
گڑھوال	۴۱۶۴	۲۴۱۲۴۲	۸۰۰۰۰	ہندو
		ریاستہائے پنجاب		
پٹیالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲۱	۵۶۴۰۰۰۰	سکھ جاٹ
بہاولپور	۱۷۲۸۵	۶۵۰۰۴۲	۱۶۰۰۰۰۰	مسلمان داؤدپترا
جھیند	۱۲۶۸	۲۸۴۵۶۰	۶۲۲۰۰۰	سکھ جاٹ
نابھا	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	۷۰۰۰۰۰	//
کپورتھلہ	۵۹۸	۲۹۹۶۹۰	۲۰۰۰۰۰۰	سکھ
منڈی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۴۰۶۰۰۰	راجپوت
سرمور (ناہن)	۱۱۰۸	۱۲۴۱۳۴	۲۱۰۰۰۰	//
مالیرکوٹلہ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	۳۱۴۰۰۰	مسلمان افغان
فریدکوٹ	۶۴۳	۱۱۵۰۴۰	۳۰۰۰۰۰	جاٹ سکھ

چمپا	۲۱۲۶	۱۲۴۰۳۲	۳۵۰۰۰۰	راجپوت
سکیت	۴۰۴	۵۲۴۰۳	۱۰۵۰۰۰	رر
کلسیا	۱۴۹	۶۸۶۳۳	۱۹۳۰۰۰	جاٹ سکھ
سکم		۳۰۴۵۸	۱۰۰۰۰	بدھ
ریاستہاے شان	۰	۳۷۲۹۶۹	۰	۰

نقشہ ذیل سے کل آبادی ہند کے مرد عورتون اور اونکی شادی وغیرہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ شمار لاکھون مین جاننا چاہیے۔

	جسکی شادی نہین ہوئی	جسکی شادی ہوگیئی	رانڈ و رنڈوے	جوان شمار مین داخل نہین ہین	میزان
مرد	۶۵۱	۶۲۱	۶۴	۱۳۱	۱۴۶۷
عورت	۴۳۶	۶۲۴	۲۲۷	۱۱۸ میزان آبادی ہند	۱۴۰۵ ۲۸۷۲

سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت علاقہ انگریزی مین مرد ۱۱۲۵۴۲۷۳۹ اور عورتین ۱۰۸۶۳۰۲۱۳ تھین اور ہندوستانی ریاستون مین مرد ۳۴۱۸۴۵۵۷ اور عورتین ۳۱۸۶۵۹۲۲ تھین۔

آبادی بہ لحاظ قومیت

مردم شماری کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کل آبادی زبانون کے لحاظ سے ۱۷ اقسام پر مشتمل ہے۔ لیکن ان زبانون مین کوئی بڑا اختلاف نہین ہے بلکہ اون مین سے بہت سی صرف ایک دوسرے کی شعبہ ہین اور اس وجہ سے اونکی بہت ہی تہوڑی قسمین ہوسکتی ہین۔ نقشہ ذیل سے بڑی بڑی زبانون کے اقسام کے مجموعہ مین آبادی (لاکھون مین ایک درجہ کے اعشاریہ تک ظاہر ہوتی ہے

آریاے ہند	(ہندو)	۱۹۵۴ء۶	بان۔انام		۲ء۳
درآوری	(دکھنی ہندو)	۵۲۹ء۶	شان		۱ء۸
کولاری		۲۹ء۶	سینیٹی		۱ء۷
چپیسی		۴ء۰	آریاے ایران	(فارسی)	۱۳ء۳
کہاسی		۱ء۷	شام	(عربی)	ء۵
تبتی برہما	(بہوٹانی)	۹ء۲۷	آریایورپ	(انگریزی)	۲ء۴

نقشہ ذیل سے اون زبانون اور اون کے شعبونکی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو انگریزی سے زیادہ مروج ہین۔ یہ تعداد لاکھون مین اون لوگونکی بیان کی گئی ہے جو اوسے نسلاً بعد نسلاً

بولتے چلے آتے ہین۔

نام زبان	تعداد	نام زبان	تعداد	نام زبان	تعداد
ہندی	۵۶،۷	برہمی	۵۹،۳	مارواڑی	۱۴،۴
بنگالی	۴۱۳،۴	ملایالم	۵۴،۳	پشتو	۱۰،۸
تلنگی	۱۹۸،۸	اُردو	۳۶،۷	کرن	۶،۷
مرہٹی	۱۸۸،۹	سندہی	۲۵،۹	کول	۶،۵
پنجابی	۱۷۷،۲	سنتالی	۱۷،۱	تلو	۴،۹
ٹامل	۱۵۲،۳	مغربی بہاری	۱۵،۲	کاچہی	۴،۴
گجراتی	۱۰۶،۲	آسامی	۱۴،۳	جبپی	۴،۰
کنری	۹۷،۵	گونڈی	۱۳،۸	اورن	۳،۷
اوریا	۹۰،۱	وسط کے بہاری	۱۱،۵	کوند	۳،۲

ان کے بعد انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ اور اوس کے بولنے والون کی تعداد ۹۹۴۸۳۲۲ ہے۔

ہندوستان زاانگریزون کی تعداد ۱۸۷۱ء مین ۱۰۶۱۴۶ تہی اور ۱۸۸۱ء مین ۸۹۷۹۸

اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۰۰۵۱۱ تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین اون لوگونکی تعداد جو ہندوستان سے باہر پیدا ہوے اور جسمین فرانسیسی اور پرتگالی مقبوضہ بھی شامل ہین ۶۶۱۶۳۷ تھی - ان مین ۴۷۰۶۵۶ اپنے اپنے وطنون کو لوٹ گئے جو ہندوستان کے قرب وجوار مین ہین اور ۶۰۵۱۹ اون ایشیائی ملکون کو جو ہندوستان سے دور ہین اور جسمین چین بھی شامل ہے - اور ۱۰۰۵۵۱ سلطنت متحدہ کو - ۱۰۰۹۵ دوسرے یورپ امریکا اور سٹرل ایشیا کے ملکون کو - اور ۱۱۸۱۶ ان مین سے افریقہ وغیرہ اور سمندر مین پیدا ہوئے تھے -

پیشہ

نقشہ ذیل سے سنہ ۱۸۹۱ء کی کل آبادی مرد و عورت کی تعداد اون کے پیشے کے لحاظ سے معلوم ہو گی ان مین وہ لوگ جو خود پیشہ کرتے ہین اور جو اون کے متعلقین ہین وہ سب شامل ہین -

عام سلطنت کے اور نیز صوبونکی ملازم	۵۶۰۰۰۰	کھانے پینے اور اشیاے محرک کے کام کرنیوالے	۱۴۵۷۶۰۰
ملکی حفاظت کے ملازم	۶۶۴۰۰	کویلہ ایندہن چارہ والے	۳۵۲۲۰۰۰
ملازمان ریاستہاے غیر	۵۰۰۰۰	تعمیر کا کام کرنے والے	۱۴۳۸۰۰
گھاس دانہ اور مویشی کے نگران	۳۶۴۶۰۰۰	گاڑی اور کشتیان چلانیوالے	۱۴۷۰۰
مزارعین	۱۷۱۷۳۵۰۰	اون چیزون کی کام کرنیوالے جو لوازمات مین داخل ہین	۱۱۴۹۰۰۰
ذاتی اور گھربار اور حفظ صحت کی کام کرنیوالے	۱۱۲۲۰۰۰۰		

سوت اور پوشاک کا کام کرنیوالے	۱۲۶۱۷۰۰۰	دہات اور جواہرات کا کام کرنیوالے	۳۸۲۱۰۰۰
گلاس تہ پھٹی کے برتن بنانیوالے	۲۳۶۱۰۰۰	لکڑی بید اور چٹائی کا کام کرنیوالے	۴۲۹۳۰۰۰
دوا رنگ گوند وغیرہ کا کام کرنیوالے	۳۹۲۰۰۰	چمڑا سینگ صندوق کا کام کرنیوالے	۳۲۸۵۰۰۰
تجار	۴۶۰۶۰۰۰	گھاٹ اور گودام کا کام کرنیوالے	۳۹۵۳۰۰۰
پڑہنے لکھنے والے اور اہل ہنر	۵۶۷۲۰۰۰	کھیل تماشون کا کام کرنیوالے	۱۴۳۱۰۰۰
مٹی کا کام کرنیوالے محنتی	۲۵۴۶۸۰۰۰	بے تعین اور نالائقی کے کام کرنیوالے	۱۵۶۳۰۰۰
دیگر وسائل والے	۴۷۷۴۰۰۰	میزان	۲۸۷۲۲۳۰۰۰

۴-ترقی وتنزل آبادی

موت وحیات کی حالت جو علی العموم آبادی کی لکھی جاتی ہے وہ ابھی تک قابل اطمینان نہین ہے۔ نقشہ ذیل سے سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء کی بابت علاقہ انگریزی کی اوسط تعداد ولادت و وفات فی ہزار معلوم ہوگی۔

ممالک	ولادت	وفات
بنگالہ	۲۱٫۵۴	۲۴٫۴۸
ممالک مغربی شمالی و اودہ	۳۹٫۷۰	۳۷٫۲۷
پنجاب	۳۹٫۰۸	۴۶٫۸۷
ممالک متوسط	۳۸٫۴۱	۳۲٫۵۲

ممالک	ولادت	وفات
پائین برہما	۰	۱۷ء۴۰
آسام	۲۷ء۶۰	۲۶ء۷۸
مدراس	۳۱ء۳	۲۲ء۸
بمبئی	۳۸ء۹۷	۲۸ء۱۸

اوسط اموات علاقہ انگریزی سنہ ۱۸۸۱ء مین فی ہزار ۲۰ء۹۸ تھا مگر سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۹ء۶۱ ہوگیا۔

اون مزدورون (قلیون) کی تعداد جو ہندوستان سے باہر کو گئے سنہ ۸۴-۱۸۸۵ء مین ۲۲۳۸ تھی اور سنہ ۸۵-۱۸۸۶ء مین ۷۹۷۹ - سنہ ۸۶-۱۸۸۷ء مین ۱۵۴۶ سنہ ۸۸-۱۸۸۹ء مین ۱۰۳۸۸ سنہ ۸۹-۱۸۹۰ء مین ۱۶۸۷۴ - اور سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین ۲۰۰۸۵ تھی - ان مین سے بہت سے لوگ انگریزی نوآبادیون خصوصاً ڈیمریرا ٹرینیداد اور ماریشس کو جاتے ہین ۔

۵ - بڑے بڑے شہر

ہندوستان مین سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۷۵ شہر ایسے ہین جنکی آبادی پچاس ہزار آدمیون سے زیادہ ہے - اور وہ حسب ذیل ہین -

کلکتہ مع حوالی شہر جسمین ہوڑا شامل نہین ہے	۸۶۱۷۶۴	حیدرآباد مع حوالی شہر	۴۱۵۰۳۹	دہلی	۱۹۲۵۷۹
بمبئی	۸۲۱۷۶۴	لکھنؤ	۲۷۳۰۲۸	منڈالی	۱۸۸۸۱۵
مدراس	۴۵۲۵۱۸	بنارس	۲۱۹۴۶۷	کانپور	۱۸۸۷۱۲

بنگلور	۱۸۰۳۶۶	رنگون	۱۸۰۳۲۴	لاہور	۱۷۶۸۵۴
الہ آباد	۱۷۵۲۴۶	آگرہ	۱۶۸۶۶۲	پٹنہ	۱۶۵۱۹۲
پونہ مع حوالی شہر	۱۶۱۳۹۰	جیپور	۱۵۸۹۰۵	احمد آباد	۱۴۸۴۱۲
امرتسر	۱۳۶۷۶۶	بریلی	۱۲۱۰۳۹	میرٹھ	۱۱۹۳۹۰
سری نگر	۱۱۸۹۶۰	ناگپور	۱۱۷۰۱۴	فیروزپور	۵۰۴۳۷
ہوڑا	۱۱۶۶۰۶	بڑودہ	۱۱۶۴۲۰	سورت	۱۰۹۲۲۹
کرانچی	۱۰۵۱۹۹	گوالیار	۱۰۴۰۸۳	اندور	۹۲۳۲۹
ترچناپلی	۹۰۶۰۹	مدورا	۸۷۴۲۸	پشیاور	۱۹۴۴۸
جبلپور	۱۸۴۴۸	مرزاپور	۸۴۱۳۰	ڈھاکہ	۸۲۳۲۱
گیا	۸۰۳۸۳	انبالہ	۷۹۲۹۴	فیض آباد	۷۸۹۲۱
شاہجہانپور	۷۸۵۲۲	فرخ آباد	۷۸۰۳۲	رامپور	۷۶۷۳۳
ملتان	۷۴۵۶۲	میسور	۷۴۰۴۸	راولپنڈی	۷۳۷۹۵
دربھنگہ	۷۳۵۶۱	مراد آباد	۷۲۹۲۱	بھوپال	۷۰۳۳۸
بھاگلپور	۶۹۱۰۶	اجمیر	۶۸۸۴۳	بھرت پور	۶۸۰۳۳
سلیم	۶۷۷۱۰	جالندھر	۶۶۲۰۲	کالیکٹ	۶۵۰۷۸
گورکھپور	۳۶۳۶۲۰	سہارنپور	۶۳۱۹۴	شولاپور	۶۱۹۹۵
جودھپور	۶۱۸۴۹	علی گڑھ	۶۱۴۸۵	متھرا	۶۱۱۹۵

بلاری	۵۹۴۶۷	لگاپام	۵۹۲۲۱	حیدرآباد سندھ	۵۸۰۴۸
بہوناگڈہ	۵۷۶۵۳	چھپرا	۵۷۳۵۲	مونگیر	۵۷۰۷۷
بیکانیر	۵۶۲۵۲	پٹیالہ	۵۵۸۵۶	مولمین	۵۵۷۸۵
سیالکوٹ	۵۵۰۸۷	تانجور	۵۴۳۹۰	کامباکونم	۵۴۲۰۷
جہانسی	۵۳۷۷۹	ہبلی	۵۲۵۹۵	الور	۵۲۳۹۸

اِن شہرون کے سوا ۱۴ شہر اور ایسے ہین کہ جنکی آبادی ۳۵۰۰۰ اور ۵۰۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۱۰۹ ایسے ہین کہ جنکی آبادی ۲۰۰۰۰ ہزار اور ۳۵۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے۔ بعد اسکے تمام بستیان گانون کے شمار مین ہین جنمین سے سنہ ۱۸۹۱ع مین ۳۴۳۰۵۲ ایسے گانون تھے جنکی آبادی ۲۰۰ سے کم تھی اور ۲۲۲۹۹۶ ایسے تھے کہ جنکی تعداد ۲۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان تھی۔

مذہب

سب سے بڑا مذہب ہندوستان مین ہندوون کا ہے۔ جنکی تعداد قریب ۳/۴ حصہ کل آبادی کے ہے۔ اور اگر ان کے ساتھہ مسلمانون کی تعداد بھی جو ۵۷۳۲۱۱۶۴ ہے شامل کردیجائے تو کل مردم شماری مین ۹۲ فیصدی اونکی تعداد ہو جاتی ہے۔ بدھ لوگ اکثر برہما مین ہین اور عیسائیون کی تعداد کچھ اوپر ۲۲۵۰۰۰۰ ہے۔ دیکھیے نقشہ ذیل۔

نام احاطہ صوبہ و ریاست کا	ہندو	سکھ	جین	بدھ مذہب والے	پارسی	مسلمان	عیسائی	بوہرے		دیگر مذاہب	میزان
اجمیر	۴۳۷۹۸۸	۲۱۳	۲۶۹۳۹		۱۹۸	۷۴۲۶۵	۲۶۸۳	۷۱		۲	۵۴۲۳۵۸
آسام	۲۹۹۷۰۷۲	۸۳	۱۳۶۸	۷۶۹۷		۱۴۸۳۹۷۴	۱۶۸۴۴	۵	۹۶۹۷۶۵	۲۵	۵۴۷۶۸۳۳
بنگالہ (۱)	۴۷۸۲۴۰۱۴	۴۱۷	۷۲۷۰	۱۹۴۷۱۷	۱۷۹	۲۳۶۵۸۳۴۷	۱۹۲۴۸۴	۱۴۴۷	۲۷۵۳۰۶۱	۱۱۴۳۰	۷۴۶۴۳۳۶۶
برار	۲۵۳۱۷۹۱	۱۷۷	۱۸۹۵۲	۴	۴۱۲	۲۰۷۶۸۱	۱۳۵۹	۲	۱۳۷۱۰۸	۵	۲۸۹۷۴۹۱
بمبئی (۱)	۲۱۴۴۰۹۹۱	۹۱۲	۵۵۵۲۰۹	۶۹۸	۷۶۷۷۴	۴۳۹۰۹۹۵	۱۷۰۰۰۹	۱۲۵۴۷	۳۱۱۲۵۹	۲۷	۲۶۹۶۰۴۲۱
برہما	۱۷۱۵۷۷	۳۱۶۴		۶۸۸۸۰۷۵	۹۶	۲۵۳۰۳۱	۱۲۰۷۶۸	۳۵۱	۱۶۸۴۴۹	۴۹	۷۶۰۵۵۶۰
ممالک متوسط	۱۰۴۸۹۶۲۰	۱۷۳	۴۹۲۱۲	۳۲۵	۷۸۱	۳۰۹۴۷۹	۱۳۳۰۸	۱۷۶	۲۰۸۱۷۲۱	۱۰	۱۲۹۴۴۸۰۵
کورگ	۱۵۸۸۴۵	۰	۱۱۴	۰	۳۹	۱۲۶۶۵	۳۳۹۲	۰	۰	۰	۱۷۳۰۵۵
مدراس (۱)	۳۴۷۵۷۵۲۰	۱۲۸	۲۷۴۳۵	۱۰۳۶	۲۴۷	۲۴۷۵۸۶۴	۱۵۸۰۱۷۹	۱۳۰۹	۴۷۲۸۰۸	۱۴۵۳۶	۳۹۳۳۱۰۶۲
ممالک مغربی شمالی (۱)	۴۰۹۵۱۸۰۳	۱۱۳۴۸	۸۴۸۰۳	۱۴۹۴	۳۴۲	۶۵۸۹۱۸۳	۵۸۵۱۸	۶۰		۲۵	۴۷۶۹۷۵۷۶
پنجاب (۱)	۱۰۲۳۷۷۰۰	۱۸۷۰۴۸۱	۴۵۶۸۳	۶۲۳۶	۴۱۲	۱۲۹۱۵۶۴۳	۵۳۹۰۹	۳۳	۰	۳۰	۲۵۱۳۰۱۲۷

(۱) اسمیں ریاستہاے دیسی شامل ہیں۔

نام احاطہ صوبہ اور ریاست کا	ہندو	سکھ	جین	بدھ مذہب والے	پارسی	مسلمان	عیسائی	بوہرے		دیگر مذاہب	میزان
قطع وغیرہ	۱۱۶۹۹	۱۱۲۹			۳۹	۱۱۳۶۸	۳۰۰۸	۲۳	۰	۴	۲۷۲۷۰
انڈمان	۹۴۳۳	۳۹۵	۳	۱۲۹۰		۳۹۸۰	۴۸۳		۲۴	۱	۱۵۶۰۹
حیدرآباد	۱۰۳۱۵۲۴۹	۴۶۳۷	۲۷۸۴۵		۱۰۵۸	۱۱۳۸۶۶۶	۲۰۴۲۹	۲۶	۲۹۱۳۰	۰	۱۱۵۳۷۰۴۰
برودا	۲۱۳۷۵۶۸	۱۱	۵۰۳۳۲	۱	۸۲۰۶	۱۸۸۷۴۰	۶۴۶	۳۶	۲۹۸۵۴	۲	۲۴۱۵۳۹۶
میسور	۴۶۳۹۱۲۷	۲۹	۱۳۲۷۸	۵	۳۵	۲۵۲۹۷۳	۳۸۱۳۵	۲۱		۱	۴۹۴۳۶۰۴
کشمیر	۶۹۱۸۰۰۰	۱۱۳۹۹	۵۹۳	۲۹۶۰۸	۹	۱۷۹۳۷۱۰	۲۱۸			۱۶۶۱۵	۲۵۴۳۹۵۲
راجپوتانہ	۱۰۱۹۲۸۲۹	۱۱۱۶	۴۱۷۶۱۸	۰	۲۳۸	۹۹۱۳۵۱	۱۸۵۵	۱۵	۴۱۱۰۷۸	۲	۱۲۰۱۶۱۰۲
وسط ہند	۷۷۳۵۲۴۴	۱۸۲۵	۸۹۹۸۴		۸۳۷	۵۶۸۶۴۰	۵۹۹۹	۶۲	۱۹۴۳۰۹	۰	۱۰۳۱۸۸۱۲
ریاستہائے شان	۱۸۵۵	۱۹۶		۱۷۵	۲	۸۰۹	۱۵۴		۱		۲۹۹۲
میزان	۲۰۷۷۳۱۷۲۷	۱۹۰۷۸۳۳	۱۴۱۶۶۳۸	۷۱۳۱۳۶۱	۸۹۹۰۴	۵۷۳۲۱۱۶۴	۲۲۸۴۳۸۰	۱۷۱۹۴	۹۴۸۰۴۴۷	۴۲۷۶۲	۲۸۷۲۲۳۴۳۱

عیسائی جن کی تعداد اوپر (۲۲۸۴۳۸۰) بیان ہوگئی ہے سرکاری کاغذات کے بموجب حسب تفصیل ذیل ہین-

رومن کیتھولک	۱۳۱۵۲۶۳	دوسرے پروٹسٹنٹ	۶۳۹۶۷
چرچ آف انگلینڈ	۳۰۲۴۳۰	سریا آرمینیا اور یونانی چرچ کے	۲۰۱۶۸۴
پریسبٹیرین	۴۰۴۰۷		
ڈیسینٹرز	۲۸۶۹۳۸		

تعلیم

ذیل کی تفصیل مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء کے بموجب ہے-

	زیر تعلیم	خواندہ جو تعلیم سے فارغ ہوگئے	ناخواندہ جو زیر تعلیم نہین ہین	جن کا حال نہین معلوم
مرد	۲۹۹۷۵۵۸	۱۱۵۵۴۰۳۵	۱۱۸۸۱۹۴۰۸	۱۳۳۵۶۲۹۵
عورت	۱۹۷۶۶۲	۵۴۳۴۹۵	۱۲۷۷۲۶۷۶۸	۱۲۰۲۸۲۱۰
میزان	۳۱۹۵۲۲۰	۱۲۰۹۷۵۳۰	۲۴۶۵۴۶۱۷۶	۲۵۳۸۴۵۰۵

سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین ہندوستان کے سررشتہ تعلیمات کا کل خرچ ۲۸۹۷۰۵۷۰ روپیہ تھا- اور یہی خرچ سنہ ۱۸۶۵ء مین ۶۷۱۰۰۰ روپیہ اور سنہ ۱۸۵۸ء مین ۳۹۴۰۰۰ روپیہ تھا- اس روپیہ سے جو سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین خرچ ہوا ۵۰۵۶۱۴۰ روپیہ لوکل چندون سے وصول ہوئے اور ۱۳۵۱۸۴۰ روپیہ چنگی کی آمدنی سے اور ۶۰۳۲۲۱۰ روپیہ خانگی عطیون وغیرہ سے اور ۸۳۹۸۵۵۰ آمدنی فیس سے ۸۲۱۱۸۴۰ روپیہ صوبون کی آمدنی سے

سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء
روپیہ ۲۴۲۷۴	۲۵۵۷۱	۲۶۳۷۷	۲۷۲۷۶	۲۷۸۷۲

اسی سنہ مین خرچ حسب تفصیل ذیل ہوا جسکا شمار لاکھون مین دیا جاتا ہے۔

قومی تعلیم کے واسطے ہندوستان مین صدر کے طور پر پانچ یونیورسٹیان - کلکتہ مدراس بمبئی الہ آباد اور پنجاب مین ہین - جو اگرچہ خود فقط امتحان لینے کا ہی کام کرتی ہین - مگر اون کے متعلق بہت سے کالج ایسے ہین کہ جنمین معمولی مدارس سے اعلی درجے کی تعلیم دیجاتی ہے - ہر ایک صوبہ مین نارمل اسکول بہی مدرسون کے قواعد آموزی کے لیئے مقرر ہین اور اون مدارس کی نگرانی کے واسطے عملہ مقرر ہے جو سر رشتہ تعلیم کے متعلق ہے - مڈیکل کالج بہی ہین جنمین کچہ لوگون نے پڑہکر درجے حاصل کیئے ہین اور بہت سے لوگ سندین حاصل کر کے شفا خانون اور دوا خانون مین طبابت و تقسیم دوا کا کام کرتے ہین اور فوجون کے صیغہ طبابت مین نوکر ہین - انجینرنگ اور اور علمی مدارس بہی زیادہ ہوگئے ہین اور کچہ صنعت و حرفت کے مدرسے بہی مقرر ہوتے ہین -

جن لوگون نے سنین مذکورہ مین یونیورسٹیون مین امتحان دیکر میٹریکیولیٹ کی سند حاصل کی ہے اونکی تعداد صفحہ ۲۸ مین درج ہے -

نام یونیورسٹی	سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
کلکتہ	۱۰۷۰	۲۴۰۹	۱۹۹۷	۱۱۹۰	۲۷۲۷	۱۸۱۶
مدراس	۱۸۹۵	۲۱۶۵	۱۹۶۳	۱۸۵۴	۱۶۱۱	۱۶۴۸
بمبئی	۸۳۷	۵۲۷	۸۲۳	۹۱۴	۷۴۶	۷۴۴
پنجاب	۰	۰	۲۱۳	۳۲۴	۳۸۹	۳۹۹
الہ آباد	۰	۰	۰	۶۲۳	۵۳۲	۶۰۶

نقشہ ذیل سے سنہ ۱۸۹۱ء کی بابت مدارس اور طلبہ کے اقسام معلوم ہوتے ہین۔

	مدارس		طلبہ	
	لڑکون کے	لڑکیون کے	لڑکے	لڑکیان
کالج تعلیم عام	۱۳۶	۳	۱۵۹۵۸	۸۰
دوسرے درجے کے	۴۵۴۵	۴۶۰	۴۳۶۹۸۰	۳۵۹۰۸
ابتدائی	۸۹۵۷۷	۴۶۰۳	۲۴۵۵۰۴۰	۲۴۳۸۱۹
تعلیم خاص علمی۔ طبی حرفت وغیرہ کے مدارس	۵۳۳	۴۵	۱۹۱۸۸	۱۲۵۰
مدارس خانگی	۳۶۸۷۶	۱۳۳۶	۴۵۴۸۸۱	۳۵۲۵۶
میزان	۱۳۱۹۰۳	۶۴۴۷	۳۳۸۲۰۴۸	۳۱۶۳۱۳
میزان کل	۱۳۸۳۵۰		۳۶۹۸۳۶۱	

تعداد مدارس مذکورہ (یعنی ۱۳۸۳۵۰) مین سے ۱۲۱۰۶۲ تو سرکاری ہین اور ۵۸۸۶۳ ایسے ہین کہ جنھین سرکار سے مدد ملتی ہے اور ۵۸۸۶۶ خانگی ہین جنھین کچھہ مدد نہین دیجاتی -

جب سے کہ ۱۸۸۳ء مین تمام ہندوستان کی طرز تعلیم کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی تب سے سرکاری مدارس کے طرز تعلیم کو کچھہ کچھہ وسعت دیکر عام پسند کر دیا گیا ہے - تاکہ خانگی طور پر تعلیم کا لوگون کو زیادہ شوق پیدا ہو - اور دیسی مدارس کی کامل وقعت ہو جائے اور ایسا بندوبست کیا جائے کہ جس سے عام تعلیم کے دائرہ کی وسعت اعلیٰ درجے کی تعلیم کے مطابق ہو جائے - عورتونکی اور نیز اون اقوام کی تعلیم پر جو کچھہ کچھہ پیچھے رہ گئی ہین (جیسے مسلمان) زیادہ توجہ کیگئی ہے باوجود اسکے کہ تعلیم مین ترقی ہوئی ہے گروہ اوسط جو پڑھنے لکھنے والون کا ہے ابھی تک بہت کم ہے - وہ لڑکے جو مدرسون مین عمر کے لحاظ سے جانے کے لائق ہین اون مین سے برٹش انڈیا مین ۲۳۰۹ فیصدی مدارس مین جاتے ہین - اور اوسط لڑکیون کا اس سے بھی نہایت تھوڑا یعنی ۲۸ ا فیصدی ہے -

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۷۳) اخبار دیسی زبانون مین چھپکر مشتہر ہوتے ان مین صرف ایک روزانہ اخبار کے ۵۰۰ پرچے نکلتے ہین اور ایک ہفتہ وار کے ۲۰۰۰ - اسی سال مین ۷۴۵۸ کتابین اور میگزین مشتہر ہوئے - ان مین ترجمے بھی تھے اور نئی تصنیفات بھی تھین اور ان سب کتابون مین سے دس مین سے تو دیسی زبانون مین تھین -

عدالت و جرائم

احاطہ ہائے مدراس و بمبئی و لفٹنٹ گورنری بنگال و ممالک مغربی شمالی مین ایک ایک (ہائیکورٹ) عدالت عالیہ ہے - جنکو عدالت دیوانی فوجداری مین اعلیٰ درجے کے اختیارات حاصل ہین اون کا آخری اپیل صرف پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی واقع انگلستان مین ہوتا ہے - چھوٹے صوبون مین سے پنجاب مین ایک چیف کورٹ ہے جہان پانچ جج بیٹھتے ہین - ممالک متوسط او دہ اور سندہ مین سے ہر ایک جگہہ ایک جوڈیشل کمشنر مقرر ہے برہما مین ایک جوڈیشل کمشنر اور ایک ریکارڈر ہے - آسام کے لیئے کلکتہ کا ہی ہائی کورٹ اعلیٰ عدالت ہے - ہان البتہ اوسکے تین پہاڑی ضلعونکے لیئے وہان کا چیف کمشنر ہی جج ہے جسکا دیوانی اور فوجداری دونون مین اپیل نہین ہوتا - اور ہر ضلع مین کلکٹر مجسٹریٹ مقدمات ابتدائی اور اپیل دونون کے لیئے جج کا کام کرتا ہے -

بڑی بڑی عدالتون مین مقدمات ابتدائی اور اپیل سننے کے اختیارات تقریباً ۵۰ ہ۴ ججون کو حاصل ہین - سنہ ۱۸۹۰ع مین ۵۶۰۰ مجسٹریٹ تھے جسمین سے نصف آنریری تھے - دیوانی مقدمات سننے کے لیئے ۲۰ ۱۷ اسول جج ہین جو اعلیٰ درجے کی عدالتون کے ماتحت ہین قریب قریب تمام سول جج اور کثرت سے وہ مجسٹریٹ جو ابتدائی مقدمات کو سنتے ہین ہندوستان کے باشندے ہین - علاوہ برین بنگالہ

مدراس بمبئی مین اپیل کی سماعت کے واسطے بہی ہندوستانی ججون کی تعداد بہت کچھہ ہے۔

سنہ مذکور مین جو لوگ ماخوذ ہوکر عدالت کو سپرد ہوئے اور بعد تحقیقات کے اون کو فوجداری مقدمات مین سزا دی گئی اونکی تعداد ہزارون مین نیچے کے نقشے مین لکہی جاتی ہے۔

تعداد اشخاص	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء
جن کی تحقیقات کی گئی	۱۱۷۲	۱۳۶۸	۱۳۷۷	۱۴۳۳	۱۴۴۸	۱۴۹۰
جن کو سزا دی گئی	۶۴۵	۶۶۸	۶۷۴	۶۸۹	۶۹۱	۷۱۲
جن پر جرمانہ کیا گیا	۴۶۸	۴۹۸	۵۰۰	۵۱۱	۵۱۶	۵۳۳

سنہ ۱۸۹۰ء مین ۴۳۵ آدمیون کو پہانسی کا حکم دیا گیا۔ ۲۱۶۶ کو عبور دریاے شور کی سزا ہوئی اور ۷۰۵ ۱۶۳ کو قید کی گئی۔ ۴۰۸۹ آدمی خون کے مقدمات مین سزایاب ہوئے ۳۱۸ ۷ مویشی کے چرانے مین ۳ ۲۲۳ ۵ معمولی چوری مین ۱۵۳۷۹ نقب زنی مین۔

ملازمان پولس کی تعداد اس سال مین ۱۵۰۵۹۱ تہی جنمین سے ۵۴۶۶ ۵ کے پاس بندوقین تہین اور ۷ ۸۶ ۳۴ کے پاس صرف تلوارین۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۶ سنٹرل جیل تہے ۱۹۹ ضلعونکے جیلخانے اور ۸۰۵ چہوٹے جیلخانے اور حوالاتین تہین۔ نقشہ ذیل سے قیدیونکی وہ تعداد معلوم ہوتی ہے جو ذیل کے سنونکے آخر تاریخ پر تہی

قیدی	سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
مرد	۷۴۲۰۴	۷۳۹۴۰	۷۶۹۲۷	۸۲۱۴۰	۸۶۷۲۶	۹۲۴۹۷
عورت	۲۷۷۲	۲۵۷۰	۲۶۹۴	۲۹۳۳	۳۰۴۸	۳۱۴۷
میزان	۷۶۹۷۶	۷۶۵۱۰	۸۲۳۲۱	۸۵۰۷۳	۸۹۷۷۴	۹۵۶۴۴

۱۷۹۵۸۸ قیدیون مین سے جو سنہ ۱۸۹۱ء مین داخل جیلخانہ ہوئے ۱۳۳۶۶ ایسے تھے جو ایک مرتبہ پہلے بھی قید ہو چکے تھے اور ۴۱۳۹ دو مرتبہ قید رہے تھے اور ۳۲۹۸ وہ تھے جو اس سے بھی زیادہ مرتبہ قید ہوئے تھے۔

فنانس

نقشہ ذیل سے اصلی آمد و خرچ بطور مجموعی ہندوستان کا آدمیون مین معلوم ہوگا اس مین تعمیرات سرکاری کا خرچ شامل نہین ہے۔ اور اوس سے اس امر کی بھی تفصیل معلوم ہوتی ہے کہ انگلستان مین ہندوستان کے متعلق کسقدر خرچ ہوتا ہے اور ہندوستان خاص مین کسقدر۔

سال مختتمہ ۳۱ مارچ	محاصل	خرچ		کل خرچ
		ہندوستان مین	برطانیہ عظمی مین	
سنہ ۱۸۸۱ء	۷۴۲۹۰۱۱۲۰	۶۰۵۸۰۷۹۴۰	۱۷۳۴۰۷۱۲۰	۷۷۹۲۱۵۰۶۰
سنہ ۱۸۸۶ء	۷۴۴۶۴۱۹۷۰	۵۸۸۳۹۷۵۳۰	۱۸۴۲۶۱۷۰۰	۷۷۲۶۵۹۲۳۰
سنہ ۱۸۸۷ء	۷۷۳۳۷۱۳۴۰	۵۷۳۲۹۶۷۲۰	۱۹۸۲۹۰۳۵۰	۷۷۱۵۸۷۰۷۰

سال مختتمہ ۳۱ مارچ	محاصل	خرچ ہندوستان مین	خرچ برطانیہ عظمی مین	کل خرچ
سنہ ۱۸۸۸ع	۷۸۷۵۹۷۴۴۰	۵۸۹۳۲۸۷۸۰	۲۱۸۵۵۶۹۸۰	۸۰۷۸۸۵۷۶۰
سنہ ۱۸۸۹ع	۸۱۶۹۶۶۷۸۰	۵۹۷۰۵۰۰۳۰	۲۱۹۵۴۶۵۷۰	۸۱۶۵۹۶۶۰۰
سنہ ۱۸۹۰ع	۸۵۰۸۵۲۰۳۰	۶۰۹۶۰۸۰۵۰	۲۱۵۱۲۳۶۵۰	۸۲۴۷۳۱۷۰۰
سنہ ۱۸۹۱ع	۸۵۷۴۱۶۴۹۰	۶۱۳۹۷۴۹۰	۲۰۶۵۶۰۱۹۰	۸۲۰۵۳۴۷۸۰

ایک عرصہ دراز تک روپیہ اور پونڈ کے مبادلہ کا نرخ بحساب فی روپیہ دو شلنگ کے تہا۔ مگر سنہ ۱۸۸۳ع سے اس بہاو مین فرق آگیا ہے اور یہ فرق برابر چلا آتا ہے۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ع مین روپیہ کی قیمت شلنگون مین ایک شلنگ ۲ ۳/۴ پنس کے برابر تہی۔ اور موازنہ سنہ ۹۲-۱۸۹۳ع مین اوسکا مبادلہ بحساب فی روپیہ (۱) شلنگ ۴ پنس قرار دیا گیا تہا۔

نقشہ ذیل سے آمد و خرچ سنہ ۹۱-۱۸۹۲ع کا موازنہ نظر ثانی شدہ کے بموجب اور سنہ ۹۲-۱۸۹۳ع کا بموجب اندازہ موازنہ کے معلوم ہوگا۔

محاصل			خرچ		
مدات محاصل	سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء	مدات خرچ	سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء
مالگذاری زمین	۲۳۸۸۰۵۰۰۰	۲۴۶۷۵۵۰۰۰	سود	۳۴۳۳۴۰۰۰	۳۹۷۷۱۰۰۰
افیون	۸۰۲۶۱۰۰۰	۷۶۳۴۶۰۰۰	واپسیان و معاوضہ وغیرہ	۱۷۸۵۴۰۰۰	۱۷۵۸۴۰۰۰
نمک	۸۶۲۰۷۰۰۰	۸۵۴۴۷۰۰۰	اخراجات تحصیل	۷۸۱۳۹۰۰۰	۸۵۲۸۲۰۰۰
کاغذ اسٹامپ	۴۲۲۶۹۰۰۰	۴۲۲۹۶۰۰۰	ڈاک خانہ و تار برقی و دار الضرب	۲۴۴۰۵۰۰۰	۲۵۴۷۹۰۰۰
مسکرات	۵۰۹۶۸۰۰۰	۵۱۰۲۴۰۰۰	تنخواہ ملازمان سول	۱۳۸۶۳۶۰۰۰	۱۴۱۳۲۵۰۰۰
پراونشل ریٹ (چندہ)	۳۴۷۶۵۰۰۰	۳۶۲۲۱۰۰۰	متفرق اخراجات سول	۵۰۴۵۰۰۰۰	۵۱۷۰۹۰۰۰
کسٹم (محصول چنگی)	۱۶۸۷۰۰۰۰	۱۶۹۱۸۰۰۰	رفع قحط و بیمہ	۱۲۰۹۹۰۰۰	۱۲۰۶۷۰۰۰
اسسڈ ٹکس (محصولات مشخصہ)	۱۶۴۴۶۰۰۰	۱۶۴۵۲۰۰۰	تعمیر ریلوے	۱۸۲۶۰۰۰	۳۰۱۵۰۰۰
جنگلات	۱۴۹۷۸۰۰۰	۱۵۶۷۲۰۰۰	حسابات آمدنی ریلوے	۲۰۱۸۳۷۰۰۰	۲۰۴۰۷۲۰۰۰

محاصل			خرچ		
مدات محاصل	سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء	مدات خرچ	سنہ ۹۲-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء
رجسٹری	۳۹۰۴۰۰۰	۳۹۲۲۰۰۰	آبپاشی	۲۹۶۳۲۰۰۰	۲۹۱۹۵۰۰۰
خراج	۷۷۸۹۰۰۰	۷۶۲۱۰۰۰	تعمیرات و سڑک	۶۲۴۸۷۰۰۰	۵۹۲۰۱۰۰۰
سود	۸۸۲۵۰۰۰	۹۱۱۰۰۰۰	فوج	۲۲۵۰۶۹۰۰۰	۲۱۸۹۸۵۰۰۰
ڈاک خانہ تار برقی و دار الضرب	۲۵۴۵۴۰۰۰	۲۶۱۸۰۰۰۰	تعمیرات حفاظت ملکی	۵۵۰۰۰۰۰	۶۱۴۵۰۰۰
صیغہ جات سول	۱۶۴۳۶۰۰۰	۱۶۱۵۸۰۰۰			
متفرقات	۸۹۱۱۰۰۰	۹۵۹۹۰۰۰	میزان	۸۹۱۲۷۴۰۰۰	۸۹۳۸۳۰۰۰۰
ریلوے	۱۹۶۵۴۹۰۰۰	۱۸۸۳۲۷۰۰۰	منہائی خرچ بابت بقایاے صوبجات	۴۶۱۵۰۰۰	۱۶۱۷۰۰۰
آبپاشی	۲۲۴۹۶۰۰۰	۲۲۱۶۷۰۰۰			
تعمیرات و سڑک	۶۱۵۷۰۰۰	۶۰۶۴۰۰۰	کل خرچ جو آمدنی سے کیا گیا	۸۸۶۶۵۹۰۰۰	۸۸۲۲۱۳۰۰۰
صیغہ فوج	۷۷۶۹۰۰۰	۷۳۹۰۰۰۰			
میزان محاصل	۸۸۵۸۵۹۰۰۰	۸۸۳۶۷۹۰۰۰			

خرچ مذکورہ کے علاوہ ایک سرمایہ کا خرچ ریلوے اور آبپاشی کے کامون کا اور بہی ہے جو آمدنی کے مقابلے مین نہین رکہا گیا ہے - یہ خرچ سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین ۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ اور سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء مین ۴۰۳۵۰۰۰ روپیہ تہا -

نقشہ ذیل سے محاصل زمین افیون اور نمک مین جو آمدنی کے بڑے بڑے ذریعے ہین سنہ ۱۸۸۲ء اور سنہ ۱۸۸۷ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۲ء تک کی ترقی کا حال معلوم ہوتا ہے -

سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا	زمین	افیون	نمک
سنہ ۱۸۸۲ء	۲۱۹۴۸۰۲۲۰	۹۸۶۲۴۴۴۰	۷۳۷۵۶۲۰۰
سنہ ۱۸۸۷ء	۲۳۰۵۵۷۲۴۰	۸۹۴۲۹۷۶۰	۶۶۵۷۶۴۴۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۳۱۸۹۲۹۲۰	۸۵۱۵۴۶۲۰	۶۶۷۰۷۲۸۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۳۰۱۶۴۰۴۰	۸۵۶۲۳۱۹۰	۷۶۷۵۶۳۴۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۳۹۸۱۳۹۹۰	۸۵۸۳۰۵۶۰	۸۱۸۷۷۳۹۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۴۰۴۵۲۰۹۰	۷۸۷۹۱۸۲۰	۸۵۲۳۳۶۸۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۳۹۴۷۴۰۰۰	۸۰۱۲۳۰۰۰	۸۶۳۶۲۰۰۰

آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زمین ہے - زمین کی مالگذاری دیہات اور کہیتون پر لگائی جاتی ہے - بنگالہ کے ایک بڑے حصّے مین اور مدراس کے چوتہائی ملک مین اور نیز ممالک مغربی شمالی کے بعض اقطاع مین سو برس سے استمراری بندوبست ہو گیا ہے - اور ہندوستان کے باقی حصّون مین کہین کہین دس دس اور کہین کہین

تیس تیس برس کے واسطے بندوبست کیا جایا کرتا ہے۔ جن اضلاع مین استمراری بندوبست ہے وہان کی شرح فی ایکڑ اراضی مزروعہ تقریباً ۱۰ پڑتی ہے جو بحساب اوسط نکاسی کا پانچوان حصّہ ہے یا کل پیداوار کی قیمت کے بیسوین حصّے کے مساوی ہے۔ جن اقطاع مین مالگذاری زمین کا چندروزہ بندوبست ہے وہان کا محصول اوسط فی ایکڑ اراضی مزروعہ پر ۱½ روپیہ ہے جو تخمینے لگان یا اصلی محصول کے آدھے سے کچھ کم ہوتا ہے اور کل پیداوار کی قیمت سے قریب قریب دسوین بارہوین حصّے کے پڑتا ہے۔

زمین کا محصول جو سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین وصول ہوا وہ حسب ذیل ہے:۔

صوبجات

انڈیا	۱۵۰۳۹۷۰	ممالک متوسط	۶۷۶۱۶۶۰
بنگال	۳۸۸۹۴۰۰	مدراس	۴۳۷۳۶۷۳۰
آسام	۴۵۲۸۵۵۰	بمبئی	۴۴۳۲۲۳۰۰
پنجاب	۲۲۲۵۱۰۵۰	برہما	۲۱۰۸۷۱۵۰
ممالک مغربی شمالی واودھ	۵۷۴۴۰۲۸۰	میزان	۲۴۰۴۵۲۰۹۰

خشخاش کی زراعت علاقہ انگریزی کے صوبہ بنگال ممالک مغربی وشمالی واودہ کے سوا اور کہین نہین ہوتی البتہ کتنی ہزار ایکڑ زمین علاقہ پنجاب مین افیون کی پیداوار کے لیئے وہان کی ضرورت کے خاطر کاشت کی جاتی ہے۔ جن اضلاع مین کہ اجارہ ہے وہان سرکار کاشتکارون کو فصل کے لیئے زمین طیار کرنیکے واسطے تقادی دیا کرتی ہے

اور کاشتکار کو یہ ضرور ہوتا ہے کہ تمام پیداوار اپنے کہیت کی سرکاری کارندہ کے ہاتہہ ایک قیمت مقررہ پر فروخت کردے اور یہ کارندہ اوسے لیکر پٹنہ اور غازی پور کو اسلیئے بہیجدیتا ہے کہ وہان وہ بیچنے کے لئے طیار کی جائے - جب افیون طیار ہو کر صندوقون مین بہردی جاتی ہے تو کلکتہ کے مقام پر چین کو روانہ کرنیکے لیئے سرکار اوسے ہر مہینے نیلام کر دیتی ہے - کچہہ تہوڑی سی افیون اس لیئے رکہہ لیجاتی ہے کہ جب کبہی پیداواری مین کوئی خلل واقع ہو تو فروخت کے لیئے کام آئے اور کسیقدر ہندوستان کے صیغہ مسکرات کے کام مین بہی آتی ہے - راجپوتانہ کی ریاستون اور وسط ہند مین بہی کتنی ہی جگہہ افیون پیدا ہوتی ہے - لیکن ان ریاستون سے اقرار ہو گیا ہے کہ وہ بہی انگریزی قواعد کی پابندی کرین - چنانچہ جب افیون اون کے علاقہ سے چین کی روانگی کے لیئے باہر جاتی ہے تو وہ اوسپر بڑے بڑے سخت محصول لیتے ہین - اور اس طرح پر افیون سے ہندوستانی خزانے مین بہت روپیہ وصول ہوتا ہے جسکا محصول روانگی سرکار نے آجکل فی پیٹی ۶۵۰ سے گہٹا کر ۶۰۰ روپیہ کر دیا ہے - افیون کی کل آمدنی کا اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۸۲ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک ۸۹۱۶۰۵۲۰ اور خالص آمدنی کا اوسط اسی عرصے مین ۶۵۴۰۳۰۲۰ ہوا - سنہ ۵۵ - ۱۸۵۴ء مین خالص آمدنی کا اوسط ۴۵۸۰۰۰۰۰ روپیہ تہا -

خرچ کی مد جسپر سب سے خرچ ہوتا ہے فوج کی مد ہے غدر سے پیشتر ہندوستان مین انگریزی حکومت کے قائم رکہنے کیواسطے جو فوج مقرر تہی اوسکا خرچ ۱۲۰۰۰۰۰ روپیہ

تھا۔ مگر بعد اوسکے بڑھکر ۲۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہوگیا۔ سنہ ۸۰-۱۸۸۱ء مین فوج خرچ ۲۸۹۳۲۴۹۷۰ روپیہ تھا جسمین ۱۱۳۸۷۲۸۷۰ خرچ افغانستان شامل ہے۔ اور یہی خرچ سنہ ۸۲-۱۸۸۳ء مین ۱۸۳۵۹۴۳۳۰ روپیہ تھا جسمین ۱۷۸۶۹۰ روپیہ خرچ افغانستان اور ۱۳۰۸۶۸۴۰ خرچ مصر شامل ہے۔

نقشہ ذیل سے سال حسابی سنہ ۱۸۸۷ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۲ء تک کا خرچ معلوم ہوتا ہے

۳۱ مارچ تک	روپیہ	۳۱ مارچ تک	روپیہ
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۹۵۲۵۰۴۲۰	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۰۶۷۷۸۱۴۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۰۴۱۷۹۳۴۰	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۰۶۹۰۰۶۸۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۰۳۰۱۸۴۱۰	سنہ ۱۸۹۲ء (اندازہ)	۲۲۵۰۶۹۰۰۰

تخمینہ موازنہ بابت سنہ ۹۲-۹۳ء ۲۱۸۹۸۵۰۰۰ روپیہ کا ہے۔

نقشہ ذیل سے برٹش انڈیا کے قرضے کی تعداد سنہ ۱۸۸۲ء کی اور سنہ ۱۸۸۶ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱ء تک کی معلوم ہوگی اور یہہ بھی معلوم ہوگا کہ انگلستان مین کسقدر ہے اور ہندوستان مین کتنا ہے

۳۱ مارچ تک	قرضہ مدامی ہندوستان مین	قرضہ مدامی انگلستان مین	وہ ہندوستان مین کا قرضہ جو فنڈ کے طور پر فراہم نہین کیا گیا	میزان
سنہ ۱۸۸۲ء	۸۸۶۵۳۱۶۴۰	۶۸۱۴۱۹۴۷۰	۱۰۱۳۱۲۵۰۰	۱۶۶۹۲۶۳۶۱۰
سنہ ۱۸۸۶ء	۹۲۷۰۳۹۸۲۰	۷۳۸۰۶۶۲۱۰	۸۰۱۳۴۹۸۰	۱۷۴۵۲۴۱۰۱۰
سنہ ۱۸۸۷ء	۹۲۶۵۳۶۳۶۰	۸۴۲۲۸۱۷۷۰	۸۷۸۹۳۴۳۰	۱۸۵۶۷۱۱۵۶۰

۳۱ مارچ تک	قرضہ دامی ہندوستان مین	قرضہ دامی انگلستان مین	وہ ہندوستان مین کا قرضہ جو فنڈ کے طور فراہم نہین کیا گیا	میزان
سنہ ۱۸۸۸ع	۹۸۰۸۹۸۶۲۰	۸۴۱۴۰۱۴۸۰	۹۷۱۵۸۳۴۰	۱۹۱۹۴۵۸۳۴۰
سنہ ۱۸۸۹ع	۱۰۰۸۷۹۷۳۲۰	۹۵۰۳۳۶۰۰	۱۰۷۰۶۲۰۷۰	۲۰۶۶۱۹۵۵۹۰
سنہ ۱۸۹۰ع	۱۰۲۷۶۱۱۷۵۰	۹۸۱۹۲۳۹۱۰	۱۰۶۷۵۸۷۷۰	۲۱۱۶۲۹۴۴۳۰
سنہ ۱۸۹۱ع	۱۰۲۷۴۶۵۵۵۰	۱۰۴۴۰۸۲۰۸۹	۱۱۲۷۱۳۰۶۰	۲۱۸۴۲۶۰۶۹۰

نقشہ ذیل سے تعداد آمد و خرچ بہ تفصیل صوبجات ہند بابت سنہ ۱۸۹۱ع کی معلوم ہو گی

	آمدنی	خرچ
ہندوستان (انڈیا)	۱۴۵۳۷۲۹۵۰ روپیہ	۱۱۹۹۳۵۱۰۲۰ روپیہ
بنگال	۱۹۶۹۵۵۴۱۰	۸۹۱۰۸۹۴۰
آسام	۱۰۲۷۲۱۴۰	۶۹۸۴۸۰۰
پنجاب	۷۲۹۱۵۷۲۰	۴۷۱۱۵۲۳۰
ممالک مغربی شمالی و اودھ	۱۰۶۵۸۵۲۱۰	۴۹۹۱۰۳۱۰
ممالک متوسط	۲۰۲۹۰۲۴۰	۱۳۳۷۴۷۲۰
مدراس	۱۱۶۴۷۲۵۵۰	۸۲۸۴۸۵۶۰
بمبئی	۱۳۲۴۸۰۸۴۰	۸۶۹۲۵۸۴۰
برہما	۵۰۸۷۰۴۵۰	۳۸۳۵۵۰۷۰
انگلستان مین	۳۹۲۰۰۹۰	۱۵۵۶۸۸۷۵۰

	آمدنی	خرچ
مبادله	۱۲۸۰۸۹۰	۵۰۸۷۱۴۴۰
میزان	۸۵۷۴۱۶۴۹۰	۸۲۰۵۳۴۷۴۸۰

هندوستان مین چنگی سے جو آمدنی هوتی هے اوسکی بڑی رقمین چنگی کے محصول گهر کے محصولون - زمین - گاڑیون - جانورن - پلون - وغیره سے حاصل هوتی هین - سنه ۹۰-۱۸۹۱ع مین تمام هندوستان کی چنگیون کی آمدنی ۳۰۳۶۰۱۴۰ روپیه اور خرچ ۵۹۹۳۴۰۵۰ روپیه تها - نقشه ذیل سے مختلف صوبون کی آمدنی هزارون مین معلوم هوگی -

چنگی هاے	آمدنی	خرچ	چنگی هاے	آمدنی	خرچ
بنگال	۶۹۴۴	۱۲۳۴۷	مدراس	۲۷۵۲	۳۳۳۱
پنجاب	۳۵۴۵	۴۲۸۶	بمبئی	۹۵۴۱	۲۹۹۰۱
ممالک مغربی و شمالی	۳۱۴۳	۴۷۹۶	برهما	۲۸۱۸	۳۵۱۴

(ڈیفینس) حفاظت ملک

برٹش انڈیا مین یوروپین اور هندوستانی فوج سنه ۹۲-۱۸۹۳ع مین دیسی کاریگر اور شاگرد پیشه لوگون کو چهوڑکر حسب ذیل تهی -

اقسام فوج	تعداد: یوروپین افسر	غیر کمیشن یافتہ افسر و سپاہی	میزان
یوروپین فوج			
توپخانہ شاہی	۴۹۱	۱۲۸۲۱	۱۳۳۱۲
سوار	۲۶۱	۵۴۱۸	۵۶۷۹
انجنیر شاہی	۲۹۳	۰	۲۹۳
پیدل	۱۵۳۷	۵۲۱۷۶	۵۳۷۱۳
ناتوان اور آزمودہ کار ملازم	۱۱	۲۴	۳۵
اسٹاف کارپس	۸۴۱	۰	۸۴۱
جنرل لسٹ سوار	۳۰	۰	۳۰
جنرل لسٹ پیدل	۸۷	۰	۸۷
وہ افسر جو منجملہ کیڈر معمور نہیں ہیں (انٹیچڈ افسر)	۲	۰	۲
جنرل افسر جو ملازم نہیں ہیں	۳۹	۰	۳۹
میزان فوج یوروپین	۳۵۹۲	۷۰۴۳۹	۷۴۰۳۱

فوج ہندوستانی	عہدہ داران انگریزی	عہدہ داران ہندوستانی	عہدہ داران غیر کمیشن یافتہ و سپاہی	میزان
توپخانہ	۳۳	۲۶	۳۷۵۲	۳۸۱۱
سوار	۳۶۲	۶۲۶	۲۲۴۳۹	۲۳۴۲۷
سفیرز اینڈ مائنرز	۵۶	۶۳	۳۷۰۶	۳۸۲۵

فوج ہندوستانی	عہدہ داران انگریزی	عہدہ داران ہندوستانی	عہدہ داران غیر کمیشن یافتہ ہی و سپاہی	میزان
پیدل	۱۱۱۹	۲۰۴۳	۱۱۰۵۳۰	۱۱۳۶۹۲
میزان قوم ہندوستانی	۱۵۷۰	۲۷۵۸	۱۴۰۴۲۷	۱۴۴۷۵۵
میزان کل یورپین و ہندوستانی	۵۱۶۲	۲۷۵۸	۲۱۰۸۶۶	۲۱۸۷۸۶

سنہ ۵۶ مین ہندوستان کی فوج مین ۴۰۰۰۰ یورپین ۲۱۵۰۰۰ ہندوستانی تھے مگر اب ۷۴۰۰۰ یوروپین ۱۴۵۰۰۰ ہندوستانی ہین اور فوج کو ایسا طیار کیا گیا ہے کہ جہان چاہین وہان ملک کے وسط مین یا سرحد پر فوج کو بآسانی بہیج سکین۔ ایک باقاعدہ باربرداری اور روانگی کے کام کے شاگرد پیشہ لوگ موجود ہین۔ اور ایسا طریق ایجاد کیا ہے کہ جس سے باربرداری کے جانور۔ شفاخانے کے ملازم۔ اور دوسرے لوگ جو لڑائی کے وقت ضروری ہوتے ہین ہر وقت بقدر کافی موجود رہین تاکہ جسوقت چاہین لڑائی کے مقام پر ایک بڑی بہاری فوج کو بہیج سکین۔

ہندوستانی فوج کی تندرستی بہی بہت اچہی رہا کرتی ہے۔ کیونکہ اون کے لیئے اچہی بارکین بنائی گئی ہین اور یوروپین لوگون کے بڑے حصّے کا قیام قواعد آموزی کے مقامات پر مقرر کیا ہے اور حفظ صحت کے قواعد پر بڑا دہیان دیا گیا ہے۔ اس سبب سے موت کی تعداد کا اوسط جو غدر سے پیشتر ۶۹ فیصدی یوروپین لوگون مین اور ۲ فیصدی ہندوستانیون مین تہا اب گہٹکر یوروپین لوگون مین ۱۶ اور ہندوستانیون مین ۱۳ رہگیا ہے

سنہ ۱۸۹۱ء مین یوروپین والنٹیرون کی تعداد ۱۰۲۲۹ تہی جن مین ۱۹۸۹۳ سرکاری

رپورٹ کے بموجب عمدہ حالت مین تھی۔ سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء کے تخمینے کے بموجب
ہندوستان مین یوروپین انگریزی فوج کی تعداد (جس مین ناتوان اور آزمودہ کار ملازم
شامل نہین ہین) حسب تفصیل ذیل ہے۔

	توپخانہ	سوار	انجنیر	پیدل	متفرق افسر	میزان
بنگال	۷۴۷۰	۳۷۸۶	۲۰۷	۳۳۴۵۳	۵۰۹	۴۵۴۲۵
بمبئی	۳۴۱۰	۶۳۱	۳۵	۹۱۱۷	۲۱۹	۱۳۴۱۲
مدراس	۲۴۳۲	۱۲۶۲	۵۱	۱۱۱۴۳	۲۷۱	۱۵۱۵۹
میزان	۱۳۳۱۲	۵۶۷۹	۲۹۳	۵۳۷۱۳	۹۹۹	۷۳۹۹۶

اون نقشون سے جو سنہ ۱۸۸۴ء مین مشتہر ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی ریاستہائے
خراجگذار اور مطیع کی افواج کی تعداد ۳۴۹۸۳۵ تھی اور ۴۲۲۳۷ توپین تھین۔
اس فوج کا بہت سا حصہ اپنی بے سروسامانی اور قواعد نہ جاننے کے باعث سے
ایسا ہے جو بازار کی بھیڑ بھاڑ سے کچھ ہی بہتر ہوگا۔ لیکن جب سنہ ۱۸۸۸ء مین بعض سرداران
ہندوستانی نے بہت سا روپیہ ملک شاہی کی حمایت کیواسطے از راہ خیرخواہی دینا
چاہا تو گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز نکالی کہ بعض ریاستون کے عمدہ عمدہ فوج کو چن کر
اون کو قواعد سکھائی جائے اور ساز و سامان سے آراستہ کیا جائے۔ چنانچہ اس معاملے
مین اب برابر کوشش ہو رہی ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ سرداران ہند کی فوج بھی
اس قابل ہو جائیگی کہ گورنمنٹ انڈیا کی فوج کے ساتھہ میدان جنگ مین کارروائی کرنے

کے لیئے وہ اوسے بہیج سکین - یہ خاص فوج جسکو امپیریل سروس ٹروپ یا فوج برائے خدمت شاہی کہتے ہین سترہ اٹھارہ ہزار آدمیون کے درمیان ہے - اس فوج کو تعلیم ہورہی ہے - اور وہ باقاعدہ ہوتی جاتی ہے - چودہ انگریزی افسر اوسکی نگرانی کے لیئے مقرر کیئے گئے ہین - نقشہ ذیل سے اوس فوج کی تفصیل معلوم ہوگی -

نام ریاست	سوار	پیدل	توپخانہ	میزان	نام ریاست	سوار	پیدل	توپخانہ	میزان
کشمیر	۳۴۳	۳۷۵۰	۳۰۰	۴۳۹۳	جودہپور	۱۲۰۰	۰	۰	۱۲۰۰
پٹیالہ	۶۰۰	۱۰۰۰	۰	۱۶۰۰	بہرت پور	۶۰۰	۸۰۰	۰	۱۴۰۰
جیند	۱۵۰	۶۰۰	۰	۷۵۰	بیکانیر	۵۰۰	۰	۰	۵۰۰
نابہا	۱۵۰	۶۰۰	۰	۷۵۰	جیپور	۶۰۰	۸۰۰	۰	۱۴۰۰
کپورتھلہ	۱۵۰	۶۰۰	۰	۷۵۰	گوالیار	۱۲۰۰	۰	۰	۱۲۰۰
بہاولپور	۱۵۰	۳۰۰	۰	۴۵۰	میسور	۱۲۰۰	۰	۰	۱۲۰۰
فریدکوٹ	۵۰	۱۵۰	۰	۲۰۰	رامپور	۳۰۰	۰	۰	۳۰۰
سرمور	۵۰	۱۵۰	۰	۲۰۰	ریاستہاے کاٹہیاواڑ	۵۲۵	۰	۰	۵۲۵
الور	۶۰۰	۱۰۶۰	۰	۱۶۶۰					
حیدرآباد	۸۰۰	۰	۰	۸۰۰	میزان	۸۰۱۸	۹۵۱۰	۳۰۰	۱۷۸۲۸

اندور بھوپال وغیرہ ریاستون سے بھی بندوبست ہو رہا ہے بہت جلد یہ فوج بھی
اس مین شریک ہوجائیگی۔

۱۸۹۲ء مین جنگی جہاز ابیسینیا ۴۷ ۱۸ ٹن کا جسپر چار اٹھارہ ٹن والی توپین تہین
جہاز آسائی ۸۶۵۸ ٹن کا۔ اور تین تارپیڈو کی کشتیان جنگی جہاز میگڈالا ۳۲ ۱۲ ٹن کا۔
جسپر چار اٹھارہ ٹن والی توپین تہین اور ایک جہاز توپخانے والا اور چار تارپیڈو کی
کشتیان یہ سب ہندوستان مین مامور بکار تہے۔

۱۸۹۲ء مین نو جنگی جہاز ہندوستان کی طرف اور ۲۰ چین کی طرف خدمت پر مامور تہے

حرفہ اور پیداوار

ہندوستان مین سب سے بڑا پیشہ ہمیشہ سے کاشتکاری کا پیشہ چلا آتا ہے۔ مگر ایسا
کبھی نہین ہوا کہ قاعدے کے طور پر کسی نے ہندوستانی زراعت کی ترقی کی ہوتی۔
اب گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۷۰ء سے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ہندوستان کے
ہر ایک صوبے مین اس غرض کے پورا کرنیکے واسطے ایک سرکاری دفتر مقرر کیا گیا ہے
جسکا کام یہ ہے کہ فصل کے متعلق جو واقعات وقوع مین آئین اون کے حالات کی خبر
رکہے اور اون کو بہت جلد مشتہر کرے۔ اور کہیتون مین کاشت کراکے تجربہ حاصل کرے
اور اوس سے سرکار کو اطلاع دے۔ اور زراعت کے کام مین نئی نئی مفید باتین
جاری کرے۔ نئی نئی جنسون اور پہلون کو آزمائے اور علم کیمیا اور علم فلاحت کے
مدرسے جاری کرے۔ انہین محکمون کے ذریعے سے اچہے اچہے تعلیم یافتہ لوگ

منتخب ہوکر ہندوستان سے انگلستان کو بہیجے گئے ہین تاکہ وہ وہان زراعت کے کالجون مین پڑہکر اس فن کو سیکہین جو کچہہ کہ محکمہ جات زراعت کے نمونہ یا تعلیم سے مقصود ہے وہ یہ ہے کہ اون کو کہاد کے خواص سے آگاہی ہو۔ فصلون کی یکے بعد دیگرے پیدا کرنیکی کیفیت جانین چارے کا پیدا کرنا اور پہر اوسکا ذخیرہ کرنا نئی اجناس کا کام مین لانا اور اسی قسم کے اور کامون سے واقف ہونا جیسے نیا کولہو ہے جسمین پہلے کولہوؤنکی بہ نسبت بہت آسانی سے کام ہوتا ہے۔ کچہہ کچہہ یہہ مقصد حاصل بہی ہوا ہے۔ یعنی بعض صوبون مین اچہے اچہے جانور مہیا ہوچکے ہین اور اسپر بہت توجہہ کی گئی ہے کہ وہان کے گہوڑے ٹٹو۔ خچر اچہے اور توانا پیدا ہونے لگین۔

نقشہ ذیل سے برٹش انڈیا کی اوس اراضی کی تعداد معلوم ہوگی جو براہ راست سرکار کی جانب سے رعایا کو دی گئی ہے۔ اور یہہ بہی ظاہر ہوگا کہ اون زمینداریونکی اور نیز زمیندارون کی تعداد کیا ہے اور ہر ایک زمینداری کا اوسط رقبہ اور اوس کی اوسط جمع سرکاری کسقدر ہے۔ چونکہ بنگالہ اور بمبئی کے یہ حالات معلوم نہین ہین اسلیئے ہندوستان کے باقی دس صوبونکے حالات لکہے جاتے ہین۔

نام صوبہ	اراضی رعیت واری اور زمینداریونکی تعداد	اون کا کل رقبہ ایکڑون مین	کاشتکار اور زمیندارونکی تعداد	اوسط رقبہ کہیت یا زمینداری کا ایکڑون مین	اوسط لگان
مدراس	۳۳۴۸۹۹۰	۴۹۶۱۱۱۹۴	۵۵۱۸۹۳۷	۱۴۸ ایکر	للعہ ۴،۹
ممالک مغربی و شمالی	۱۱۹۸۱۰	۴۳۸۰۹۶۵۱	۲۶۸۶۷۴۱	۳۶۶	ساللوسہ

نام صوبہ	اراضیات رعیت داری وزمینداریونکی تعداد	اون کا کل رقبہ ایکرون مین	کاشتکار اور زمینداران کی تعداد	اوسط رقبہ کہیت یا زمینداری کی ایکرون مین	اوسط لگان
اودہ	۱۲۱۹۹	۱۵۲۳۸۵۹۴	۱۷۷۴۶۶	۱۲۴۹	الالعہ
پنجاب	۳۶۷۲۰	۵۵۴۴۴۶۸۹	۳۰۷۱۸۸۰	۱۵۱۰	سماصہ
ممالک متوسط	۶۰۸۲۸	۴۲۵۶۵۱۱۸	۱۰۷۹۷۱	۰	۰
برار	۳۷۸۹۰۳	۸۱۷۰۹۲	۲۹۰۲۴۸	۲۲	صہ ۸/۹ پا
کورگ	۳۱۱۴۶	۱۵۶۱۶۵	۱۷۹۹۷	۵۷۰۱	لعہ ۱۰/۳ پا
آسام	۷۲۲۱۵۰	۷۶۵۹۰۹۳	۰	۱۰۷۶۱	صہ ۱۱/۶ پا
برہما پائین	۹۵۲۵۸۴	۵۴۱۱۴۲۱	۷۲۹۵۲۰	۵۷۶۸	لعہ ۱/۱ پا
؍؍ بالائی	۹۵۶۱۵۹	۳۰۲۶۴۴۱	۴۹۶۹۲۵	۶۷۶۳	—

جہان پر زمینداری کا طریق جاری ہے یعنی جہان کہ ایک شخص یا کئی آدمی بھیاچارہ کے طور پر کئی سو یا کئی ہزار ایکر دنکے مالک ہوتے ہین تو وہان سرکاری محصول اوس لگان کا جو قیاسی ہے یا تحقیقات سے دریافت کیا گیا ہے کوئی حصہ ہوا کرتا ہے۔ جن سے اکثر اوسکا نصف حصہ لیا جاتا ہے۔ مالگذاری ہر زمینداری پر واجب الادا ہوتی ہے اور تا انقضاے میعاد بندوبست اوس مین تغیر و تبدل نہین ہوتا۔ اون صوبون مین جہان رعیت داری انتظام ہے یعنی جہان کسی کاشتکار کو زمین براہ راست سرکار سے ملتی ہے اور اکثر وہ خود اپنی زمین جوتتا بوتا ہے اور اوسکے اور سرکار کے درمیان کوئی

زمیندار مالک اراضی نہین ہوتا تو وہان ایکڑون کے حساب سے کھیتون پر یا چھوٹے چھوٹے مقبوضون پر لگان لگایا جاتا ہے اور وہ اوسی وقت واجب الادا ہوتا ہے بشرطیکہ نئی زمین زراعت مین نہ لائی گئی ہو۔ کیونکہ ایسی حالت مین کچھ مہلت بھی ملجاتی ہے۔ رعیت واری زمین کا مالک اگر چاہے تو شروع سال پر ایک مناسب وقت پر کسی زمین کو بالکل یا اوسکے کسی حصّہ کو چھوڑ سکتا ہے مگر زمینداری کے اضلاع مین جہان بڑے بڑے مالکان اراضی ہوتے ہین وہان کوئی زمینداری کو نہین چھوڑتا بلکہ تا میعاد بند وبست لگان سرکاری ادا کرتا رہتا ہے۔

جہان تک کہ نقشجات بہم پہونچ سکے ہین اون سے کیفیت لیکر ذیل مین حقیت کی نوعیت کی نسبت لکھی جاتی ہے۔

	دیہات زمینداری			دیہات رعیت واری		
	رقبہ پیمایش شدہ ایکڑون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مال گذاری	رقبہ پیمایش شدہ ایکڑون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری
ممالک مغربی شمالی	۵۲۵۹۸۳۴۴۳	۳۲۳۰۸۶۵۲	۴۵۱۸۴۹۹۰	۰	۰	۰
اودہ	۱۵۳۳۷۴۸۶	۱۱۳۸۷۷۴۱	۱۴۱۴۸۶۸۰	۰	۰	۰
پنجاب	۷۱۵۷۶۵۷۶	۱۸۸۵۰۴۳۷	۲۵۰۶۹۹۵۰	۰	۰	۰
ممالک متوسط	۱۳۶۰۵۵۸۲	۱۳۳۹۵۰۸	۱۵۲۰۴۰	۴۱۷۵۵۴۳۹	۸۴۹۹۲۸۳	۵۹۷۸۵۵۰
برار	۰	۰	۰	۱۱۳۳۹۶۳۱	۲۶۳۰۰۱۸	۶۷۸۱۷۶۰
کورگ	۰	۰	۰	۱۰۱۲۲۶۰	۱۷۲۶۳۰	۳۰۰۴۰۰

	دیہات زمینداری			دیہات رعیت داری		
	رقبہ پیمایش شدہ ایکرون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری	رقبہ پیمایش شدہ ایکرون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری
آسام	۲۴۰۶۲۸۷۷	۰	۷۶۰۹۵۰	۲۴۴۷۴۳۱	۰	۳۴۶۶۳۸۰
برہما پایین	۱۶۵۸۰۴	۰	۷۶۷۸۰	۵۶۱۱۰۴۲۶	۰	۸۶۳۴۸۶۰
برہما بالاے	۳۲۹۴	۰	۰	۵۰۷۴۵۰۲۸	۲۹۹۹۷۲۵	۵۲۴۰۴۱۰
مدراس	۲۷۵۷۱۱۹۶	۷۹۰۱۱۷۰	۵۰۸۳۶۵۰	۶۲۴۸۹۶۱۴	۲۲۹۶۹۰۴۶	۴۵۲۷۸۰۶۰
بمبئی	۰	۰	۰	۲۷۵۴۵۸۹۴	۱۳۲۶۵۴۸۷	۲۸۹۱۸۲۵۰
سندہ	۰	۰	۰	۲۸۴۰۶۵۶۸	۲۴۱۳۸۲۳	۷۵۶۹۱۰۰
اجمیر	۹۸۰۱۷۲	۵۴۲۵۷	۴۱۶۰	۷۳۴۶۰۰	۲۹۷۸۳۹	۳۰۸۱۶۰
بنگال		اسکا حال معلوم نہین				

سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین جو جو فصلین برٹش انڈیا مین جس جسقدر ایکرون مین پیدا ہوئین اونکی تعداد صوبہ وار سواے صوبہ بنگال کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی - اس کل رقبہ مزروعہ کی تعداد ۱۳۸۸۹۰۷۵۷ ایکر تھی -

نام صوبہ	دہان	گندم	دیگر غلہ جات	نیشکر	چاے	کپاس	تخم روغن	نیل	تماکو
بنگال	اسکا حال معلوم نہین								
ممالک مغربی شمالی	۴۷۷۱۱۰۷	۳۶۴۲۸۹۲	۱۶۸۳۱۲۹۹	۸۷۹۵۴۴	۷۹۷۷	۱۵۱۸۸۴۵	۹۰۲۲۶۰	۳۱۰۸۲۷	۳۸۷۸۴
اودہ	۲۷۹۷۱۹۸	۱۵۶۲۰۵۸	۶۳۱۲۶۴۷	۲۲۴۷۹۰	۰	۶۱۲۱۰	۳۱۱۴۱۷	۱۸۴۸۵	۱۳۷۲۴
پنجاب	۶۹۲۵۶۴	۷۴۹۰۷۵۹	۱۱۸۴۶۵۲۸	۳۲۳۸۶۸	۹۲۲۹	۱۴۷۷۷۵	۹۳۴۶۹۱	۸۵۹۹۵	۴۵۰۸۱
ممالک متوسط	۴۰۰۵۳۲۴	۴۱۱۳۹۷۴	۵۰۶۲۱۳۸	۴۸۹۲۵	۰	۷۹۷۳۸۰	۱۹۸۲۶۰۳	۳۹	۲۰۸۳۳
برار	۱۸۸۷۵	۸۱۷۲۱۵	۲۷۵۹۳۱۹	۲۰۷۱	۰	۲۴۵۱۶۰۸	۵۱۷۸۸۱	۹۹	۲۲۲۸۲
کورگ	۷۴۴۹۷	۰	۱۵۹۲	۰	۰	۰	۴۰	۰	۱۰
آسام	۱۲۷۵۱۴۴	۱۸	۵۸۲۹۵	۱۷۸۳۰	۲۳۰۸۲۲	۸۲۳	۱۶۷۶۰۶	۰	۳۳
برہما پائین	۴۳۹۸۴۰۵	۰	۷۵۵۷۶	۱۱۳۲۰	۷۸	۹۶۰۸	۱۰۸۱۷۰	۵۰	۲۳۹۶۷
برہما بالاے	۱۳۵۰۴۸۶	۱۶۷۶۶	۹۲۹۵۲۳	۱۴۱۷	۱۰۰۱	۱۴۲۴۳۹	۳۰۸۸۳۹	۱۰۸۶	۲۲۳۸۷
مدراس	۶۱۵۹۶۲۸	۱۸۲۵۸	۱۴۳۵۷۰۳۹	۹۰۸۱۲	۵۷۳۸	۱۷۳۷۷۲۲	۱۹۱۸۷۰۵	۲۵۵۵۱۱	۸۹۹۹۹
بمبئی	۲۲۹۷۰۶۴	۲۳۱۸۵۷۸	۱۸۲۴۸۵۷۷	۶۵۸۱۷	۰	۳۱۵۷۶۹۴	۱۹۴۸۳۵۲	۱۱۲۳۲	۱۰۴۳۹۲
اجمیر	۵۸۹	۶۱۵۹	۱۸۸۸۱۶	۴۳۷	۰	۲۵۵۵۲	۱۴۹۷۲	۱۵	۲۲
پرگنہ مانپور	۱۰۲	۱۲۸۶	۳۳۲۵	۷۸	۰	۱۵	۱۶۶۷	۰	۵
میزان	۲۷۸۴۰۹۸۴	۲۰۱۸۷۹۶۳	۷۴۶۵۵۶۷۴	۱۴۶۶۹۰۹	۲۵۴۸۴۵	۱۰۷۴۹۶۷۱	۹۶۱۷۲۰۳	۶۸۳۳۳۹	۳۸۱۴۷۳

کپاس کے سوا اور ریشه دار جنسین بهی ۳۵۸۷۲۶ ایکر زمین مین پیدا هوئین۔ ان مین سے صرف ۵۳۱ ایکر مین جنوٹ یا پٹ سن پیدا هوئی۔ کافی کی کاشتکاری بهی ۱۳۳۰۱۶ ایکر مین هوئی جسمین سے ۷۰۲۱۹ ایکر مدراس مین اور ۶۲۷۹۷ ایکر کورگ مین تهی۔ کهانیکی چیزین سواے گیهون چانول موٹهه مٹر وغیره کے اور بهی ۳۸۷۹۱۴۴ ایکر زمین مین تهین۔ سنه ۱۸۹۱-۹۰ع مین کل رقبه مزرعه مین سے (جو ۱۳۸۸۹۰۷۵۷ ایکر تها) ۱۵۶۱۰۳۷۹ ایکر زمین مین ایک سے زیاده فصلین پیدا هوئین جس سے مزره زمین کی تعداد بڑهکر ۱۵۴۵۰۱۱۳۶۔ ایکر هوجاتی هے۔ جب آبپاشی شده زمین کی تعداد اس سبب سے که دو فصلون مین آبپاشی کی گئی دوچند لیجاے تو نهرون کنوون تالابون وغیره سے اراضی آبپاشی شده کی تعداد ۲۸۳۰۸۷۲۲ ایکر هوجاتی هے۔ نقشه ذیل سے سنه ۱۸۹۱-۹۰ع کی بابت نهرون کی کیفیت معلوم هوگی جسکا حساب کتاب بڑی احتیاط کے ساتهه رکها جاتا هے۔

نام صوبه	خرچ جو اس سال مین هوا	رقبه جسکی آبپاشی اس سال مین هوئی	خالص آمدنی جو اس سال مین وصول هوئی
	روپیه	ایکر	روپیه
بنگال	۲۲۷۷۳۰۱۰	۵۴۵۵۴۱	۱۸۵۶۱۰
ممالک مغربی شمالی و اوده	۸۱۳۵۷۴۷۰	۲۰۱۴۱۱۴	۴۱۳۷۰۳۰
پنجاب	۶۴۳۵۸۱۸۰	۲۸۴۲۶۵۸	۷۵۱۴۹۱۰
اجمیر	۱۶۶۷۹۰۰	۲۸۵۰۳	۶۶۶۱۰

نام صوبہ	خرچ جو اس سال مین ہوا	رقبہ جسکی آبپاشی اس سال مین ہوئی	خالص آمدنی جو اس سال مین وصول ہوئی
مدراس	۶۷۵۹۶۸۹۰	۲۷۶۷۷۷۵	۴۰۱۳۴۲۰
بمبئی	۲۴۹۱۵۳۳۰	۷۴۸۵۲	۲۲۱۲۰۰
سندہ	۱۱۹۳۹۲۹۰	۱۲۹۰۸۱۷	۱۴۲۲۴۵۸۰

گنگا کی نہر جو سنہ ۱۸۵۴ء مین بن کر ۲۸۵۵۶۱۴۰ روپیہ مین تیار ہوئی تھی ۴۳۷ میل لمبی ہے اور ۳۵۷۶ میل اوس سے نالے اور منبع نکالے گئے ہین اس سال مین اوس سے ۸۲۰۱۵۲ ایکڑ زمین کی ابپاشی ہوئی - پنجاب کی نہر سرہند جو ۳۷۰۸۰۰۰ روپیہ مین طیار ہوئی تھی ۵۴۲ میل لمبی ہے اور ۴۳۸۵ میل لمبے نالے اور منبع اوس سے جاری ہوے ہین مدراس مین گوداوری کشنا کاویری دریاؤن سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۲۰۰۰۰۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین سیراب کی جاتی ہے -

سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین سرکار کے پاس ½۶۲۹۲۷ مربع میل زمین جنگلات کے لیئے محفوظ تھی کچھہ عرصہ سے خاصکر سنہ ۱۸۷۷ء سے جنگلات کی حفاظت کے واسطے بڑی بھاری کوشش ہو رہی ہے - سنہ مذکور مین سرکاری رقبہ جنگلات کی تعداد صرف ۱۷۷۰۵ مربع میل تھی - اوسکے دوسرے ہی برس مین اوسکی تعداد ممالک متوسط مین ۴۰۴۲۵ مربع میل کر دی گئی تھی - نقشہ ذیل سے سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء کی تعداد جنگلات مربع میلون مین معلوم ہوگی -

ممالک متوسط	۱۹۶۸۰	بنگال	۵۲۱۱	آسام	۳۶۱۲

بمبئی ۱۰۳۲۴ مدراس ۹۱۷۸ پنجاب ۱۷۱۵

برہما ۶۶۷۴ ممالک مغربی شمالی و اودہ ۳۷۳۵ بہار ۱۲۵۵

سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین کارخانے پارچہ بافی ہندوستان مین ۱۲۷ تھے جسمین ۲۴۶۷۴ (جولاہون کے) راچہ اور ۲۹۸۸ ۳۲۷ تکلہ تھے اور اون مین ۱۱۷۹۲۲ مزدور کام کرتے تھے - جو سرمایہ کہ اس کام مین لگا ہوا ہے اوسکی تعداد ۱۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہے -

مارچ ۱۸۹۲ء مین کارخانہ پارچہ بافی پٹ سن کے ۲۶ اور پھول سن کا ایک تھا جس مین بحساب اوسط روزانہ ۶۶۳۳۳ مزدور کام کرتے تھے - اور ۸۶۹۵ (جولاہون کی) راچہ اور ۱۷۴۱۵۶ تکلہ تھے - جو سرمایہ کہ ان مین لگا ہوا ہے اوس کے تخمینے کی تعداد ۳۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہے -

۱۸۹۱ء کے آخر مین پانچ کارخانے پارچہ بافی اُون کے بھی تھے - جسمین ۵۳۲ (جولاہون کے) راچہ اور ۲۱۷۰۰ تکلہ تھے - نو کاغذ بنانیکے بھی کارخانے ہین -

بیر جو ۱۸۹۱ء مین بنائی گئی اوسکی تعداد ۵۸۰۳۴۷۴ گیلن تھی -

۱۸۹۲ء مین ۹۴۷ جائنٹ اسٹاک کمپنیئین ہندوستان مین حسب ایکٹ انڈین کمپنی کے رجسٹری ہوئین - اون کی نامنل (یعنی معینہ) سرمایہ کی مجموعی تعداد ۳۶۰۱۳۸۶۹۰ روپیہ تھی اور اون کا سرمایہ جو وصول ہو گیا اوسکی مجموعی تعداد ۲۶۵۸۰۹۸۵۰ روپیہ تھی

نقشہ ذیل سے جائنٹ اسٹاک کمپنیون کے بڑے بڑے درجون کے رقمون کی مجموعی تعداد معلوم ہوگی -

	تعداد	سرمایہ وصول شدہ
کمپنی ہائے		روپیہ
بینک و قرضہ	۲۵۶	۷۲۹۲۵۲۰
بیمہ	۱۴	۲۰۵۸۷۴۰
تجارتی		
تاجر و سوداگر	۱۱۹	۱۸۳۹۹۳۷۰
جہاز رانی	۸	۸۹۱۱۶۵۰
ریلوے و ٹراموے	۱۱	۹۵۸۹۵۸۰
کواپریٹیو ایسوسی ایشن	۲۴	۳۸۵۴۹۰
جہاز پر چڑھانا اوتارنا گودام مین رکھنا	۶	۶۳۹۱۰۰
میزان تجارت	۱۶۸	۳۷۹۲۵۲۹۰
کارخانہ پارچہ بافی و پریس		
پارچہ بافی روئی	۵۷	۴۸۵۴۸۴۴۰
” پٹ سن	۱۱	۱۱۷۸۵۲۵۰
روئی پٹ سن اون ریشم پہل سن وغیرہ	۶۳	۴۲۴۸۱۷۶۰
روئی پٹ سن کے اسکریو اور پریس	۸۳	۱۳۳۴۶۹۷۰
دیگر اقسام کے مل کارخانے اور پریس	۳۱	۴۴۱۵۵۶۰
میزان کارخانہ پارچہ بافی و پریس	۲۴۵	۱۲۰۵۷۸۳۸۰

	تعداد	سرمایہ وصول شدہ
چاے کی کمپنیاں	۱۴۴	۳۶۴۸۸۳۴۰
کافی و سنکونا	۵	۳۸۳۲۹۰
دوسری اقسام کی کاشتکاری کی کمپنیاں	۹	۶۳۱۰۰۰
معدن اور کھان کے کام کی کمپنیاں	۵۷	۱۶۱۵۸۹۵۰
برف کی کمپنی	۱۲	۱۹۷۱۸۳۰
شکر بنانے کی کمپنیاں	۲	۱۶۰۶۳۶۰
بیر بنانے کی کمپنیاں	۳	۱۶۹۵۴۰۰
دیگر اقسام کی کمپنیاں	۳۲	۹۰۱۹۸۵۰
میزان کل	۹۴۷	۲۶۵۸۰۹۸۵۰

نقشہ ذیل سے رقبہ پیمایش شدہ و کل رقبہ برٹش انڈیا صوبہ وار مزروعہ و غیر مزروعہ بابت سنہ ۹۰ - ۱۸۹۱ء معلوم ہوگا۔

نام صوبہ	رقبہ جو سرکار کی محکمہ پیمائش سے معلوم ہوا اور جسمین خراجگذار ریاستوں کا اور نیز وہ رقبہ شامل ہے جسکے نقشے بہم نہ پہونچے	رقبہ جسکی تفصیل اس نقشہ مین حسب پیمائش ہند دی گئی ہے	اراضی مزروعہ: جسمین کاشتکاری ہوتی ایکر	اراضی مزروعہ: جو بے فصل کے پڑی رہی ایکر	اراضی مزروعہ: میزان ایکر	غیر مزروعہ: قابل زراعت ایکر	غیر مزروعہ: ناقابل زراعت ایکر	غیر مزروعہ: میزان ایکر	جنگل ایکر
بنگالہ	.	نقشہ بہم نہ پہونچا							
ممالک مغربی شمالی	۵۷۰۱۹۵۱۱	۴۷۴۴۲۹۸۲	۲۵۲۶۶۵۴۹	۲۴۱۲۶۱۰	۲۷۶۷۹۱۵۹	۷۹۳۳۸۴۷	۶۶۸۲۶۰۶	۱۴۶۱۶۴۵۳	۵۲۱۲۴۴۹
اودھ	۱۵۳۳۷۸۴۶	۱۵۳۳۷۸۴۶	۸۸۷۵۲۲۲	۵۱۱۴۹۵	۹۳۸۶۶۱۷	۳۳۱۳۴۵۵	۲۲۲۶۸۰۲	۵۵۴۰۲۲۷	۵۷۲۱۰۵
پنجاب	۹۶۱۰۳۹۳۶	۶۸۱۳۲۷۳۶	۲۰۸۵۴۰۹۲	۵۰۱۷۰۶۵	۲۵۸۷۱۱۵۷	۲۶۹۳۴۴۱۷	۱۲۱۱۹۸۳۶	۳۹۰۵۴۲۵۳	۳۰۳۸۷۱۱
برہما پائین	۵۶۲۷۶۲۳۰	۵۶۲۷۶۲۳۰	۵۰۰۰۷۲۲	۷۱۳۰۷۶	۵۷۱۳۷۹۸	۱۶۸۰۵۷۰۶	۳۰۱۷۰۸۲۶	۴۶۹۷۶۵۳۲	۳۵۸۵۹۰۰
برہما بالائے	۵۲۲۳۵۶۸۲	۵۰۷۴۸۳۲۲	۲۸۴۸۸۸۴	۱۲۷۰۱۲۸	۴۱۱۹۰۱۲	۱۹۶۱۷۸۷۲	۲۷۰۱۱۴۳۸	۴۶۶۲۹۳۱۰	.
ممالک متوسط	۷۴۱۹۹۴۲۱	۴۳۰۰۶۵۳۶	۱۵۵۸۷۵۶۶	۱۵۷۲۵۸۵	۱۷۱۶۰۱۵۱	۹۰۷۶۰۲۴	۴۲۸۹۲۸۲	۱۳۳۶۵۳۰۶	۱۲۴۵۴۳۸۱
آسام	۲۹۰۶۸۳۸۸	۱۳۹۵۷۱۳۹	۱۷۷۷۳۳۴	۸۹۸۹۳۷	۲۶۷۶۲۷۱	.	۸۹۲۲۳۱۰	۸۹۲۲۳۱۰	۲۳۵۸۵۵۸

نام صوبہ	رقبہ جو سرکاری محکمہ پیمایش سے معلوم ہوا اور جسمین خراجگذار ریاستوں کا اور نیز وہ رقبہ شامل ہے جسکے نقشے ہم نہ پہنچے	رقبہ جسکی تفصیل اس نقشہ مین حسب پیمایش ہندی دی گئی ہے	اراضی مزروعہ: جسمین کاشتکاری ہوئی ایکڑ	اراضی مزروعہ: جو بے فصل پڑی ہے ایکڑ	اراضی مزروعہ: میزان ایکڑ	غیر مزروعہ: قابل زراعت ایکڑ	غیر مزروعہ: نا قابل زراعت ایکڑ	غیر مزروعہ: میزان ایکڑ	جنگل ایکڑ
اجمیر	۱۷۱۴۷۷۳	۸۵۵۹۶۱	۲۱۷۲۲۸	۹۴۳۹۴	۳۱۱۶۲۲	۱۱۰۹۱۹	۳۴۴۳۰۷	۴۵۵۲۲۶	۸۹۱۱۳
کورگ	۱۰۱۲۲۶۰	۱۰۱۲۲۶۰	۱۳۹۷۴۸	۱۹۳۲۰	۱۵۹۰۶۸	۵۴۰۲۱	۲۵۱۱۲۶	۳۰۵۱۴۷	۵۴۸۰۴۵
مدراس	۹۱۰۳۱۶۹۰	۶۰۲۴۹۸۷۳	۲۳۷۰۲۲۸۰	۵۱۷۶۲۱۸	۲۸۸۷۸۴۹۸	۷۸۶۹۲۷۲	۱۱۹۶۰۲۲۲	۱۹۸۲۹۴۵۴	۱۱۵۴۱۸۸۱
بمبئی	۷۵۹۵۲۴۶۲	۴۸۲۷۲۱۸۱	۲۷۹۱۷۵۷۳	۸۲۲۴۰۰۸	۳۶۱۴۱۵۸۱	۷۳۸۸۷۴۴	۱۷۴۴۹۱۶۹	۲۴۸۳۷۹۱۳	۷۲۹۲۶۸۷
برار	۱۱۳۳۹۶۳۱	۱۱۳۳۹۶۳۱	۶۶۹۷۲۸۱	۹۹۸۲۷۳	۷۶۹۵۵۵۴	۶۹۹۰۲۴	۲۲۲۱۶۱۶	۲۹۲۰۶۴۰	۷۲۳۴۳۷
پرگنہ مانپور	۳۸۸۷۱	۳۸۸۷۱	۶۵۶۸	۷۳۶	۷۳۰۴	۱۰۴۱۲	۱۳۵۷	۱۱۷۶۹	۱۹۷۹۸
میزان	۵۶۱۳۳۰۷۰۱	۴۳۶۶۷۰۵۶۷	۱۳۸۸۹۰۹۴۷	۲۶۹۰۸۸۴۵	۱۶۵۷۹۹۷۹۲	۹۹۸۱۳۷۱۳	۱۱۴۷۲۸۵۸۷	۲۲۳۴۴۶۴۱۰	۴۷۴۳۷۰۶۵

(قابل زراعت و نا قابل زراعت کا مجموعہ: ۸۹۷۲۳۱۰)

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۸ کویلہ کی کہانین ہندوستان مین ایسی تہین کہ جنپر کام ہو رہا تہا۔ اور جن سے سالانہ نکاسی حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

	ٹن		ٹن		ٹن
سنہ ۱۸۸۶ء	۱۳۸۸۴۸۷	سنہ ۱۸۸۸ء	۱۷۰۸۹۰۳	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۱۶۸۵۲۱
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۵۶۴۰۶۳	سنہ ۱۸۸۹ء	۱۹۴۶۱۷۲	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۲۲۹۴۰۰

سنہ ۱۸۹۱ء کی نکاسی کی کل تخمینی قیمت ۷۶۰۷۰۰۰ روپیہ ہے۔ جو کویلہ کوک (جو ایک قسم کا کویلہ ہے) اور اینڈہن سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین باہر سے لایا گیا اوسکی تعداد ۷۳۶۵۷۱ ٹن تہی۔ اور جو لوگ کہ کہان کے کام مین لگے تہے اون کی کل تعداد ۳۴۰۴۳ تہی۔

تجارت

اٹھاون برس مین سنہ ۳۴-۱۸۳۵ء سے لیکر سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء تک بیرونی تجارت سمندر مین ہوکر ۱۴۴۲۲۹۰۰ روپیہ سے ۱۹۵۶۱۵۳۲۲۰ روپیہ تک ہوگئی ہے یہ ترقی قریب قریب چودہ گنا ہوئی ہے۔ جسکی اوسط بیشی فی صدی سالانہ ۲۱ء۷۹ ہوتی ہے۔ گذشتہ ۳۱ سال کی بیشی کا اوسط نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔ اس زمانہ کو سات سات سال کے چار زمانون پر منقسم کر دیا ہے۔

سال	اوسط سالانہ درآمد (روپیہ)	اوسط سالانہ برآمد (روپیہ)	درآمد کی زیادتی یا کمی فی صدی	برآمد کی زیادتی فی صدی
سنہ ۶۱-۱۸۶۲ء سے سنہ ۶۷-۱۸۶۸ء تک	۴۶۵۶۴۲۱۷۰	۵۵۲۴۷۳۵۰۰	۰	۰
سنہ ۶۸-۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۸۷۴-۷۵ء تک	۴۳۱۴۴۹۶۵۰	۵۷۳۷۹۶۱۱۰	-۷٫۳۴	۳٫۸۶
سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء سے سنہ ۱۸۸۱-۸۲ء تک	۵۳۱۵۸۳۷۹۰	۶۹۴۳۲۱۹۱۰	۲۳٫۲۱	۲۱٫۰۰
سنہ ۱۸۸۲-۸۳ء سے سنہ ۱۸۸۸-۸۹ء تک	۷۲۷۶۸۲۴۰۰	۸۹۳۰۰۲۵۶۰	۳۶٫۸۹	۲۸٫۶۲
سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء	۸۶۶۵۶۹۹۰۰	۱۰۵۳۶۶۷۲۰۰	۱۹٫۰۹	۱۷٫۹۹
سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	۹۳۹۰۹۸۵۶۰	۱۰۲۳۵۰۵۲۶۰	-۸٫۳۷	۲٫۸۶
سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	۸۴۱۵۵۰۴۵۰	۱۱۱۴۶۰۲۷۷۰	-۱۰٫۳۹	۸٫۹

اوس سال مین جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو ختم ہوا ہندوستان کی بیرونی تجارت (سرکاری اور خانگی) حسب تفصیل ذیل تھی۔

	درامد روپیہ	برآمد روپیہ
سامان تجارت	۶۹۴۳۲۳۸۳۰	۱۰۸۱۷۳۵۹۲
چاندی سونا	۱۴۷۲۲۶۶۲	۳۲۸۶۶۸۶
میزان	۸۴۱۵۵۰۴۵	۱۱۱۴۶۰۲۷۸

نقشہ ذیل سے سنہ ۱۸۸۲ء اور سنہ ۱۸۸۸ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک کی درآمد و برآمد اسباب تجارت اور چاندی سونے کا حال معلوم ہوگا۔ اس مین سرکاری مال و اسباب اور چاندی سونا شامل نہین ہے۔

سال	درآمد			برامد		
	مال و اسباب تجارت	چاندی سونا	میزان	مال و اسباب تجارت	چاندی سونا	میزان
سنہ ۱۸۸۲ء	۴۶۹۹۲۰۸۴۰	۱۱۳۲۲۷۸۱۰	۵۸۳۱۴۸۶۵۰	۸۱۹۰۱۹۶۰۰	۱۰۹۷۳۳۷۰	۸۲۹۹۳۴۷۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۶۲۳۸۴۸۱۳۰	۱۳۸۲۵۸۵۶۰	۷۶۲۱۰۶۶۹۰	۹۰۴۷۱۴۶۲۰	۱۵۱۳۹۵۴۰	۹۱۹۹۵۴۱۶۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۶۶۵۷۰۳۱۸۰	۱۳۸۴۴۹۶۰۰	۸۰۴۱۵۲۷۸۰	۹۶۹۷۸۱۷۱۰	۱۷۰۳۴۹۷۰	۹۸۶۸۱۶۶۸۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۶۶۵۶۰۱۲۰۰	۱۷۴۵۹۳۰۱۰	۸۴۰۱۹۴۲۱۰	۱۰۳۳۹۶۸۶۲۰	۱۸۴۱۹۲۰۰	۱۰۵۲۳۸۷۸۲۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۶۹۰۳۴۹۰۰۰	۲۱۹۱۹۴۸۶۰	۹۰۹۵۴۳۸۶۰	۱۰۰۱۳۵۷۲۲۰	۲۰۷۱۹۰۶۰	۱۰۲۲۰۷۶۲۸۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۶۶۵۸۷۴۵۷۰	۱۴۷۲۲۶۶۲۰	۸۱۳۱۰۱۱۹۰	۱۰۸۰۳۶۰۱۰۰	۳۱۴۳۱۸۶۰	۱۱۱۱۷۹۱۹۶۰

جو مال واسباب تجارت سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین باہر کو گیا اوس مین سے ۱۰۳۵۵۰۸۳۱ روپیہ کا مال وہ تہا جو اس ملک مین پیدا ہوا تہا - اور ۹۰۷۱۵۱۸۵۴۴ روپیہ کا ایسا مال تہا جو باہر سے آیا تہا اور پہر باہر کو بہیجا گیا تہا -

مال واسباب درآمد وبرآمد مین خانگی سونا چاندی بہی شامل ہے مگر سرکاری مال و اسباب اور چاندی سونا داخل نہین ہے ہندوستان کے بڑے بڑے پانچ حصو مین حسب تفصیل آیا گیا

	بنگال	برہما	مدراس	بمبئی	سندھ
			درآمد		
سنہ ۱۸۸۲ء	۲۲۳۶۳۱۹۸۰	۳۳۴۴۹۵۳۰	۴۲۱۴۸۴۵۰	۲۷۱۵۹۴۲۷۰	۱۲۳۲۲۴۲۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۴۵۸۲۱۴۱۰	۵۷۱۹۸۰۲۰	۵۵۲۷۱۷۵۰	۳۷۶۵۳۰۶۷۲۰	۲۷۲۷۸۷۹۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۷۱۱۸۷۲۴	۵۰۱۱۸۸۹۰	۵۹۳۲۶۰۵۰	۳۸۶۱۲۵۷۲۰	۳۷۳۹۴۸۸۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۶۳۱۴۸۰۳۰	۵۴۶۷۷۵۲۰	۶۴۳۷۴۲۰۰	۴۲۲۹۵۴۵۷۰	۳۵۰۳۹۸۹۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۹۹۹۸۷۶۶۰	۵۵۰۰۳۲۳۰	۶۵۴۳۲۳۱۰	۴۵۱۲۴۸۹۷۰	۳۷۸۷۱۶۷۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۸۷۰۶۸۴۸۰	۵۵۲۰۸۷۲۰	۶۲۲۱۷۰۲۰	۳۶۷۷۶۵۵۶۰	۴۰۸۴۱۴۱۰
			برآمد		
سنہ ۱۸۸۲ء	۳۴۲۸۳۵۴۴۰	۶۵۷۹۷۲۶۰	۷۸۴۲۵۴۵۰	۳۲۲۵۰۹۱۴۰	۲۰۴۲۶۱۸۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۷۱۹۶۳۰۶۰	۶۶۳۳۵۴۷۰	۹۹۶۶۶۶۵۰	۳۵۵۲۶۰۰۳۰	۲۶۶۲۸۹۵۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۳۷۸۷۳۷۴۱۰	۶۱۰۸۸۲۲۰	۱۰۴۴۶۳۴۸۰	۴۰۳۶۳۶۴۶۰	۳۸۸۹۱۱۰

	بنگال	برہما	مدراس	بمبئی	سندھ
برآمد					
سنہ ۱۸۹۰ء	۳۹۸۰۶۰۴۴۰	۷۷۸۱۵۴۲۰	۱۱۶۰۸۵۰۹۰	۴۰۹۷۳۷۴۱۰	۵۰۶۸۹۴۶۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۳۷۴۲۸۲۳۰۰	۹۶۱۲۳۲۱۰	۱۰۹۰۰۱۴۵۰	۳۹۵۴۲۵۳۶۰	۴۷۲۲۳۹۶۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۴۰۲۱۸۸۰۵۰	۱۰۰۸۹۳۲۶۰	۱۰۱۸۴۸۵۱۰	۴۳۳۰۷۱۱۳۰	۷۳۷۹۱۰۱۰

جو چاندی سونا کہ سرکار نے یا اور لوگون نے ہندوستان مین منگایا یا باہر کو بھیجا اوسکی تعداد سنین مذکورین حسب تفصیل ذیل تھی۔

سال	درآمد طلا	درآمد نقرہ	برآمد طلا	برآمد نقرہ
سنہ ۱۸۸۲ء	۴۸۵۶۳۹۲۰	۶۴۶۶۳۸۹۰	۱۲۴۰۸۰	۱۰۸۷۳۳۹۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۲۳۶۰۵۳۰	۱۰۵۸۹۸۰۳۰	۲۴۳۵۷۲۰	۱۳۶۱۰۵۲۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۳۱۱۹۰۸۸۰	۱۰۷۲۵۸۷۲۰	۳۰۵۱۵۴۰	۱۴۷۹۱۹۲۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۵۰۷۱۰۲۷۰	۱۲۳۸۸۴۷۴۰	۴۵۵۷۲۴۰	۱۴۵۰۵۹۸۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۶۵۰۰۸۳۲۰	۱۵۴۳۳۶۵۴۰	۸۶۴۶۶۰۰	۱۲۵۸۵۱۸۰
سنہ ۱۸۹۲	۴۱۱۸۹۲۹۰	۱۰۶۰۳۷۳۳۰	۱۴۰۵۱۳۷۰	۱۵۸۱۵۴۶۰

نقشہ ذیل سے یہ بات معلوم ہوگی کہ کن کن بڑے بڑے ملکوں سے ہندوستان کو کس کس قدر مال واسباب تجارت سنہ ۱۸۹۱ اور سنہ ۱۸۹۲ء مین آیا اور گیا۔

نام ممالک	ہندوستانی پیداوار کی برآمد		درآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲
سلطنت متحدہ	۳۱۶۹۱۷۹۶۰	۳۳۴۴۶۹۸۵۰	۵۲۱۰۱۸۶۸۰	۴۸۲۷۱۴۰۰
چین	۱۴۲۹۵۹۳۴۰	۱۳۷۱۱۸۸۳۰	۲۴۲۰۲۹۵۰	۲۸۷۷۱۳۸۰
فرانس	۷۸۴۲۲۶۷۰	۱۰۹۴۵۵۷۵۰	۸۱۵۸۲۵۰	۱۰۴۱۶۷۸۰
اٹلی	۳۶۲۷۸۷۰۰	۲۹۸۵۴۵۷۰	۴۹۲۷۱۱۰	۵۳۵۹۰۶۰
اسٹریٹ سٹلمنٹ	۵۴۹۹۵۰۵۰	۴۹۹۷۷۶۹۰	۲۳۰۰۳۳۸۰	۲۳۵۸۵۹۸۰
ریاستہائے متحدہ	۳۹۶۸۷۳۵۰	۳۸۷۲۵۹۳۰	۱۵۲۲۳۶۵۰	۱۱۹۹۴۵۸۰
مصر	۴۴۹۹۰۹۷۰	۷۱۸۱۴۶۰۰	۸۷۳۰۶۰	۹۱۲۸۲۰
بلجیم	۴۶۴۸۶۰۹۰	۵۴۶۰۲۷۳۰	۹۷۶۷۵۹۰	۱۳۲۴۰۲۷۰
آسٹریا	۲۷۴۵۴۷۸۰	۲۱۷۴۶۴۵۰	۸۳۲۷۹۵۰	۸۳۹۴۰۷۰
سیلون	۲۵۲۵۷۹۰۰	۲۷۶۰۸۸۳۰	۷۱۳۳۸۳۰	۶۶۹۷۷۷۰
آسٹریلیا	۱۲۱۹۰۳۷۰	۹۶۷۷۳۹۰	۲۴۹۷۱۸۰	۲۸۷۳۱۵۰
جاپان	۱۲۱۰۲۷۶۰	۱۲۸۹۷۸۷۰	۵۷۶۷۲۰	۶۵۷۴۶۰
جرمنی	۴۳۸۷۴۸۲۰	۵۰۷۳۵۲۷۰	۱۶۹۱۶۴۹۰	۱۵۲۴۹۶۹۰
مارشیس	۱۰۹۳۲۱۲۰	۱۱۵۸۴۳۶۰	۱۷۰۱۶۹۵۰	۱۷۱۹۸۷۱۰
عرب	۷۳۴۶۴۶۰	۶۴۴۴۹۹۰	۲۹۰۷۰۷۰	۳۵۳۲۹۷۰

نام ممالک	ہندوستانی پیداوار کی برآمد		درآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
ہالینڈ	۴۰۹۷۸۸۰	۹۳۲۰۷۱۰	۱۸۷۳۹۰	۱۵۵۴۱۵۰
کنارہ شرقی افریقہ	۵۰۸۸۹۵۰	۵۶۰۷۱۹۰	۴۴۷۶۰۷۰	۳۲۶۵۹۱۰
ایران	۴۲۰۹۸۶۰	۵۹۴۸۲۹۰	۷۱۰۱۸۲۰	۷۰۹۹۹۲۰
اسپین	۴۳۹۱۰۶۰	۲۴۶۷۷۹۰	۹۳۲۵۰	۱۴۸۰۲۰

ہندوستان کی پیداوار میں سے چند اقسام کی اشیاء درآمد و برآمد کی مجملاً قیمت (جنمیں صرف مال واسباب تجارت خانگی بھی شامل ہے) بابت سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۸۹۲ء کی نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	درآمد		برآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
جانور	۲۹۵۴۳۰۰	۲۹۳۲۵۷۰	۱۲۲۲۷۸۰	۱۰۱۸۷۸۰
اشیائے خوردنی ونوشیدنی	۸۶۲۸۸۵۲۰	۸۱۷۶۷۹۷۰	۲۷۷۸۵۲۱۹۰	۳۸۴۵۶۹۵۴۰
فلذ اور اوسکی مصنوعات				
ظروف آہنی وچاقو وغیرہ	۱۱۹۷۶۱۴۰	۱۲۳۸۹۹۴۰	۱۰۲۵۸۰	۱۰۹۵۵۰
فلذات	۵۶۴۶۱۴۷۰	۵۶۵۵۰۷۲۰	۵۰۲۶۸۰	۶۵۸۹۹۰
کلین	۲۰۶۳۸۶۳۰	۲۱۱۱۵۹۶۰	۶۱۸۰	۱۲۴۰

	درآمد		برآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
آلات ریلوے	۲۰۰۱۸۵۳۰	۱۴۸۴۱۷۳۰	۷۷۷۲۰	۰
ادویہ وغیرہ	۱۳۹۷۴۷۹۰	۱۵۳۵۲۱۶۰	۱۳۲۸۳۲۲۰۰	۱۳۸۷۲۴۳۱۰
روغن	۲۶۳۴۱۸۷۰	۲۶۳۵۹۵۵۰	۵۵۱۹۰۳۰	۵۸۳۸۱۱۰
اشیاے خام	۴۰۳۲۷۶۵۰	۳۸۲۸۰۵۳۰	۳۹۴۹۷۹۰۱۰	۳۶۱۷۹۲۹۲۰
اشیاے مصنوعی				
اونی سوت اور اشیاے بافتنی	۳۴۴۲۲۹۸۰	۳۲۳۹۲۷۱۲۰	۱۰۴۹۳۱۳۱۰	۹۸۲۸۴۲۷۰
پوشاک	۱۳۴۹۸۹۸۰	۰	۱۰۳۴۲۹۰	۱۱۹۲۰۴۰
دیگر اشیا	۵۳۶۴۵۱۴۰	۱۳۹۸۰۲۷۰	۳۹۹۶۱۹۶۰	۴۳۳۱۸۱۶۰
میزان	۶۹۰۳۴۹۰۰	۶۶۵۸۷۴۵۷۰	۹۵۹۰۲۱۹۳۰	۱۰۳۵۵۰۸۳۱۰

نقشہ ذیل سے درآمد و برآمد اشیاے تجارت خانگی کی بابت سنہ ۱۸۹۲ء کے معلوم ہوگی اس مین صرف ہندوستان کی پیداوار ہے اور وہ چیزین جو دوسرے ملکون سے آئین اور پھر باہر گئین شامل نہین ہین ۔

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
چاول	۱۳۳۸۵۹۷۱	مصنوعات روئی	۲۸۶۸۹۴۷۳
گندم	۱۴۳۸۰۴۶۲	فلزات ظروف آہنی وچاقو وغیرہ	۶۸۹۴۰۶۷

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
کپاس	۱۰۷۵۴۳۱۲	ریشم خام اور اوسکی مصنوعات	۳۰۱۴۶۹۸
روئی اور اوسکی مصنوعات	۷۰۳۵۰۳۶	شکر	۲۵۶۱۹۹۶
افیون	۹۵۶۲۲۶۱	اونی اسباب	۱۷۶۲۰۳۱
تخم (خاصا تخم روغن)	۱۲۲۰۸۴۵۸	شراب	۱۴۴۲۰۹۵
کھال وچمڑا	۵۱۸۶۰۲	اوزارات ریلوے	۱۴۸۴۱۷۳
پٹ سن (خام)	۶۸۴۸۴۹۳	روغن	۲۶۳۵۹۵۵
پٹ سن کی مصنوعات	۲۵۱۳۱۰۰	کلین	۲۱۱۱۵۹۶
چاے	۵۹۶۸۱۲۹	کویلہ	۱۲۵۰۴۹۳
نیل	۳۲۱۴۰۷۶	اشیاے خوردنی	۱۷۱۷۹۳
دوسرے رنگ	۷۶۴۷۱۰	پوشاک (جسمین موزہ شامل نہین ہے)	۱۳۹۸۰۲۷
کافی	۱۹۹۸۶۵۹	نمک	۶۲۷۹۵۳
اون خام	۱۰۱۳۸۶۴	مصالحہ	۷۹۷۱۹۶
مصالحہ	۴۰۸۹۷۸	گلاس	۷۲۸۲۰۳
لاکھہ (جسمین رنگین لاکھہ داخل نہین ہے)	۷۵۱۲۲۴	ادویہ	۶۵۰۴۲۵
شکر	۵۰۸۴۱۷	کاغذ	۴۷۰۳۳۹
ریشم خام	۵۱۸۶۲۷	چھتریان	۴۱۴۹۴۲

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
ریشم اوسکی مصنوعات	۱۸۳۹۵۷	غلہ	۲۱۵۵۹۰
روغن	۵۸۳۸۱۱		
لکڑی	۶۰۹۴۶۳		
اون کی مصنوعات	۹۴۷۸۸		
اشیاے خوردنی	۷۷۶۵۳۱		
شورہ	۳۶۵۶۱۸		

مختلف صوبون سے جو بڑی بڑی اشیا باہر کو جاتی ہین اون کی کیفیت بابت سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	بنگال	بمبئی	سندہ	مدراس	برہما
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
چاول	۳۸۰۷۸۴۴۰	۳۲۳۴۱۵۰	۳۶۵۷۴۰	۴۹۸۶۸۷۰	۸۷۱۹۴۵۰۰
گندم	۲۱۱۸۵۱۷۰	۷۲۷۸۵۶۸۰	۴۹۸۳۰۶۵۰	۳۱۲۰	۰
افیون	۶۰۱۴۷۹۲۰	۳۵۴۷۴۶۹۰	۰	۰	۰
نیل	۲۶۳۶۰۳۹۰	۱۰۸۹۱۷۰	۲۴۰۰۳۰	۴۴۵۱۱۷۰	۰
روئی	۳۰۸۵۷۴۰	۸۵۳۶۱۸۵۰	۳۷۴۸۱۴۰	۱۵۱۲۷۴۳۰	۲۱۹۹۶۰
تخم	۴۱۸۷۵۵۸۰	۶۶۴۶۰۳۹۰	۶۶۰۰۴۹۰	۶۸۷۸۵۵۰	۲۶۱۵۷۰

جو محصول کہ درآمد مال پر ۱۸۹۱ء–۹۲ء مین لیا گیا اوس کی مقدار ۲۸۹۷۰ ۳۲۳ روپیہ تھی اور برآمد کے محصول کی مقدار ۹۲۱۳۰ ۸۷ روپیہ تھی درآمد کے محصول کی جو سب سے بڑی رقم ہے وہ نمک کے محصول کی ہے۔ اور برآمد کا محصول بالکل چاول کا محصول ہے۔

ہندوستان اور انگلستان مین جو تجارت کا تعلق ہے اور جو نقشجات مجلس تجارت بورڈ آف ٹریڈ سے ظاہر ہوتا ہے وہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
درآمد سلطنت متحدہ از ہندوستان	۳۰۵۲۹۳۱۰	۳۰۷۶۳۶۷۷	۳۶۱۹۹۲۰۴	۳۲۶۶۸۷۹۷	۳۲۲۳۴۳۹۸
برآمد پیداوار سلطنت متحدہ براے ہندوستان	۳۰۵۸۳۲۰۹	۳۲۵۳۹۲۳۴	۳۰۹۵۵۷۷۸	۳۳۶۴۱۰۰۱	۳۱۱۷۷۹۶۸

ہندوستان سے جو خاص خاص اجناس تجارت سلطنت متحدہ مین ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۱ء تک گئین وہ نقشہ ذیل سے معلوم ہون گی۔

سال	روئی	گندم	پٹسن	تخم	چاے	چاول	نیل
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۷ء	۴۸۱۵۱۸۵	۳۱۰۲۹۶۴	۳۶۷۰۲۵۳	۲۸۴۳۵۶۲	۴۲۱۱۰۵۱	۱۴۶۷۴۷۹	۱۴۴۷۸۶۸
۱۸۸۸ء	۳۰۶۳۰۰۴	۳۰۶۹۸۰۸	۳۸۹۰۳۱۵	۳۴۹۲۶۴۰	۴۴۲۶۵۰۶	۱۴۰۰۹۵۲	۱۴۵۶۷۴۰
۱۸۸۹ء	۵۲۲۳۸۰۸	۳۴۰۵۲۸۴	۵۴۰۳۶۵۱	۳۶۱۸۹۸۰	۴۵۶۶۴۹۶	۱۷۷۴۷۶۱	۱۶۱۲۶۸۴
۱۸۹۰ء	۴۷۴۰۲۳۳	۳۴۶۱۰۷۱	۴۹۱۶۵۰۹	۲۵۳۴۹۵۹	۴۷۶۸۳۴۰	۱۹۸۴۱۲۱	۱۳۸۶۱۹۶
۱۸۹۱ء	۱۸۵۰۳۳۱	۵۵۰۷۵۲۶	۴۱۹۳۸۳۲	۳۴۸۵۴۵۵	۵۰۴۵۱۲۱	۲۲۰۹۱۵۷	۸۸۸۷۳۶

دوسری چیزون مین سے پکا ہوا چمڑا ۲۱۱۵۵۶۶۱ پونڈ کا اور چرم خام ۵۴۰۰۰۷ پونڈ کا۔ اور کافی ۴۳۲۴۱۰۴۳ پونڈ کی اور اون ۹۸۵۲۲۱ پونڈ کی ۱۸۹۱ء مین سلطنت متحدہ کو گئین۔

اور سلطنت متحدہ کی پیداوار مین سے بڑی بڑی چیزین جو ہندوستان کو آئین وہ حسب تفصیل ذیل ہین۔

سال	مصنوعات روئی	روئی کا سوت	لوہا	تانبا	کلین	اونی سامان
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۷ء	۱۶۷۲۱۹۶۰	۲۵۱۶۶۷۷	۳۲۲۶۰۳۶	۹۱۹۷۳۸	۱۶۸۵۲۳۱	۵۵۲۱۷۲
۱۸۸۸ء	۱۸۵۳۰۶۴۱	۲۷۱۱۸۴۴	۳۱۷۸۷۷۹	۲۹۵۵۰۵	۲۰۳۸۹۶۶	۵۲۰۸۱۲
۱۸۸۹ء	۱۷۷۷۸۶۳۴	۲۲۵۰۲۹۲	۲۸۱۹۰۹۴	۷۶۱۹۰۰	۱۹۴۴۵۵۶	۴۶۲۰۳۶
۱۸۹۰ء	۱۸۷۷۶۱۱۰	۲۵۶۳۶۸۰	۳۱۸۸۳۱۴	۸۵۵۵۸۷	۱۸۰۱۴۵۰	۵۶۰۰۵۴
۱۸۹۱ء	۱۷۱۱۱۳۲۳۷	۲۳۹۹۲۷۵	۲۳۲۶۰۵۹	۸۱۹۳۷۳	۱۹۱۱۲۴۵	۶۱۵۰۱۱

جو چیزین کہ ۱۸۹۱ء مین ہندوستان کی برطانیہ عظمی کو گئین اور جو خانگی پیداوار اور مصنوعات برطانیہ عظمی سے ہندوستان کو آئین وہ حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام ممالک	برآمد	درآمد
	پونڈ	پونڈ
بمبئی و سندہ	۹۰۴۱۹۷۷	۱۲۳۸۱۳۴۵
مدراس	۳۷۵۴۶۴۰	۳۲۸۶۳۴۶
بنگال	۱۷۰۳۴۵۱۳	۱۳۳۷۵۴۲۷
برہما	۲۴۰۳۲۶۸	۲۱۳۴۸۵۰
میزان	۳۲۲۳۴۳۹۸	۳۱۱۷۷۹۶۸

ہندوستان کے چھہ بڑے بڑے بندرگاہون سے جو اور ملکون کو مال واسباب تجارت گیا یا آیا اون کی پانچ سال گذشتہ کی کیفیت نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

نام ممالک	۱۸۸۷-۸۸ع	۱۸۸۸-۸۹ع	۱۸۸۹-۹۰ع	۱۸۹۰-۹۱ع	۱۸۹۱-۹۲ع
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
بمبئی	۵۹۶۵۴۶۰۰	۶۵۲۹۲۳۰۰	۶۵۷۴۸۰۰۰	۶۵۳۷۱۶۰۰	۶۶۳۵۲۰۰۰
کلکتہ	۵۸۹۵۵۸۰۰	۶۲۲۸۸۲۰۰	۶۳۱۱۲۴۰۰	۶۱۷۵۰۶۰۰	۶۳۹۳۳۱۰۰
رنگون	۹۸۹۷۷۰۰	۹۳۱۰۰۰۰	۱۰۸۹۳۷۰۰	۱۲۴۳۷۶۰۰	۱۲۶۱۴۵۰۰
مدراس	۸۸۰۰۱۰۰	۹۲۹۶۷۰۰	۱۰۳۳۹۳۰۰	۱۰۰۲۰۷۰۰	۸۹۱۸۰۰۰
کرانچی	۵۱۶۸۸۰۰	۷۳۷۷۲۰۰	۸۴۰۵۷۰۰	۸۴۰۲۱۰۰	۱۱۳۱۱۰۰۰
توتی کورن	۱۶۱۳۹۰۰	۱۶۵۵۱۰۰	۲۲۶۴۷۰۰	۲۰۳۶۰۰۰	۱۶۴۸۲۰۰۰

نہر سوئز مین ہوکر جو مال واسباب تجارت ہندوستان سے گیا اوسکی قیمت ۵۴۷۰۶۵۱۶

روپیہ تھی اور جو ہندوستان مین آیا اوسکی قیمت ۶۷۲۷۳۵۸۳۰ روپیہ تھی -

علاوہ تجارت بحری مذکورہ کے خشکی کے ذریعے سے بھی بڑی تجارت ہوتی ہے نقشہ ذیل سے تین سال گذشتہ کی تجارت خشکی کی کیفیت معلوم ہوگی اس مین سونا چاندی شامل نہین ہے کیونکہ جو تعداد اوس کی بتائی گئی ہے وہ قابل اعتبار نہین -

سال	درآمد	برآمد	میزان
سنہ ۱۸۹۰ع	۳۲۶۱۷۰۰۰	۳۲۶۳۴۰۰۰	۶۵۲۵۱۰۰۰
سنہ ۱۸۹۱ع	۳۵۱۵۲۰۰۰	۳۰۲۹۷۰۰۰	۶۵۴۴۹۰۰۰
سنہ ۱۸۹۲ع	۳۹۷۰۹۰۰۰	۳۹۱۸۲۰۰۰	۷۸۸۹۱۰۰۰

جو پاس پڑوس کے بڑے بڑے مقامات سے اور ہندوستان سے تجارت ہوتی ہے اوس کا حال سہ سالہ گذشتہ کا نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا اس مین سونا چاندی شامل نہین ہے -

	درآمد از مقام			برآمد از ہندوستان بمقام		
	۱۸۹۰ع	۱۸۹۱ع	۱۸۹۲ع	۱۸۹۰ع	۱۸۹۱ع	۱۸۹۲ع
لس بیلا	۳۲۸۰۰	۴۸۸۰۰	۴۳۸۰۰	۲۹۱۰۰	۲۸۶۰۰	۲۳۶۰۰
قلات	۳۹۹۰۰	۳۳۱۰۰	۴۳۸۰۰	۳۵۵۰۰	۳۴۰۰۰	۱۰۷۰۰
قندہار(۱)	۷۱۰۰	۱۲۹۰۰	۴۶۰۵۰۰	۱۶۹۰۰	۵۷۰۰	۵۱۲۲۰۰

(۱) اس بے موقع کمی بیشی کا سبب یہ ہے کہ ابھی نیا قاعدہ ان تحقیقاتونکی رجسٹری کا جاری ہوا ہی اور بندوبست کامل نہین ہے

	درآمد از مقام			برآمد از ہندوستان بمقام		
	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
سیوستان	۶۴۰۰۰	۶۳۴۰۰	۶۹۵۰۰	۷۵۴۰۰	۶۸۳۰۰	۸۵۵۰۰
کابل	۳۲۵۳۰۰	۲۰۸۶۰۰	۲۱۸۱۰۰	۷۹۶۵۰۰	۴۵۹۹۰۰	۶۵۳۶۰۰
باجور	۷۵۷۰۰	۹۳۴۰۰	۷۹۵۰۰	۸۹۷۰۰	۹۳۵۰۰	۱۰۳۳۰۰
کشمیر	۵۷۸۷۰۰	۵۴۳۲۰۰	۵۹۶۸۰۰	۵۶۳۸۰۰	۵۶۵۲۰۰	۶۵۶۵۰۰
لداخ	۲۴۵۰۰	۳۴۲۰۰	۳۰۱۰۰	۲۲۳۰۰	۲۷۶۰۰	۲۱۶۰۰
تبّت	۱۰۱۴۰۰	۷۷۷۰۰	۱۰۱۸۰۰	۴۰۴۰۰	۴۰۲۰۰	۴۷۶۰۰
نیپال	۱۵۴۲۱۰۰	۱۷۱۹۵۰۰	۱۵۵۷۵۰۰	۱۲۵۸۰۰۰	۱۲۸۵۴۰۰	۱۳۳۴۰۰۰
کرینی	۷۶۲۰۰	۱۴۸۷۰۰	۱۷۴۱۰۰	۳۴۹۰۰	۱۴۴۰۰	۱۴۴۰۰
ریاستہاے شان	۹۴۲۰۰	۱۸۱۲۰۰	۲۱۰۱۰۰	۱۲۳۴۰۰	۱۵۵۱۰۰	۱۶۶۵۰۰
زمی	۱۴۶۸۰۰	۱۴۱۴۰۰	۱۵۸۵۰۰	۴۲۶۰۰	۵۹۰۰۰	۳۷۱۰۰
سیام	۴۹۹۰۰	۴۸۷۰۰	۳۴۷۰۰	۳۰۱۰۰	۲۳۴۰۰	۲۱۵۰۰
مغربی چین	۴۹۰۰	۵۳۴۰۰	۴۶۳۰۰	۳۸۴۰۰	۱۰۸۷۰۰	۱۰۴۵۰۰

جہاز رانی

پانچ سال گذشتہ مین جو جہازات کہ برٹش انڈیا کے بندرگاہون مین آئے یا گئے اونکی تعداد اور اون کے مال و اسباب کا وزن ٹنون(۱) مین نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

(۱) ۲۸ من کا ایک ٹن ہوتا ہے۔ جہاز رانی کی اصطلاح مین ۴۰ مکعب فیٹ کا ایک ٹن ہوتا ہے۔

قوم کا نام جسکے جہاز آئے یا گئے	۱۸۸۷-۸۸ء		۱۸۸۸-۸۹ء		۱۸۸۹-۹۰ء		۱۸۹۰-۹۱ء		۱۸۹۱-۹۲ء	
	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
درآمد										
انگریزی	۱۸۹۸	۲۸۲۳۷۱۲	۱۸۱۸	۲۸۱۴۸۷۷	۱۸۶۹	۲۹۶۰۵۵۱	۲۱۱۸	۳۱۶۱۷۶۵	۲۳۲۵	۳۵۶۳۶۷۸
برٹش انڈین	۱۰۴۳	۱۳۶۹۹۶۸	۱۰۷۱	۱۵۵۲۳۴۴	۱۰۹۳	۱۵۶۶۶۷۰	۱۰۲۱	۱۵۳۳۶۷۸	۹۵۳	۱۴۶۶۶۵۹
ممالک غیر	۷۴۰	۴۷۰۲۲۳	۶۵۷	۳۹۹۱۰۴	۷۰۸	۴۵۶۷۰۶	۶۳۸	۴۶۳۶۷۲	۷۲۱	۵۰۷۹۴۴
ہندوستانی	۱۶۲۷	۸۳۳۱۱	۱۶۳۵	۸۰۹۶۴	۱۶۱۲	۸۴۲۵۴	۱۷۱۳	۸۴۰۲۶	۱۶۸۷	۹۰۰۹۴
میزان	۵۳۰۸	۳۵۱۴۲۱۴	۵۱۸۱	۳۴۵۰۱۷۹	۵۲۸۲	۳۶۵۸۱۸۱	۵۴۹۰	۳۸۶۲۸۴۱	۵۶۸۶	۴۳۰۸۳۷۵

قوم کا نام جسکے جہاز آئے گئے	۱۸۸۷-۸۸ تعداد	۱۸۸۷-۸۸ وزن	۱۸۸۸-۸۹ تعداد	۱۸۸۸-۸۹ وزن	۱۸۸۹-۹۰ تعداد	۱۸۸۹-۹۰ وزن	۱۸۹۰-۹۱ تعداد	۱۸۹۰-۹۱ وزن	۱۸۹۱-۹۲ تعداد	۱۸۹۱-۹۲ وزن
برآمد										
انگریزی	۱۹۷۱	۲۹۴۹۰۳۵	۱۸۷۲	۲۸۹۸۱۳۵	۱۸۹۰	۲۹۹۱۷۰۵	۲۱۳۳	۳۱۷۴۶۷۰	۲۳۳۵	۳۵۸۳۳۵۴
برٹش انڈین	۱۰۷۸	۱۴۰۲۲۹	۱۱۲۵	۱۵۵۸۲۰	۱۰۷۵	۱۴۹۰۸۱	۱۰۰۲	۱۴۰۸۵۰	۹۷۷	۱۴۸۹۶۳
ممالک غیر	۷۳۱	۴۹۸۷۸۰	۵۹۴	۳۹۴۰۶۷	۶۳۳	۴۲۸۵۹۸	۵۶۸	۴۲۱۰۱۲	۶۴۵	۴۶۸۹۰۴
ہندوستانی	۱۸۰۵	۸۷۲۰۷	۱۷۱۳	۸۵۱۳۱	۱۷۱۵	۸۸۰۲۱	۱۸۳۰	۸۵۵۸۱	۱۵۱۵	۸۱۰۵۵
میزان	۵۵۸۵	۳۶۷۵۲۵۱	۵۳۰۴	۳۵۳۳۱۵۳	۵۳۹۱	۳۶۵۷۴۰۵	۵۵۳۳	۳۸۲۲۱۱۳	۵۴۷۲	۴۲۸۲۲۷۶
میزان کل درآمد و برآمد	۱۰۸۹۳	۷۱۸۹۴۶۵	۱۰۴۸۵	۶۹۸۳۳۳۲	۱۰۶۷۳	۷۳۱۵۵۸۶	۱۱۰۲۳	۷۶۸۴۹۵۴	۱۱۱۵۸	۸۵۹۰۶۵۱

جو دخانی جہاز براہ نہر سوئز ہندوستانی بندرگاہون مین آئے یا گئے اون کی تفصیل بابت سنین مذکور نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سن	درآمد		برآمد		میزان	
	تعداد	وزن ٹنون مین	تعداد	وزن ٹنون مین	تعداد	وزن
۱۸۸۱-۸۲ء	۹۲۹	۱۳۷۰۲۴۲	۱۰۶۰	۱۵۱۷۷۴۶	۱۹۸۹	۲۸۸۷۹۸۸
۱۸۸۷-۸۸ء	۷۸۴	۱۴۰۷۹۹۷	۹۴۹	۱۶۳۷۷۳۸	۱۷۳۳	۳۰۴۵۷۳۵
۱۸۸۸-۸۹ء	۷۵۵	۱۴۰۸۳۳۱	۹۶۷	۱۷۳۵۶۲۶	۱۷۲۲	۳۱۴۳۹۵۷
۱۸۸۹-۹۰ء	۶۷۷	۱۳۳۱۷۶۷	۹۳۱	۱۷۲۳۵۹۷	۱۶۰۸	۳۰۵۵۳۶۴
۱۸۹۰-۹۱ء	۷۵۲	۱۴۸۷۱۱۱	۹۶۵	۱۸۲۱۴۰۵	۱۷۱۷	۳۳۰۸۵۱۶
۱۸۹۱-۹۲ء	۱۰۴۳	۲۰۱۹۴۸۳	۱۲۶۸	۲۴۱۲۳۴۱	۲۳۱۱	۴۴۳۱۸۲۴

جو تجارتی جہاز کہ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ع مین آئے اون کی تعداد ۱۰۹۶۶۵ اور اون کا وزن ۱۰۰۱۸۵۹۶ ٹن تہا - اور جو سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین آئے اون کی تعداد ۱۰۸۹۴۵ اور وزن ۱۰۶۱۴۵۶۴ ٹن تہا - اور جو جہاز کہ گئے اون کی تعداد سنہ ۱۸۹۰-۹۱ع مین ۱۰۳۸۰۹ اور وزن ۹۸۸۰۷۶۶ ٹن تہا - اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین تعداد ۹۹۳۹۴ اور وزن ۱۰۲۸۶۵۸۹ ٹن تہا -

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ع مین ۸۶ جہاز جن مین ۱۶۱۳۳ ٹن مال جا سکتا ہے ہندوستانی بندرگاہون مین تیار ہوئے جن مین سے ۴ بمبئی مین اور ۲۵ مدراس مین بنے -

چہہ سال گذشتہ کے درمیان یہان جہازونکے بننے اور اون کی رجسٹر ہونے وغیرہ کا حال نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا -

	۱۸۸۷ء		۱۸۸۸ء		۱۸۸۹ء		۱۸۹۰ء		۱۸۹۱ء		۱۸۹۲ء	
	تعداد	وزن ٹنونمیں	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
تعداد جہازات جو بنائے گئے	۱۴۳	۱۱۳۱۴	۱۱۵	۴۲۰۳	۱۱۸	۱۸۷۸۴	۱۰۶	۳۰۰۶	۸۰	۲۷۹۵	۸۶	۳۳۱۶
" جن کی رجسٹری ہوئی	۱۸۰	۹۷۵۵	۱۶۵	۱۰۱۴۶	۱۸۹	۱۳۲۷۶	۱۵۰	۸۵۹۱	۱۲۴	۱۰۰۰۵	۱۳۷	۱۰۰۶۰

وسائل آمد و رفت اندرونی

نقشہ ذیل سے سرکاری سڑکون کی لمبائی میلونمین معلوم ہوگی

نام ممالک	پختہ سڑکوں کی لمبائی میلوں میں	خام سڑکوں کی لمبائی میلوں میں	میزان
بنگال	۳۹۳۲	۲۷۰۹۵	۳۱۰۲۷
ممالک مغربی و شمالی و اودھ	۴۹۲۴	۲۳۵۸۱	۲۸۵۱۵
پنجاب	۲۲۵۶	۲۱۹۲۰	۲۴۱۷۶
برہما	۱۰۹۲	۲۶۸۰	۳۷۷۲
ممالک متوسط	۱۲۰۱	۶۰۵۷	۷۲۵۸
آسام	۱۲۰	۴۷۵۹	۴۸۷۹
مدراس	۱۱۰۹۵	۴۱۰۳۶	۲۱۵۳۱
بمبئی	۲۵۷۶	۱۷۷۰۹	۲۰۲۸۵
حیدرآباد	۸۲۰	۰	۸۲۰
کورگ	۸۹	۲۲۱	۳۱۰
میسور	۱۷۳۰	۳۱۷۰	۳۹۰۰
راجپوتانہ	۷۷۱	۱۱۶۲	۱۹۳۳
وسط ہند	۱۵۵۴	۰	۱۵۵۴
بلوچستان	۳۷۶	۸۸۹	۱۲۶۵
سڑکہائے متعلق فوج	۸۴۲	۴۴۰	۱۲۸۲
میزان	۳۳۳۸۸	۱۲۰۱۱۹	۱۵۳۵۰۷

دریاے گنگا برہمپتر سندہ ایراوتی اور ان کی شاخین یہ سب مال کے اندرونی آمد و رفت کے کام مین آتی ہین - اور خاصکر جنوبی ہند مین تو نہرین آمد و رفت کا بڑا بھاری ذریعہ ہین - مگر ریلوے اس کام کیواسطے بہت جلد تمام جزیرہ نما مین تیار ہوتی جاتی ہے -

۲ ریلوے

جس حساب سے کہ بارہ سال گذشتہ مین ریلوے کے بننے کی ترقی ہوتی رہی ہے وہ حسب تفصیل ذیل ہے -

سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی
۱۸۷۶ء مین	۶۸۳۳	۱۸۸۰	۹۳۰۸	۱۸۸۴-۸۵ء	۱۲۰۰۰	۱۸۸۸-۸۹ء	۱۵۲۴۲
۱۸۷۷ء	۷۳۲۲″	۱۸۸۱ء	۹۸۹۲″	۱۸۸۵-۸۶ء	۱۲۳۷۵″	۱۸۸۹-۹۰ء	۱۶۰۹۷″
۱۸۷۸ء	۸۲۱۲″	۱۸۸۲ء	۱۰۱۴۵″	۱۸۸۶-۸۷ء	۱۳۳۸۶″	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۶۹۷۷″
۱۸۷۹ء	۸۴۹۲	۱۸۸۳-۸۴ء	۱۰۸۲۸″	۱۸۸۷-۸۸ء	۱۴۳۷۷″	۱۸۹۱-۹۲ء	۱۷۵۶۴″

سرکار نے جو روپیہ اتبک ہندوستانی ریلون کے بنانے مین لگایا ہے جسمین ریلون کا وہ خرچ تعمیر بھی شامل ہے جو اب بن رہی ہین اور جن کی پیمایش ہوئی ہے کل ۲۲۷۶۶۹۷۶۵۰ روپیہ ہے اور اوس کی تفصیل اس طرح پر ہے -

سرکاری ریلوے (اسٹیٹ ریلوے)	روپیہ ۱۳۳۵۴۶۰۷۴	وہ روپیہ جو سرکار نے کمپنیون کو بطور امداد کے دیا ہے	روپیہ ۵۴۰۲۰۹۱۰	کوئلہ کی کہانین	روپیہ ۲۴۷۵۲۴
" جو کمپنیون کو پٹہ پر دیے گئے ہین	۲۸۱۱۳۷۶۳۰	ہندوستانی ریاستین	۸۶۰۰۲۵۱۰	سو بنگال و ممالک شمال	
گرنٹیڈ ریلوے	۴۹۲۰۵۶۶۸۰	غیر ملکی ریلین	۱۶۸۹۰۶۸۰	و مغرب و دہلی کالکا ریلوین	۱۶۶۵۹۶۰
وہ روپیہ جو سرکار نے کمپنیون سے بطور امداد کے لیا ہے	۲۰۴۹۴۶۰	زیر پیمایش	۴۹۳۵۵۴۰	میزان	۲۲۷۶۶۹۷۶۵۰ روپیہ

سنہ ۱۸۹۱ء کے آخر تک جو سرمایہ کہ گیرنٹیڈ ریلوے کمپنیون نے جمع کیا اوس کی تعداد ۴۵۲۵۳۷۹۶ پونڈ تھی اور سرکاری ریلوے کا جو کمپنیون کو پٹے پر دی گیئن ۲۲۷۱۶۸۵۴ پونڈ یا دونون کا مجموعہ ۶۷۹۷۰۶۵۰ پونڈ تھا - اور اوس کی تفصیل اس طرح ہے -

گیرنٹیڈ ریلوے		سرکاری ریلوے جو کمپنیون کو پٹہ پر دی گیئن			
گریٹ انڈین پنن شولا	۲۵۴۷۶۹۳۳ پونڈ	بنگال ناگپور	۸۱۷۵۰۹۶۶ پونڈ	میسور	۱۲۲۴۰۰۰ پونڈ
بمبئی بڑودہ اور وسط ہند کی ریلوے	۸۸۰۷۲۱۹	انڈین مڈلینڈ	۶۹۸۴۱۱۶	بنگال سنٹرل	۱۰۰۰۰۰۰
مدراس	۱۰۹۶۹۶۴۴	لکھنو بریلی	۱۴۷۰۰۰۰	میزان	۲۲۷۱۶۸۵۴
میزان	۴۵۲۵۳۷۹۶	جنوبی مرہٹہ	۶۴۵۳۹۵۷		

ریلوے کی کل آمدنی سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۰۶۶۹۸۲۲۰ روپیہ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۷۰۹۰۴۴۲ روپیہ ہوئی - سنہ ۱۸۹۱ء مین مسافرون کی تعداد ۱۲۲۸۵۵۳۳۷ اور اون کا کرایہ ۷۵۳۷۶۲۰ روپیہ اور رفتار میلون مین ۵۲۲۶۱۰۷۹۷۳ تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین مسافرون کی تعداد ۱۱۴۰۸۲۲۴۶ اور اون کا کرایہ ۷۰۵۷۷۵۴ اور رفتار میلون مین ۴۲۲۵۷۰۱۷۴ تھی -

جو مال واسباب اور جانور سنہ ۱۸۹۱ء مین ریل مین ہوکر گئے اون کا وزن ۲۶۱۵۸۹۵۳ ٹن اور اون کا کرایہ ۵۶۰۸۱۱۷۰ روپیہ اور رفتار میلون مین ۳۱۴۹۹۲۸۳۴۴ تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین اوس کی مقدار ۱۸۷۱۲۶۲۲ ٹن اور کرایہ ۱۰۲۱۰۹۹۳۰۲۱ روپیہ اور رفتار میلون مین ۳۵۰۹۶۶۹۷۳۵ تھی -

سنہ ۱۸۹۱ء مین جو خرچ ہوا اوس کی کل تعداد ۱۳۰۳۸۴۷۰ روپیہ یا ۴۷۰۲ فیصدی کل آمدنی پر تھا - اور یہی خرچ سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۰۳۱۰۹۱۳۰ روپیہ یا ۴۹۶۸ فیصدی کل آمدنی پر تھا -

سنہ ۱۸۹۱ء مین خالص آمدنی ۲۰۳۴۶۳۷۱۲ روپیہ ہوئی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۰۳۵۸۹۰۹ روپیہ تھی - سنہ ۱۸۹۱ء کی آمدنی کا اوسط جاری ریلوے کے کل سرمایہ خرچ شدہ پر ۵۶۷ فی صدی ہوا - اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۵۶۸۵ فیصدی تھا - اس خرچ مین وہ خرچ بھی شامل ہے جو دخانی کشتیون کی کارروائی مین ہوا اور وہ رقمین بھی داخل ہین جن کے خرچ کا ابھی فیصلہ کامل نہین ہوا ہے -

۳۔ ڈاک وتار برقی

اگرچہ ۱۸۵۶ء مین ڈاکخانے ۷۵۳ تھے مگر اس مین اوس وقت سے بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اور ۱۸۹۱ء مین ڈاکخانون اور صندوقون کی تعداد ۲۰۳۹۳ ہوگئی ہے۔

۱۸۹۱ء کے حسابی سال مین ۳۱ مارچ تک جو خطوط یا پوسٹ کارڈ منی آرڈر برٹش انڈیا کے ڈاکخانون مین ہوکر گذرے اون کی تعداد ۲۸۸۰۶۴۷۷ تھی۔ اور اخبار ۲۴۹۳۵۳۶۸ اور پارسل ۱۹۰۵۴۷ اور پیکیٹ ۱۰۳۷۵۳۱۹ تھی۔ جن کا کل مجموعہ ۳۲۵۲۷۸۷۱۱ ہوتا ہے پنج سالہ گذشتہ کے خطوط وغیرہ کی تعداد جو ڈاکخانون مین ہوکر گذرے اور ڈاکخانون کا آمد وخرچ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

سال	تعداد خطوط واخبارات وغیرہ	تعداد ڈاکخانجات وصندق چٹھیات	آمدنی	خرچ
۱۸۸۷ء	۲۵۹۵۷۰۸۶۱	۱۶۴۸۳	۱۱۵۷۸۷۸۰	۱۳۵۳۸۷۷۰
۱۸۸۸ء	۲۷۴۳۹۸۶۲۲	۱۶۹۶۷	۱۲۱۴۱۹۶۰	۱۳۷۵۲۱۵۰
۱۸۸۹ء	۲۹۳۲۲۴۲۲۸	۱۷۶۰۰	۱۲۸۱۵۴۰۰	۱۳۴۲۴۵۲۰
۱۸۹۰ء	۳۱۱۹۸۸۱۱۰	۱۹۱۹۶	۱۳۰۱۳۶۲۰	۱۳۷۶۵۹۴۰
۱۸۹۱ء	۳۲۵۲۷۸۷۱۱	۲۰۳۹۳	۱۴۰۲۷۴۸۰	۱۳۹۶۵۳۵۰

حسابی سال مین جو ۳۱ مارچ ۱۸۷۰ء کو ختم ہوا کل ۵۰۲۸۱۱ میل ڈاک روانہ ہوئی جسمین سے ۵۸۶۰۴ میل بذریعہ کشتی دوہرکارہ ۲۵۴۶۰ میل بذریعہ گاڑی اور گھوڑے کے اور

۳۵۲۳۴ میل بذریعہ ریلوے کے راستہ طے ہوا۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین کل ڈاک ۳۲۹۳۳۴۷ میل روانہ ہوئی اوس مین سے ۳۵۷۳۵۳ میل بذریعہ دخانی جہاز و کشتی وہرکارہ اور ۱۴۲۶ میل بذریعہ گاڑی و گھوڑے کے اور ۳۴۱۶۵۱ میل بذریعہ ریلوے کے طے ہوئے ہندوستان کی سرکاری تار برقی کی لمبائی اور اوسپر جو پیغام روانہ ہوئے اون کی تعداد اور نیز آمد و خرچ پنج سالہ کی مقدار نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سال	طول تار برقی میلون مین	طول سڑک میلون مین	آمدنی	خرچ	تعداد پیغامات جنپر محصول لیا گیا
سنہ ۱۸۸۷ء	۸۶۸۹۱	۳۰۰۳۴	۶۹۲۷۴۷۰	۷۱۴۴۶۴۰	۲۵۱۶۸۲۶
سنہ ۱۸۸۸ء	۹۳۵۱۷	۳۱۸۹۴	۷۶۳۸۸۶۰	۷۸۶۶۲۷۰	۲۸۰۷۶۱۷
سنہ ۱۸۸۹ء	۹۹۶۵۵	۳۳۴۶۲	۷۴۲۱۴۸۰	۷۰۴۰۹۲۰	۲۹۸۳۱۵۲
سنہ ۱۸۹۰ء	۱۰۶۱۴۰	۳۵۲۷۹	۷۶۶۸۶۵۰	۷۳۱۳۵۵۰	۳۱۳۲۵۷۱
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۱۳۵۱۲	۳۷۰۷۰	۷۸۱۰۳۴۰	۷۶۳۹۸۰۰	۳۵۰۷۱۰۰

۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء کو تمام ہندوستان مین ۹۴۹ تار گھر کے دفتر تھے۔

سکہ اور کاغذ زر (نوٹ وغیرہ)

پندرہ سال گذشتہ سے جو چاندی کی قیمت برابر گھٹتی چلی جاتی ہے اس وجہ سے ہندوستان کے انتظام مین بیشتر کی بہ نسبت ایک سخت دقت حائل ہو رہی ہے ہندوستان کی بابت ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کے قریب برطانیہ عظمی مین خرچ کرنا پڑتے ہین اور یہ تمام روپیہ سونے کے سکون مین ادا کرنا ہوتا ہے حالانکہ

ہندوستان کا محاصل چاندی کے سکّے مین وصول ہوتا ہے اور اس وجہ سے
بجاے پندرہ کرور روپیہ کے بائیس کرور پچاس لاکھ روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔
کیونکہ روپیہ کی قیمت ۲ شلنگ سے گھٹکر ایک شلنگ ۴ پنس رہ گئی ہے۔

چاندی اور تانبے کے سکے جو شروع سنہ ۱۸۵۹ع سے سنہ ۱۸۹۱ع کے اخیر تک
برٹش انڈیا مین بنے اون کی مقدار ۳۵۲۶۰۳۹۷۰ روپیہ کی ہے اس مدت مین
سے جب سنہ ۱۸۷۷-۷۸ع مین قحط پڑا تھا تو اوس سال سب سے بہت سکّہ
بنا تھا جس کی مقدار ۱۶۳۲۲۸۹۱۷۰ روپیہ تھی۔

ہندوستان مین کثرت سے چاندی کا سکہ چلتا ہے اور سکے کی تعداد جو ہر سال
بنتا ہے بہت کثرت سے ہے سنہ ۱۸۸۵ع سے سنہ ۱۸۹۱ع تک جو ہندوستان کی
دونون ٹکسالون کلکتہ بمبئی مین روپیہ مسکوک ہوا اوس کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے

سال	سونا	چاندی	تانبا	میزان
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
سنہ ۱۸۸۷ع	۰	۴۶۱۶۵۳۷۰	۱۱۷۱۲۸۰	۴۷۳۳۶۶۵۰
سنہ ۱۸۸۸ع	۰	۱۰۷۸۸۴۲۵۰	۱۷۰۳۳۷۰	۱۰۹۵۸۷۶۲۰
سنہ ۱۸۸۹ع	۲۲۶۰۹۰	۷۳۱۲۲۵۵۰	۱۰۱۵۰۳۰	۷۴۳۶۳۶۷۰
سنہ ۱۸۹۰ع	۲۳۰۵۱۰	۸۵۵۱۱۵۸۰	۲۰۴۴۶۸۰	۸۷۷۸۶۷۷۰
سنہ ۱۸۹۱	۰	۱۳۱۶۳۴۸۰۰	۱۷۸۳۰۹۰	۱۳۳۴۱۷۸۹۰

۱۶ جولائی سنہ ۱۸۶۱ء کو گورنمنٹ ہند نے ایک قانون منظور کیا جسکی رو سے پرامیسری نوٹ جاری کیئے گئے اور جہان کہین کسیوقت ضرورت پڑی اون کے اجرا کے حلقہ مقرر فرمائے۔ اور اونہین حلقون کے اندر اون کا جاری ہونا سرکاری طور پر جائز کیا۔ اور قرار دیا کہ اون کے اجرا کے مقام پر بنیز پریزیڈنسی یعنی صوبہ کے صدر مقام پر اون کا روپیہ ادا کیا جائے۔ ایسے حلقے اس وقت آٹہہ ہین۔ اور اون آٹھون مین پانچ روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک کے نوٹ جاری ہین

۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء کو نوٹون کی مقدار جو جاری تہی ۴۹۲۶۰۰۰۰ روپیہ کی تہی سالہائے ذیل کے ۳۱ مارچ کو جاری نوٹون کی مقدار حسب تفصیل ذیل تہی۔

سنہ	مقدار	سنہ	مقدار	سنہ	مقدار
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۳۸۷۶۸۳۶۰ روپیہ	سنہ ۱۸۸ء	۱۵۷۳۷۸۱۳۰ روپیہ	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۵۶۹۰۴۴۹۰ روپیہ
سنہ ۱۸۸۸ء	۱۶۴۲۴۳۸۰۰	سنہ ۱۸۹۰ء	۱۵۷۷۱۷۸۰۰	سنہ ۱۸۹۲ء	۲۴۰۷۶۴۰۸۰

نوٹون کا اجرا جو صرف کلکتہ اور بمبئی سے ہوا اون کی مقدار کل نوٹون کے اجرا کی مقدار سے قریب دو ثلث کے ہے۔ پانچ سال گذشتہ مین سرکاری ہندوستانی بینکونکی حالت حسب تفصیل ذیل تہی۔ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین ان بینکون کی تعداد یہ تہی۔
پریزیڈنسی بینک ۳ ریلوے بینک ۱۳ پوسٹ آفس بینک ۶۴۵۵ ملٹری بینک ۱۷

*

سنہ	بینک	ہندوستانی امانت دہندہ — تعداد	ہندوستانی امانت دہندہ — بقایا اخیر سال پر	یورپین یا یوریشین امانت دہندہ — تعداد	یورپین یا یوریشین امانت دہندہ — بقایا اخیر سال پر	میزان — تعداد	میزان — بقایا اخیر سال پر
			روپیہ		روپیہ		روپیہ
۱۸۸۶-۸۷	۶۲۲۹	۲۳۰۲۲۲	۴۳۶۲۹۵۳۲	۵۸۸۴۳	۱۳۶۸۵۷۷۳	۲۸۹۰۶۵	۵۷۳۱۵۳۰۵
۱۸۸۷-۸۸	۶۱۵۱	۲۶۶۳۰۸	۵۰۹۹۲۷۲۱	۶۵۴۰۳	۱۴۷۸۴۶۵۴	۳۳۱۷۱۱	۶۵۷۷۷۳۷۵
۱۸۸۸-۸۹	۶۲۳۶	۳۱۲۷۲۲	۵۹۳۶۳۱۵۹	۷۰۲۴۹	۱۵۶۳۷۵۴۹	۳۸۲۹۷۱	۷۵۰۰۷۰۸
۱۸۸۹-۹۰	۶۵۴۵	۳۵۵۰۱۷	۵۹۳۸۲۷۶۳	۷۶۲۹۱	۱۴۵۸۵۷۷۵	۴۳۱۳۰۸	۷۳۹۶۸۵۳۸
۱۸۹۰-۹۱	۶۶۴۱	۴۰۲۰۶۱	۶۴۴۳۶۰۶۰	۷۲۷۰۹	۱۴۵۳۹۳۹۰	۴۷۴۷۷۰	۷۸۹۷۵۴۵۰

روپیہ - وزن - اور پیمانے

ہندوستان کے روپیہ کا وزن اور وزن اور پیمانے مروجہ حسب تفصیل ذیل ہیں -

ایک پائی		= ½ فارونگ
۳ پائی	= ایک پیسا	= ۱½ فارونگ
۴ پیسے یا ۱۲ پائی	= ایک آنہ	= ۱½ پنس
۱۶ آنہ	= ایک روپیہ	= ۲ شلنگ
۱۶ روپیہ	= ایک مہر یا اشرفی	= ایک پونڈ ۱۲ شلنگ

ہندوستان اور انگلستان کے سکون کی قیمت یا شرح مبادلہ چاندی سونے کے بھاؤ کے موافق بدلا کرتی ہے۔ کسی زمانے مین اسی سبب سے روپیہ کی قیمت ۲ شلنگ ۲ پنس تھی۔ مگر اوس کے بعد کچھہ عرصہ تک ایک شلنگ ۷ پنس رہی۔ لیکن اب (۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء) کو تین سال سے روپیہ کی اوسط قیمت ایک شلنگ ۵ ⅛ پنس ہو گئی ہے۔ اور اس سبب سے آجکل ایک آنہ قریب قریب ایک پنس کے برابر ہو گیا ہے

وزن اور پیمانہ

۱۰۰۰۰۰ کو ایک لاکھہ اور ۱۰۰۰۰۰۰۰ کو ایک کرور کہتے ہین۔

بنگال کا من ۴۰ سیر کا ہوتا ہے	= ۸۲ ۶/۷ پونڈ اور دو پائینٹ
بمبئی کا من	= ۲۸ پونڈ
مدراس کا من	= ۲۵ پونڈ
کھندی = ۲۰ من	= ۳۴ ۲/۵ بشل
تولہ	= ۱۸۰ گرین

بنگالہ کا گز ۳۶ = انچہ

سنہ ۱۸۷۱ء مین گورنر جنرل کی کونسل نے ایک قانون منظور کیا جس کی رو سے برٹش انڈیا مین آخر کو ایک ہی سا وزن اور ایک ہی سے پیمانے جاری ہون گے اس قانون کے فقرہ دو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین وزن کی ابتدا سیر سے رکھی گئی ہے جو دہات کی چیز کا بنا ہوتا ہے اور اوس کا وزن اوس وزن کے برابر ہے جو فرانس مین کیلوگرام کے نام سے مشہور ہے اور جو وزن مین ۲.۲۰۵ پونڈ اور دو پائنٹ کے برابر ہے۔ اسی قانون کے تیسرے فقرے کا یہ منشا ہے کہ اسی سیر سے تمام وزن اور پیمانے شروع ہون گے۔ پیمانون کے بنانیکے واسطے کسی برتن مین پانی ڈال کر ایسی جگہہ تولین گے جہان ہوا نہو۔ اور پہر اوس برتن کو ایک سیر وزن کا پیمانہ سمجہین گے اور جب تک اور کوئی حکم نہو ان وزنون کے حصے کسر اعشاریہ مین بیان کیئے جائینگے فقط

راقم

حسن

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل وکرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح وعمدہ ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالحہ سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون ومحکمہ بندوبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بہی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین بنسبت اور مطابع کے کتابین بہت خوشخط صاف وعمدہ چہاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط وکتابت سے معلوم ہوسکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چہپی ہوئی کتابین کافی ووافی ہین -

المشـــــــــتہر

محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک ومہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

"**عبرت**" یعنی جان اور ہنوریا کا وہی اچھوتا ناول جو سنہ ۹۰و۹۱ء مین مرقع عالم کی ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نکرنیکے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھایے گیے ہین ضرور دیکھیے عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھینگے ضرور دیکھیے حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

"**جعفر وعباسہ**" دنیا کی بیوفائی - زمانہ کے انقلابات - حسرت - رنج - غم - بس

دل پکڑ کر رہجائیگا - بالکل طبیعت کے بیچین کر دینے والے سامان - یا ناول کے پیرایہ مین قوم کو ایک نیک صلاح ہمین عورتونکی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھائے گیے ہین قیمت عہ ؎ "مسیحاے عالم" حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن چھہ چیزون سے محققانہ بحث کی گئی ہے جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے قیمت ۸ ؍ علاوہ محصول درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلیو پی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب اڈیٹر "مرقع عالم" ہردوئی بھیجنا چاہیے - فقط

اشتہار

فیروزالدین کی بینظیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوائیان

حبوب خیری یعنی "فیروز نہروائن پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ ورشرطیہ دوائی جسکو ہندوستان بھرنے مفید مانا ہے اس دوائی نے میڈیکل افسران - حکما اور عام پبلک سے بڑی تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری - ضعف اعضاے رئیسہ ضعف معدہ ضعف دماغ - لقوہ - آدھرنگ وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانیکے لیے اور خصوصیت کے ساتھہ بلا مبالغہ بینظیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص دور کرنیمین بینظیر ہین - بکس ۴۸ گولی عہ جوہر عشبہ یعنی تریاق براے فسادات خون درد کہنہ - خارش پہوڑا پہنسی وغیرہ شیشی کلان عہ خرد عہ فیروز بام اکسیر براے دمہ - کھانسی تر و خشک نزلہ و زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خرد ۱۲ ؍ کلان عہ تپ تلی کا علاج اکسیر ہے - گولیان ۱۲ ؍ عرق عہ ہزارون مایوس فیض خداوند تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہوے ہین تھوڑے

عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کے لیے دونون چاہئین - **جوتھیا تپ** جا دو بھرا عرق مشہور ہے
ایک شیشی سے چھ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲ - **حب بواسیر** بادی ہو یا خونی اکسیر ہے فی بکس ۸ - **فیروز شربت**
اسکے استعمال سے عادات افیون و چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہے نہ اسمین زہر ہے نہ نشہ ہے - صرف بوٹی سے طیار کیا ہے
شیشی ۱ - **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی ۸ - **دیکھو تازہ شہادت** - جناب ڈاکٹر حسین شاہ صاحب
راے بہادر سول سرجن میڈیکل افسر ضلع جھنگ ۲۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء - آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا
ہے **جناب** ڈاکٹر مہتہ دولی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء آپکی حبوب خیری تجربہ کیگئین
ازبس مفید ہین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کا یورپین فوجی اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ دار - جناب میجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ نومبر ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی
(ترجمہ خط انگریزی) براہ مہربانی بوتل کلان فیروز بام و پلیوی ارسال بھیجدیجیے درحقیقت تمہارا فیروز بام دمہ کھانسی کیلیے نہایت مفید
ہے جناب مفتی دوست محمد خانصاحب از مقام جوہرکانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱ نومبر ۹۲ء کو تحریر فرماتے ہین جناب کی
خوش معاملگی اور راستبازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راستبازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے
ہین جنمین سے ایک ادنی یہ شکرگزار بھی ہے مین نے آپکی حبوب خیری غیرہ کا ضرورتا دو مختلف نسخون مین استعمال کیا - یہ ایسی سریع التاثیر
اور بینظیر ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجھے کلی فائدہ ہوگیا -

المشتہر (فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ راقم سے امتحاناً منگا کر دیکھو)

شربت مقوی اعصاب - سریع الاثر قابل اعتماد صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سی ضعف دماغ
معدہ و جگر درد دسر و کمر قبض تاریکی چشم غیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے مثانہ و مادہ انسانی کو درست کرتا ہے
قیمت فی شیشی للعہ - **روغن خارجا لگانیسے** ان عوارض کو جو سوء استعمال و خلاف قدرت عامل ہونیسے اپنے ہاتھون قوا
خراب کرچکے ہون فی تولہ للعہ - **ہیر آئل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید ہونیسے روکتا ہے نزلہ زکام ریزش عطسہ جنکو
ادنی ادنی باتون سے ہوجاتا ہے آواز بھاری ہوجانا کھانسی وغیرہ کو دور کرتا ہے ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی ۸

سرمہ ممیرا مقوی بصر حافظ بینائی دھند جالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہے دو ماشہ کیلیے ۱۲ **سنون عجیب الاثر** ہلتے دانت کو مضبوط کرتا ہے درد بدبو پیپ گوشت خورہ مسوڑہ کی خرابیاں رفع کرتا ہے ۴ تولہ کیلیے عہ **حب دائمی** قبض درد شکم قراقر نفخ ریاح درد کمر کمی اشتہا زردی چشم دل کا دھڑکنا ہاتھ پاؤن کا جلنا عرق النسا کا چکر آنا منہہ سے پانی جانا وغیرہ دور ہوتا ہے چار درجن کیلیے عہ **حب نفع** یا بطیس تشنگی بار بار آنا پیشاب کا زیادہ آنا بیخوابی وغیرہ کو دور کرکے قوت کو پیدا کرتا ہے جگر کو درست بناتا ہے ایک تولہ کیلیے عہ **حب نو** اسیر وغیرہ کو دور کرتا ہے دو ہفتہ کیلیے عصا **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہے تو امراض سرطان بہہ خنازیر تالو کا سوراخ بھگندر میں جنب زخموں مین کیڑا پڑے اور پیپ نکلنے سے ناک میں دم ہو تو آزماؤ لگاتے ہی درد دور بدبو کافور برسون کا زخم دنون مین بھرتا ہے دو تولہ کیلیے عصا **حب قائم مقام افیون** افیون کھانیوالا زندہ در گور دنیا کی لطف سے محروم دیکھا جاتا ہے اسلیے اگر چھوڑنا چاہو بلا تکلف چھوڑ سکتے ہو ضرور **خضاب** زینت شباب چند منٹ مین ہیا رنگ نیا ڈھنگ آ تا پری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت فی شیشی ۱۲ ہ/

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت و سامان کی طیاری)

جیساکہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہے کہ مثل ولایت کی چمڑے کی دباغت و اسباب کی طیاری مین اپنا آپ نظیر ہے ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامان کی طیاری کی خصوصیت حاصل ہے یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہے بالکل اعلی درجہ کی چمڑی ورنگ ساتھہ نہایت پائداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہے اور تمام کمال ولایتی اوزارون سے اور نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہے اسکا بھی پورا لحاظ رہتا ہے کہ جس جس مقام کا چمڑا جانور کے جسم کا ناقص ہوتا ہے ہرگز نہین کہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکال دیا جاتا ہے اور سلائی بھی کسی پرزے پرسوت کی نہین ہوتی بلکہ تہہ بٹیکی پس جن صاحبونکو دستی طیاری کسی سامان چرمی کی مد نظر ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرمادین اور ایک ہی آرڈر مین کارخانہ کی معاملت کا حسن و قبح معلوم فرمادین علاوہ اسباب چرمی کی ہر قسم کا اسباب مثلا جیبی گھڑیان و کلاک و ٹیم پیس جوتہ ساختہ کانپور بوٹ گورگابی و موزہ گیٹیس و پٹیلہ توسلن و برتن مرادآبادی کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و برتن مسی و عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سوداگر و کمیشن ایجنٹ کانپور و بمبئی کی فہرست ملاکر فہرست سے جس چیز کو میری کمیشن ایجنٹی مین منگانا منظور ہو اوس چیز کے نمبر فہرست مذکور سے ارقام فرماکر طلب فرمادین انشاءاللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ار فی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی

المشتہر کرم الہی سوداگر مچھلی بازار کانپور

حسن
جلد (۷) نمبر (۹)
بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۴
جنگ واٹرلو ازعالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر (۱)
مالگزاری کیا چیز ہے ازعالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر (۳۲)
حیدرآباد دکن
مطبع حسن میں باہتمام محمد لطف علیخان چھپا
سنہ ۱۸۹۴ء

جنگ واٹرلو

واقعات ماسبق

اکتوبر ۱۸۱۳ء مین ایک سخت جنگ **افواج متفقہ** اور **نپولین** سے میدان **لیپسک** مین ہوئی تھی جس مین موخرالذکر کو سخت شکست ہوئی افواج فاتح نے اوسکا **فرانس** تک تعاقب کیا اور ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء کو **پیرس** پر قبضہ کرلیا۔ پانچ روز کے بعد **نپولین** جنگ سے دست بردار اور حکومت سے مستعفی ہوا۔

شاہان متفقہ نے اپنی اولوالعزمی سے ایک جزیرہ موسومہ **البا** کی اوسکو بادشاہت عطا کی اور وہین اوسکو نظر بند رکھا۔ اس نام کی سلطنت مع قید مین **فرانس** سے اوس کو بہت بڑی **پنشن** بھی ملتی تھی مگر ایسے دل چالاک اور بے چین طبیعت والا اولوالعزم شہنشاہ مختصر جزیرہ مین کب اطمینان سے رہ سکتا تھا دس مہینے نہین گذرے تھے کہ چپ چاپ جزیرہ مذکور سے چند آدمیون کو ساتھ لیکر نکل بھاگا اور یکم مارچ ۱۸۱۵ء کو پھر **فرانس** مین داخل ہوا۔

نپولین کے نام کی عظمت وجبروت جو لوگون کے دلون پر چھائی ہوئی تھی اور اوسکے قید ہو جانے سے کسیقدر اطمینان ہوگیا تھا اوسکے پھر **فرانس** آنے سے

اوس کا خوف تازہ دم ہوگیا۔ ناممکن تھا کہ اوسکے نام کے اثر کو جو جادو سے زیادہ موثر تھا
کوئی روک سکتا۔ ہر طرف سے لوگون نے اوسکا استقبال کیا خوش آمدی و مرحبا کی صدائین
بلند ہوئین یہان تک کے جو فوج لوئی ہیژدہم کی طرف سے نپولین کی پیش قدمی روکنے
کے لئے گئی تھی وہ بھی اپنے بادشاہ سے منحرف ہوکر نپولین کا دم بھرنے لگی لوئی تو
دارالسلطنت سے بھاگ گیا اور ابھی جزیرہ الباسے نپولین کو نکلے ہوئے ایک
مہینہ بھی نہین ہوا تھا کہ فرانس کے ہر قلعے سے سو سو توپون کی سلامیان سر ہوئین کہ
وہ خطرناک ہمسایہ اور عظیم الشان شہنشاہ تمام یورپ کو پھر ایک مرتبہ درہم برہم کرنے کے
لئے آموجود ہوا۔

شاہان متفقہ نے حتی ارادہ کیا کہ افواج متحدہ اکبارگی فرانس پر چارون
طرف سے حملہ کرین جن کی مجموعی تعداد فرانس کی مجموعی تعداد سے بدرجہا زیادہ ہو۔ ادہر
نپولین نے پہلے تو صلح کا پیام دیا مگر جب دیکھا کہ ناگزیر لڑائی ہوتی ہی ہے اور کسی طرح
مفر نہین ہے۔ تو اوسی نے ابتدا بھی کی اور نہایت عجلت کے ساتھ جو اوسکی کاروائی
کے لحاظ سے اوسکا خاصہ تھا خاموشی اور عجلت سے اپنی افواج اپنے قلعون کے
عقب مین جو سب سے نزدیک دشمن ملک بلجیم کی سرحد پر واقع تھی جمع کرلیا۔
منجملہ افواج شاہان متفقہ کی صرف وہ افواج جو ولنگٹن
اور بلوچر کے ماتحت تھین اس سے نزدیک تھین اور چونکہ ان لوگون کو پورے طور سے

شاہان متفقہ مین
وہ من پنی پر وینی
بے اور سپینی

معلوم نہ تھا کہ درحقیقت نپولین کی جنگ کے متعلق کیا تجویز ہے اسلئے انہون نے اپنی فوجون کو تمام ملک بلجیم کے ناکون اور کنٹونمنٹون مین جو سویل کی لائین مین تھا پھیلا دیا۔ نپولین کا یہہ ارادہ ہوا کہ اِس ضعیف لائین کو حملہ کر کے توڑ دین اور انگریزی و جرمنی فوجون کو دو ٹکڑے کر کے علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر حملہ کر کے قبل اسکے کہ او رمتفقہ پادشاہون کی فوجین میدان کارزار مین باہم متقابل ہون شکست دین۔ مگر باوجودیکہ نپولین نے اپنی فوج کی نقل و حرکت اپنی دانست مین بہت خفیہ رکھی تھی مگر ولنگٹن کو اوس کے ارادے سے کافی اطلاع ہو گئی اور ہوشیار ہو گیا ولنگٹن اور بلوچر اپنی اپنی فوجون کے اکھٹے ہو گئے اور آپس مین متفقہ حملہ کرنے کی تجویزین پختہ ہو گئین اور عجیب بلکہ سحرانہ طریقے سے ولنگٹن نے میدان واٹرلو کی ایک ہفتہ قبل از جنگ کامل طور سے پیمایش کر لی تھی۔

اب نپولین بالکل تیار ہو گیا۔ اوسکی فوج بومنٹ کے گرد اکھٹی ہو گئی جہان سے ولنگٹن کے ہیڈکوارٹر واقع بروسلس کو ۴۰ میل تھے نپولین پیرس سے ۱۲ رجون کو بعجلت تمام روانہ ہو کر دو دن مین اپنی پرجوش فوج سے آملا اور ۱۵ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔

چونکہ یہہ لڑائی جسکا خاتمہ جنگ واٹرلو سے ہوا ہے چارون تک برابر مختلف مقامات پر ہوتی رہی ہم چارون دن کی تفصیلی کیفیت علیحدہ علیحدہ لکھتے ہین

جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

نپولین کی پیش قدمی

۱۵ جون ۱۸۱۵ء

آج علی الصباح ۳ بجے نپولین حملہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔ مگر بدقسمتی سے کل دریائے سیمبر کے پلون پر بمقام چارلرائی اور مارشلس بلوچر کے فرستادہ بریگیڈ کے لوگون نے زیر کمانڈ زیٹین قبضہ کرلیا تھا اور یہہ پل مقام مقصود تک پہنچنے کے لئے درمیان مین حائل تھے۔ پس کچھہ تو خود نپولین کے بعض حصۂ فوج کی حرکت مین غیر متوقع توقف اور کچھہ پروشین فوج کی سخت مزاحمت نے نپولین کو ایسا روک دیا کہ دوپہر کے قبل اون کو عبور دریا کا کوئی موقع ہی نہ ملسکا اور جو راستہ بھی ملا اوس مین نپولین کا زیٹن نے چپہ چپہ زمین پر مقابلہ کیا اور اس سے غرض یہہ تھی کہ افواج متفقہ کو ایک مقام مین اکٹھے ہو جانے کا موقع ملجائے زیٹین اور نپولین مین استقدر جھگڑے رہے اور استقدر قدم قدم پر فوج فرانس کی راہ مین روک ہوتی رہی اور گاہ گاہ چھوٹی موٹی لڑائی بھی ہو جاتی کہ لڑتے بھڑتے رات کو گیارہ بج گئے اور بالکل تاریکی چھاگئی۔ اسوقت فوج فرانس کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ یمین ولیار حصہ لیسار نے نامی افسر کی ماتحتی مین دیا گیا جو ولنگٹن کے ایک حصہ فوج کا بہ مقام کوارٹر براس مقابل ہوا۔ اور حصۂ یمینی خود نپولین کے زیر نظر رہا جو بلوچر

کے مقابلے کے لئے بہ مقام لگنی ۶ میل کواٹر براس سے دور آمادہ ہوا۔ مگر آج

صرف افواج فریقین کی مورچہ بندیان ہوئین کوئی واقعہ پیش نہین آیا۔

کواٹر براس و لگنی

۱۶ ار جون

آج ایک دوسرے سے چھ میل کے فاصلے پر دو لڑائیان ہوئین اور دونون جگہ

تقریباً آغاز جنگ ایک ہی وقت تھا۔ یہہ دونون لڑائیان ایسی خون ریز اور سخت واقع ہوئین

کہ صرف واٹرلو کی عظیم الشّان جنگ کے پرہیبت خیال نے اس کی وقعت کم کردی ورنہ

فی نفسہ یہہ دونون جنگین بڑی معرکۃ الآرا لڑائیان تھین۔ اب ہم کسیقدر ان دونون معرکون

کی جنگون کی تفصیل بیان کرتے ہین تاکہ اہل مذاق کو اوسکی عظمت کا پورا حال معلوم ہوجائے

جنگ کواٹر براس | کواٹر براس ایک چھوٹا گانون ہے جو چارلرائی سے ۳ میل

اور واٹرلو سے ۷ میل ایک چوراہے پر واقع ہے۔ اور یہہ مقام افواج متفقہ کی

طرف سے جنگ کے لئے نہایت موزون سمجھا گیا تھا۔ اس مقام کو ۱۵ ار جون کی شب سے ولنگٹن

کے ایک حصۂ فوج (بلجین) نے زیر کمانڈ پرنس آف آرنج قبضہ کرلیا تھا۔

نپولین نے جنرل نے لے کو بیس ہزار فوج دیکر اس مقام پر قبضہ

کرنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ اِس مقام پر قبضہ کرو اور ولنگٹن سے مقابلہ کرتے

رہو جب تک مین مقام لنگی مین بلوچر کا مقابلہ کرتا ہون۔ مگر جنرل نے لے کی فوج جلد

تیار نہ ہوسکی اوراِس سے لئے حملہ کرنے مین دِن کے ڈہائی بج گئے۔

جسوقت لڑائی شروع ہوئی شام تک کسی طرح کمی نہ ہوئی بلکہ جوش وخروش اورسختی مین اضافہ ہی رہا۔ ولنگٹن نے بعجلت عجیلہ بروسلس پایہ تخت بلجیم سے کمک بہم پہونچائی اور جنرل نے نے فرانس سے۔ ابتداءً افواج متفقہ کی تعداد بہ مقابلہ تعداد افواج فرانس بہت کم پائی گئی۔ اور وہ حصہ فوج جس مین ڈچ اور بلجین تھے ہار گیا۔ اور یقینی طور سے معلوم ہوتا تہا کہ فتح فرانس کو حاصل ہے مگر اسی اثنا مین جب کہ آتش جنگ انتہائی درجہ کی شعلہ زن تھی سر ٹامس پکٹن کا سرخ کوٹ والا حصہ جو انگریزے پیدل کا ایک ٹکڑا تہا ولنگٹن سے آملا۔ جو درحقیقت اوسکے سخت خطرناک حالت کا محافظ ہوا۔ پکٹن بالذات بڑا بہادر اور اوسکے آدمی علےٰ ہذا بڑے دلیر تھے اگرچہ پکٹن زخمون سے چور چور ہوگیا تہا مگر اوسنے اپنے زخمون کو اپنے آدمیون سے چھپایا اور بڑے بڑے اور بار بار حملے کئے۔ ۹ بجے رات کو جنرل نے نے شکست کھائی اور فراسنی پہاڑ پر چلا گیا اور وہان سے کمک طلب کی۔ اِس جنگ مین افواج متفقہ کے ۴۵۰۰ آدمی مجروح و مقتول ہوئے۔ اِن مین سے تین ربع ۲۶۲۵ آدمی صرف انگریز تھے۔ اور فرانس کا نقصان ۴۳۰۰ آدمیون کا ہے جو مجروح یا مقتول ہوئے۔

جنگ لگنی

جسوقت (یعنی ڈہائی بجے) جنرل نے نے کواٹر براس مین جنگ شروع کی ٹھیک

اوسیوقت نپولین نے بہ مقام لگنی بلوچر سے لڑائی شروع کی اس جنگ مین فرانس کی فوج صرف ۲۰ ہزار تھی اور جرمنی کی ۸۰ ہزار اگرچہ پروشین فوج تعداد مین زیادہ تھی۔ مگر بہ مقابلہ فرنچ کے یہہ لوگ تربیت مین بہت کم تھے۔ بلوچر کی نصف فوج تو محض ردیف تھی - اور فوج نظام مین بھی بڑا حصہ جدید بھرتی شدہ لوگون کا تھا - مگر لڑائی بڑی خون ریز اور سخت ہوئی - مقام سنٹ امند اور لگنی کے سنگین مکانات فوج پروشین کی محافظت مین بہت کام آئے اور بلوچر جو اپنی دلیری اور استقلال مزاجی سے معزز خطاب مارشل ورورٹ کا حاصل کرچکا تھا اس لڑائی مین مزید عزت افزائی کا کام نہ کرسکا - اگرچہ یہہ بڈھا سوبرس ۷۳ سال کا پرانا اور فرسودہ تھا مگر جس جوش اور خاموشی اور دلیری سے جنگ کے وقت یہہ بڈھا وان ملتکی کا نمونہ کام کرتا تھا اوسکے مقابلے مین جوانون کی دلیری اور جوش ہرگز قابل وقعت نہ تھا۔ لڑائی کا کوئی مقام مخصوص کسی فریق کے لئے نہ تھا اور گھنٹون لڑتے لڑتے دست بدست لڑائی ہونے لگی - یہان تک گلیون کوچون اور مکانات کے اندر خون ریزیان ہوئین لیکن فرنچ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے - بلوچر نے آٹھ بجے رات کو ایک سخت حملہ کیا جس مین اوسکا گھوڑا مارا گیا - اور یہہ بڈھا سپاہی گھوڑے کے مارے جانے سے خود بیکار ہوگیا - اور بڑی مشکل سے فرنچ سوارون کی ضرب شمشیر سے بچ سکا ۱۱ بجے رات کو پروشین فوج شکست کھا کر بھاگی جس مین اوسکا نقصان بارہ ہزار

آدمیون کا ہوا - اور نپولین کے آٹھ ہزار آدمیون کا - اور اس طرح ۱۶ جون کا خاتمہ ہوا -

میدان واٹرلو کی طرف دوڑ

۱۷ جون

گذشتہ شب کی تنگ و تاریک حالت اور اوس مین پروشین کی شکست کچھہ ایسی نہ تھی کہ کلیتاً پروشین بیدل ہو گئے ہوتے - بلوچر کی جگہہ نیناؤ کو کمانڈ تفویض ہوئی اور فوج کو قابل تعریف عقلمندی اور مستقل مزاجی سے بمقام دیور واپس جانے کا حکم دیا/ اسکو تھا - ادہر نپولین نے کچھہ شک و شبہہ مین پڑکر اور کچھہ تاریکی شب - بارش - اور بارش زدہ ترک اور اپنی تھکی ہوئی فوج کا لحاظ کر کے پروشین فوج کے تعاقب سے احتراز کیا جو بڑی غلطی تھی - صبحکو اوسنے ایک دوسری سخت مہلک غلطی کی - یعنے اوسنے یہہ قیاس کر کے کہ پروشین فوج لامحالہ اپنی رسد وغیرہ کی ضرورتون کے واسطے جانب شرق مقام لیج مین گئی ہوگی چنانچہ اوسنے اپنے ایک جنرل گروچی نامی کو تیس ہزار آدمیون کے ساتھہ اوسی جانب پروشیون کے تعاقب کیلئے بھیجا - حالانکہ پروشی بجائے جانب شرق جانے کے جانب شمال چلے گئے تھے اور صبحکو ۱۸ میل کے فاصلے پر اطمینان اور ترتیب کے ساتھہ دیور مین پہونچگئے نپولین کو اپنی غلطی کا علم گھنٹون کے بعد ہوا بلوچر پھر گھوڑے پر چڑہا آگے بڑہ رہا تھا اور ایک حصہ فوج کو تھیل مین نامی جنرل کی سپردگی مین گروچی کے مقابلے کے لئے بھیجدیا - مبادا وہ جنرل اوسکے پائین حصہ پر حملہ آور ہو

یہ جنرلون کی ایک دوڑ تھی جس مین سلطنت کی ہار جیت مدنظر تھی۔ ایک جانب
نپولین بہت عجلت کے ساتھ جنرل نے سے ملکر ولنگٹن پر حملہ کرنے کے لئے
کوچ کر رہا تھا۔ اور دوسرے جانب بلوچر اس واقعے سے خوب واقف ہوکر جانتا
تھا کہ ولنگٹن کی مشکل آسان کرنی چاہئے جو بلے طرح پھنسا ہوا محتاج اعانت
ہورہا اور اوسکو بڑی ضرورت کے ساتھ اپنے پاس بلا رہا تھا۔ کیونکہ اوسکو اب تک
جنگ لگنی کے نتیجے سے اطلاع نہ ہوئی تھی اور بلوچر بھی باوجود پیرانہ سالی کے
خطرناک راستون ندیون اور مہلک دلدلون اور بے ترتیب نامعلوم اور دشوار گذار
راستوں میں گذرتا ہوا اور فارورڈ فارورڈ کی صدا بلند کرتا اور اپنی فوج کا حوصلہ بڑھاتا ہوا
چلا جاتا تھا۔ صبح کو کچھ دیر کے بعد ولنگٹن کو شب گذشتہ کی جنگ لگنی کا نتیجہ اور
پروشین فوج کی شکست کا حال معلوم ہوا ولنگٹن نے بلوچر کو تو کہلا بھیجا کہ وہ فوراً
اوس سے بمقام واٹرلو جو کواٹر براس سے ۷ میل فاصلے پر ہے معہ فوج آکر
ملے مگر دس بجے خود بھی اوسی جانب جس طرف سے بلوچر آ رہا تھا چلا۔ حسن اتفاق سے
آسمانی امداد ولنگٹن کے مفید مطلب ہوئی۔ جیون ہی نپولین جا اوس جنرل نے
سے آملا تھا۔ کثیر التعداد متفقہ افواج کے ساتھ بڑے زور شور سے حملہ کرنے والا تھا
ایک بڑا سخت طوفان آیا۔ بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کے ساتھ اس قدر شدت سے
بارش موسلا دھار ہوئی کہ آسمان سے زمین تک ایک چادر آب تنی ہوئی معلوم ہوتی تھی

اور تمام تاریکی چھا گئی تھی - چند منٹ مین زمین اس قدر تر ہوگئی کہ توپخانے اور سوارون کو برسلس کی صرف پختہ سڑک پر چلنا ممکن تھا اور بس -

یہہ موافق بارش جو مخصوص اوس وقت ولنگٹن کے لئے رحمت آلہی تھی برابر شام تک جاری تمی - چنانچہ اسکی بدولت اور نیز اوس حصّہ فوج کی بدولت جو محافظ حصّہ پائین تھا اور نپولین سے جنگ مین مصروف تھا ولنگٹن کو چپ چاپ بغیر کسی مزید نقصان کے نکل جانے کا موقع ملگیا - اور رات کو جب کہ فرانس کی فوج صرف ایک میل کے فاصلے پر جانب جنوب پڑی ہوئی تھی ولنگٹن کی تھکی ہوئی فوج مانٹ سنٹ جین کے جو کے تر بتر کھیتون مین ضعف کے مارے جاکر سو رہی -

جنگ واٹرلو

۱۸ جون

لو صاحب اب ہم اوس سرزمین مین پہونچ گئے جو ایک پہلو سے مبارک اور دوسرے پہلو سے سخت نفرت کے قابل ہے - اس سرزمین کے عظیم الشان واقعہ نے پولیٹیکل کشتی یورپ کو ناپید اکنار تلاطم سے بچاکر ساحل امن و عافیت مین پہونچادیا - اور آج اس سرزمین پر بہت سے بندگان خدا کا خون ہوکر سبزہ ان واٹرلو سرخ پوشاک پہنکر ایک بڑے اولوالعزم شہنشاہ کا قطعی فیصلہ کرتا ہے - تاریخ مین اس میدان کارزار کا نام ہمیشہ رہے گا اور بہادری اور آزادی کے ساتھ اسکا نام لیا جائے گا - لوگون کے دلون مین

خاصکر یورپ کے اقوام مین واٹرلو کا نام زندہ جاوید رہے گا پچہتر برس تک واٹرلو کے
واقعات اور وہان کی تیغ زنی کی کیفیت قلمبند ہوا کی۔ موجودہ نسل کے لوگ کامل توجہ
کے ساتھہ اب بھی واٹرلو کے حالات سنتے ہین۔ اوس مختصر قطعۂ زمین مین کوئی بات
معمولی یا حقیر نہین ہے واٹرلو کے ٹوٹے اور زنگ آلود گولے توپین۔ تلوارین اور
دوسرے آلات حرب وضرب جو اس عظیم الشان جنگ کے یادگار ہین اور جن مین کی شہنشاہت
کا عدم اور وجود ہوا ہے بحفاظت عجائب خانہ مین رکھے گئے ہین۔ یہہ چیزین اوس جنگ
کی یادگار ہین جہان خونین موجین سب سے زیادہ لہرائی تھین اور جہان توپ و تفنگ نے
سب سے زیادہ کاری زخم کیا تہا۔ واٹرلو کے میدان اور آبادی کی ہر چیز اس جنگ کی
وجہہ سے معزز ہوگئی اور ہوگومنٹ اور لاہی منٹ مقامات جنگ تاریخ مین
پرانے تاریخی مقامات کے ساتھہ ساتھہ ہمنام اور ہم زبان ہوگئے۔

اب ہم کسیقدر میدان جنگ کے تفصیل کرتے ہین تاکہ تھوڑے سے تعمق غور کرنے سے
میدان کی صورت آنکھون مین جلوہ گر ہو جائے بروسلس سے چارلرائی کو
جنوب کی طرف ایک شاہ راہ جاتی ہے بروسلس سے ۱۲ میل کے فاصلے پر مانٹ سنٹ
جان نامی گانون اور کہنسیرہ ہین۔ اِس مقام پر ایک پہاڑی ہے جو کچہہ بلند نہین ہے
اور سڑک کی دونون جانب شرقاً و غرباً واقع ہے۔ اس پہاڑی پر ولنگٹن نے اپنے
مورچے جمائے۔ اِس سے جنوب کی طرف پون میل کے فاصلے پر ایک دوسری

پہاڑی اسیطرحکی ہے - پس دو پہاڑیان یا کسیقدر بلند زمین کے قطعات خطوط متوازی کی طرح ایک دوسرے سے پون میل کے فاصلے پر تھے - شمالی پہاڑی پر **ولنگٹن** جنوب کی طرف رخ کئے ہوئے تہا اور جنوبی حصے پر **نپولین** شمال کیطرف منہ پھیرے تھا ان دونون پہاڑیون کے درمیان مین ایک وادی بھی تھی جسکا طول تقریباً تین میل اور عرض ہزار گز ہوگا - اس مین جا بجا کسانون کے مکانات باغات اور انگور کی بیلون کے سوا رائی اور جو کے کہیت فصل کاٹنے کے لئے تیار کھڑے تھے - یہہ تو موقع جنگ اور میدان کارزار تہا - دونون پہاڑیون کی عظیم الشان توپون کی دنادن اور حملے پر حملہ اور جواب پر جواب اور **مانٹ سنٹ جان** کے آخری مہلک گراب کو جنگ **واٹرلو** کہتے ہین -

طلوع آفتاب کے قبل بارش موقوف ہوگئی تھی - شاید اسوجہہ سے کہ بہت جلد توپ و بندوق کے گولون کی بارش اور انسانی خون کا سیلاب اوس میدان مین ہونے والا تہا مگر ہنوز آسمان صاف نہ ہوا تہا - **نپولین** تو اس سے بالکل بے خبر تہا کہ بلوچر جنرل **گروچی** کے ہاتھہ لگا یا نہین مگر وہ اوس سے بچکر **ولنگٹن** کے پاس آرہا تہا - **نپولین** نے تھوڑا سا زمین خشک ہونے کا انتظار کیا تاکہ فوج کو پریڈ کرنے کا اچھا موقع ملے اگرچہ یہہ امر شاید ضروری تہا مگر اوسیکے ساتھہ اوسکے حق مین سم قاتل بھی ہوا بالآخر وہ آخری ساعت پہونچ گئی - ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے **نپولین** نے اپنی توپون کا منھ

کہولدیا۔ اور موت اجل رسیدون کو ڈہونڈ ڈہونڈہکر شکار کرنے لگی

نپولین نے اس جنگ عظیمہ مین پانچ بڑے بڑے حملے کئے۔ ہم ان پانچون حملون کو تفصیل وار بیان کرینگے جس سے اس لڑائی کی کیفیت اچہی طرح ذہن نشین ہوجائے

پہلا حملہ

جنگ ہوگومنٹ

ہوگومنٹ ایک مضبوط مقام مانٹ سنٹ جین سے ۱۲ سو گز کے فاصلے پر ہے اور یہان ایک بڑا مکان (فارم ہوس) اور باغ ہے۔ مکان سے متصل اور چہوٹے چہوٹے مکان بنے ہوئے اور سب ایک دوسرے سے ملصق ہین۔ اس مکان مین ایک پہاٹک اور چند دروازے ہین۔ یہہ مکان ایک اور قلعہ نما مضبوط مکان سے ملا ہوا ہے جس کے گرد چار دیواری ہے۔ پشت پر ایک باغ ہے جسکے چارون طرف مضبوط دیوار ہے اور اسکے جنوب جانب ایک جنگل ہے اور شرق جانب ناشپاتی کا باغ۔

صبح ہونے کے پہلے ہی ولنگٹن نے اس مقام (ہوگومنٹ) کو لیلیا۔ اور عجلت کے ساتہہ مورچہ بندی کرلی۔ گولی مارنے کے واسطے اس مکان اور باغ وغیرہ کی دیوارون مین موزون سوراخ بنے ہوئے تہے۔ اور باغ مین مچان بنادئے گئے تہے کہ فوج ادپر سے نشان اندازی کرسکے۔ اس مقام کی محافظت کے واسطے ڈیڑہ ہزار آدمی زیر کمان سر جان بنگ متعین تہے جنہون نے دو تین ماتحت عہدہ دارون کی سپردگی مین اپنی فوج کو

جا بجا تعینات کر دیا - یہہ مختصر گروہ تہا جسکے مقابلے مین نپولین نے اپنا پہلا پر زور حملہ کیا -
ساڑہے گیارہ بجے نپولین نے قلب افواج متفقہ پر ۱۲۰ توپون سے گولے برسانے
شروع کئے اور تین ڈویژن منجملہ افواج فرانس وادی سے عبور کرکے ہوگومنٹ
کی طرف بڑہ آئے اور بجائے توپون کے جب بندوقون کی تڑتڑاہٹ سنائی دی تو سمجھا گیا
کہ اِس عظیم حملہ کا دور آخر دست بدست لڑائی پر ہو گیا انیگلو ڈچ (انگریز اور ڈچ) فوج کو بہت
جلد باغ اور جنگل سے بہاگنا پڑا - مگر انگریز اپنے اجڑے اور ویران شدہ دیوار سے گھٹنون لپٹے
ہی رہے - اگرچہ ان مین بہت کثرت سے آماجگاہ بندوق ہوتے رہے اور جو رسالہ عبور کرآیا تہا
اوسکے کالم کے کالم جلتی ہوئی دیوار کی طرف اور بڑہتے جاتے تھے اور دم بدم زور اور کمک
پہونچتی رہتی تہی اور فرنچ جوان حملہ آور جو محافظون سے کسی طرح کم جری نہ تھے حملے پر حملہ
کرتے رہے مگر کچہہ پیش نہ گئی - ایک مرتبہ فرنچ جوانون نے اوس پہاٹک کو جو اس محصور
مکان کا راستہ اور اصل دروازہ تہا توڑ ڈالا اور مکان کے اندر "شہنشاہ کی عمر دراز" کہتے
ہوئے داخل ہوے - مگر قوی دل انگریز جو حملہ آورون سے زیادہ دست بدست کرچ اور
بندوق کی لڑائی مین مضبوط اور بہاری تھے نکل پڑے اور بڑی جوان مردی سے
حملہ آورون کو نکال باہر کرکے پہر پہاٹک بند کر لیا - بعد تھوڑی دیر کے اِس خراب
نتیجے سے مطلع اور جھنجلا کر نپولین نے ایکبارگی توپون کا منہ بخط مستقیم ہوگومنٹ
پر کھولدیا - سوکھی گھانس کا ایک بڑا ڈھیر لگا تہا جس مین فوراً آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہوئے

اور عمارتون کو بھی آگ لگ گئی - یہہ محصورین جو اس مکان مین اتنک حملہ آورون کی وجہہ سے نہایت تنگ ہورہے تھے - اب دوسرے اور نہایت سخت آفت کا سامنا ہوا مگر مجبوراً اعلا وہ مصائب سابقہ کے شعلون کی تابش اور دہوئین کی تکلیف برداشت کرنی پڑی اور اوپر سے گولے برسنے شروع ہوئے - مگر اون کی بہادری ایسی تھی کہ ان خارجی دباؤن سے موثر نہین ہوسکتی تھی - موت کا بازار گرم تھا جس سے محصورین کی تعداد تو آناً فاناً کم ہوتی گئی مگر کسی جنگی کارروائی سے اون کی بہادری اور مستقل مزاجی مین فرق نہین آیا - چنانچہ ایک طرف تو اون کے بدنون سے خون جاری تہا اور دوسرے جانب تیغ زنی اور تفنگ بازی مین مصروف تھے -

زیقین کو وقتاً فوقتاً تمام سہ پہر کو کمک پہونچتی رہی اور درآن حالیکہ دوسرے جگہہ نہایت سختی سے جنگ ہورہی تھی مگر ہوگومنٹ مین تو آٹھہ بجے رات تک بند ہی نہین ہوئے بعد آٹھہ بجنے کے یہان اور دوسرے جگہہ آج کی لڑائی کا خاتمہ ہوا - مگر حالت مین بالکل فرق نہین ہوا - چنانچہ سخت سخت حملے اون دیوارون پر اور اونکے ترکی بہ ترکی جوابات برابر رات تک ہوتے رہے - یہان تک کہ فریخ حملہ آور نے محافظین کی تعداد کو بہت گھٹا دیے لیکن بالکل کامیاب بھی نہ ہوسکے اور اسی حالت مین انہین چھوڑ کر واپس گئے - اس جنگ مین ولنگٹن کے آٹھہ سو سے زیادہ آدمی مجروح یا مقتول ہوئے اور نپولین کے چار ہزار آدمی - اس ڈفنس کی جو زیادہ وقعت کی جاتی ہے اوسکا

ثبوت لارڈ وڈلی کے خط سے ملتا ہے جسمین لکھا ہے کہ بلجین کے کسانون کے باغ کی یہہ دیوار یورپ کے محافظ ادلشیتا تھی اور غالبًا بنی نوع انسان کی خوش قسمتی کا یہہ نتیجہ ہے کہ اس مکان پر اس طرح قبضہ کیا گیا۔

دوسرا حملہ

لاہے سنٹ

لاہی سنٹ کوئی مستقل مقام بجائے خود نہین ہے بلکہ وہ ایک فرزعہ ہانٹ سنٹ جان سے ۲۷۵ گز کے فاصلے سے واقع ہے۔ یہہ مقام بروسلس کی سڑک سے مغرب کی جانب اوسیکے متصل ہے۔ اِس مین چند اینٹون کے مکانات اور باغ اور جھاڑی مثل مقام مسبوق الذکر کے واقع ہے۔ مکانات کی مشرقی دیوار دو سو فیٹ تک لمبی شمالی حصے تک چلی گئی ہے تاکہ اوس سے متصلہ پائین باغ کی حفاظت ہو جسکے اطراف مین جھاڑی لگی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہہ مقام ہوگومنٹ سے بہت چھوٹا ہے مگر پایہ تخت کی سڑک اور ولنگٹن کے صدر مقام سے نزدیک ہونے سے اِس کی قیمت کچھہ کم نہ تھی چنانچہ ولنگٹن نے اِس مقام پر ۱۷ تاریخ کی شب کو قبضہ کر لیا تھا کرنل بیرنگ چار سو آدمیون سے مکانات پر قبضہ کئے اور تھوڑی دور شمال کی جانب سڑک جھاڑیون کے پیچھے اور سڑک کی مشرق جانب بکٹین کے آدمی تیار پڑے ہوئے تھے اور سڑک کی مغرب جانب ایک دہرا ڈویژن زیر کمانڈ الٹن مستعد تھا۔

نپولین جنگ آزما نے ڈیرہ بجے اس مقام پر حملہ شروع کیا۔ آج کا حملہ محاربہ عظیم ہے کیونکہ نپولین نے یہہ تجویز کی کہ انگریزی افواج کے قلب پر حملہ کر کے اوسکو دو پارہ کر دین یعنے ولنگٹن اور بلوچر کے سلسلے کو منقطع کر کے متحدہ قوت توڑ دین اور ولنگٹن کی فوج کو رکٹر سے پچھم کیطرف ہٹاکر پیچھے کی قطارون کو کاٹ دین۔ اوسکی یہہ تجویز اوسکی تیاری اور ارادے کے موافق تھی پچیس ہزار فوج جس مین کلر مین کے سوارون کا ایک دستہ شامل تھا زیر کمانڈ کونٹ ڈی آرلن اس حملے کے لئے منتخب کیگئی۔ اور جسوقت کہ ہوگومنٹ مین لڑائی ہورہی تھی اس جنگی ممتاز جماعت نے وادی مین ۷۸ توپین لاکر لاہی سنٹ سے صرف ڈہائی سو گز کے فاصلے سے جمادین اور وقت مذکورہ بالا پر پکٹن کی فوج اور متصلہ مکانات پر بڑے زور شور سے گولہ باری شروع کردی۔ اوران سخت توپون کی مار کے ساتھہ ہی ساتھہ ڈی آرلن کے پیدل سپاہی کالم در کالم حملے کے لئے آگے بڑہے۔ اور ہر کالم سے قلیل الوزن جوانون کا ایک حصہ علیحدہ ہوکر ۱۲ سو گز تک لاہی سنٹ سے جانب شرق پہیل گئے۔ اور بآواز بلند شہنشاہ کی عمر درازی کہتے ہوئے اکٹھے ہوکر دبدبے سے لڑائی کے لئے حملہ کیا۔ بندوقون کی جانبین سے اسقدر تڑاتڑ ہورہی تھی کہ لڑنے والون کی صدائے بلند کچہہ بھی نہ سنائی دیتی تھی۔ جنرل نے جو ہوگومنٹ سے ایک بریگیڈ لایا تھا اوسنے بیرنگ کے دستہ فوج پر لاہی سنٹ مین حملہ کیا۔ اور اسقدر

گولیون کی بارش کی کہ بیرنگ کے آدمی اپنے کشتون اور زخمیون کو چھوڑ چھاڑ باغ سے بہاگ گئے۔

مگر بیرنگ کے آدمی پورانے جنگ آزما تھے۔ اِن لوگون نے ولنگٹن کی ماتحتی مین جنگ پنینشولا ناموری کے ساتھہ کی تھی۔ بہر حال جب یہہ باغ سے نکال دیئے گئے جس طرح ان کے ساتھی گذشتہ جنگ ہوگومنٹ سے بہگادے گئے تھے تو یہہ مکانات کے اندر گھس آئے اور جلدی جلدی دروازون اور دوسرے آمدورفت کے راستون کو پتھر دیکے بند کرکے اپنے تئین محفوظ کرلیا۔ اور اوپر سے اس قدر گولیان برسائین کہ ان کے دشمن انہین وہان سے نکال نہ سکے۔ اور جب فرنچ نے دیکھا کہ اس مکان سے یہہ لوگ بالفعل نکل نہین سکتے تو ایک حصّہ فوج کو تو اِن کے مقابلے مین سرگرم چھوڑکر باقی زبردست حصے کو لیکر مانٹ سنٹ جین کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئے۔ اس موقع نازک پر ڈچ اور بلجین کے متفقہ بریگیڈ زیر کمانڈ بائی لینڈ بکٹین کے فوج کے حصّہ یسار کے آگے تعینات تھا۔ اس بریگیڈ پر جون ہی فرنچ کی آگ برسنی شروع ہوئی اوس سے گھبراکر اور فرانسیسیون کو فتحیاب صورت مین آگے اور اپنے سے بہت قریب ہوتے ہوئے دیکھکر ایسا مضطرب الحال ہوا کہ بڑی بدحواسی کے ساتھہ پہاڑون مین بہاگ گیا۔ مجبوراً پکٹن کی فوج سے مقابلہ ہوا جسکو ایک دو دن پہلے کوارٹر براس مین بہت نقصان ہوچکا تھا۔ اور آج ۳۴۷۱ آدمیون سے

بہ مقابلہ فرنچ جنکی تعداد تیس ہزار تھی جنگ کا سامنا ہوا - مگر یہ گروہ ایسے اہم وقت
پر کام آنے والا تھا - کیونکہ پہلی کی جنگون مین یعنے پنینشولا مین اس حصہ فوج
نے ناموری حاصل کی تھی اور اب اوسی حصہ ناموری کو اور توسیع دینا منظور ہے
جب پکٹن نے دیکھا کہ فرنچ آگے بڑہتے آتے ہین تو اسنے اپنے کل آدمیون
کو جھاڑیون اور غلون کے کھیت مین چھپالیا اور جب فرنچ بڑہتے بڑہتے
۳۰ گز کے فاصلے پر آرہے تو یکایک آتشباری کر دی فرنچ اس ناگہانی حملے
سے مجروح ہوکر اور جھاڑیون سے راہ گذر نہ دیکھکر مشرق کی جانب بڑہے پکٹن نے
موقع مناسب دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر چلایا کہ ایک اور بارہ مارو اور پھر حملہ کرو
کرو - چنانچہ ایک باڑہ اور مارکر اور جھاڑیون سے ہوکر کرچ سے حملہ کیا - پانچ منٹ مین
فرنچ پسپا ہوے - اور فتح بالکل یقینی تھی کہ ایک تازہ مصیبت آپڑی ڈچ اور
بلجین کی متفقہ فوج کے فرار ہونے سے بہت وسیع راستہ کہلگیا تھا - اسی راستے
سے فرنچ کی فوج کا ایک حصہ پیدل ولنگٹن کے قلب فوج پر آگھسا - چنانچہ جسوقت
پکٹن جھاڑیون سے اپنے آدمی کولیجا رہا تھا فرنچ کی ایک گولی اسکی پیشانی پر
ایسی کاری لگی کہ وہین ٹھنڈا ہوگیا - اوسکی فوج بھی فرانسیسیون کے متواتر اور
پے در پے مسلسل حملون سے پریشان ہوگئی تھی - اور نتیجا بالکل کے ساتھہ فرنچ
اون کی قطارون مین برابر چلے آرہے تھے اور پکٹن کی لاوارث فوج بطور خود

ایسے نازک موقع پر کوئی صف بندی اطمینان سے جنگ کے قابل نکر سکتی تھی
یہہ حالت ایسی ہو رہی تھی کہ جنگ کا فیصلہ مشتبہ ہو رہا تہا - مگر ولنگٹن یہہ تمام
کارروائی دور پہاڑی پر سے بیٹھا ہوا دیکھہ رہا تہا - اوسنے دیکھا کہ فرنچ بڑھ
رہے ہین اور اوسکا قلب بہت خطرناک حالت مین پہونچگیا ہے - چنانچہ گھوڑے
پر سوار ہوکر اپنی ریزرو فوج کو جو اس وقت قابل جنگ دستیاب تھی حملہ کرنے کا حکم دیا
اس محفوظ (رزروڈ) فوج کے کمانڈر لارڈ اکسبرج - لارڈ سومرسٹ
اور ولیم پونسنبی تھے - لارڈ اکسبرج کو افضلیت دی گئی - اور وہ تمام
محفوظ فوج لیکر بعجلت تمام آگے بڑہے اور لڑائی شروع ہوگئی - یہہ موقع محض شمشیرزنی
کا تہا - تلوارین چارون طرف چمک رہی تہین دست بدست لڑائی ہو رہی تھی - آدمی
آدمی سے - گھوڑا - گھوڑے سے مقابل تہا - اور سپاہی اور افسر مین کوئی تمیز باقی نرہگئی
تھی - فرنچ سوارون کے پاس لمبی لمبی تلوارین تہین جنسے اون کو بڑا فائدہ اس موقع
پر ہوا - وہ دوسرون پر وار کرتے مگر اون کی آنچ اپنے اوپر نہ آنے دیتے
اسکے سوا فولادی زرہ پہنے ہوئے تھے - مگر انگریز دشمنون کی صف مین گھس
گئے - اگرچہ کسیقدر زخمی بھی ہوتے رہے مگر اپنے قوی الجثہ گھوڑون اور آدمیون
سے فائدہ اوٹھایا - اس خون ریز اور سخت لڑائی کا خاتمہ جلد ہوگیا - دیر تک قیام
نہین رہا - آج جس قدر دست بدست لڑائیان ہوئین مع اس لڑائی کے سب مین

انگریزون کو فتح حاصل ہوئی فرنچ سوارون کے پیر اکھڑ گئے۔ اور پہاڑی کے نیچے اوتر گئے جہان سے وہ قبل جنگ بڑے اطمینان کے ساتھ چڑہے تھے۔ مشرق کی جانب ایک تہ آب گڈھا تھی جس کا علم فرنچ کو پہلے سے نہ تہا۔ جب اوسکو عبور کرنے لگے تو اون کی فوج منتشر ہوگئی اور اس حالت مین سومرسٹ مذکورہ بالا کی فوج سے ایک ایسی جہپٹ ہوگئی کہ اس مین بھی فرنچ کا بہت نقصان ہوا۔

اسیقت پونسنبی کے سوارون کو ایک دستہ فوج پیدل سے سخت مقابلہ ہوا جو کرچون سے مسلح تہا۔ مگر ادہر یہہ سوارون کا گروہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے آمادہ تہا فرنچ فوج نے ایک مرتبہ جو گولیون کی بارش کی تو ایکبارگی بہت سے گھوڑے بے سوار نظر آنے لگے۔ مگر بقیتہ السیف حملہ کنان دشمنون مین گھس گئے اور مارتے پیٹتے خون آلود دشمنون کو پہاڑی کے نیچے کر دیا۔ اور لاہی سنٹ کے آگے تک فرنچ مفرورون کا تعاقب کیا۔ اور فرنچ کی توپ خانے پر جا گرے اور گولہ اندازون کو تہ تیغ کرہی رہے تھے کہ ناگہان ایک پہلو سے فرنچ زرہ پوش سوار نیزہ ہاتھون مین لئے ہوئے آپڑے کہ انگریزون کو بہت نقصان کے ساتھ اپنی لین مین واپس بہاگ جانا پڑا جن مین بہادر جنرل پونسنبی اور کرنل ہملٹن بھی تھے۔

نپولین کا دوسرا حملہ پورے ایک گھنٹے تک رہا۔ مگر اس حصے مین دونون طرف سے خون کے دریا بہہ گئے۔ لیکن ساڑھے تین بجے اس حملے کا ناکامیابی کے ساتھ

خاتمہ ہوا۔

تیسرا حملہ

قلب فوج انگریزی

لا ہے سنٹ کا فتح ہونا

اگرچہ نپولین کو متواتر دو حملون مین ناکامی ہوئی مگر وہ کسیطرح دل شکستہ نہین ہوا۔ اور تازہ بتازہ ہمت و جرات کے ساتھ اوسنے تیسرا حملہ قلب فوج انگریزی پر کیا۔ اور یہہ ارادہ کیا کہ مانٹ سنٹ جین کی پہاڑی گولہ باری سے زمین دوز کر دیجائے۔ اوسنے جنرل پائر کو جو پرنس جرومی کی ماتحتی مین تھا حکم دیا کہ ہوگومنٹ کے باغ اور مکان پر گولہ باری کرے جس سے یہہ مقصود تھا کہ انگریزی فوج کے حصۂ میمنہ کو صدمہ پہونچایا جائے اور جب ولنگٹن اوسکے بچانے کو قلب لشکر سے مدد بھیجیگا تو قلب کمزور ہوجائیگا اور اوسپر حملہ کیا جائے گا۔ چنانچہ گولہ باری ہوتے ہی ہوگومنٹ کے مکانات وغیرہ مین آگ لگ گئی جس سے علاوہ مکانات کے وہ زخمی سپاہی جو ماسبق کی لڑائیون مین بیکار ہوکر اس مقام مین بنظر حفاظت و علاج لائے گئے تھے جلکر خاکستر ہوگئے۔ مگر ان واقعات سے بھی محصورین دل شکستہ نہین ہوئے۔ ڈیوک آف ولنگٹن نپولین کی ان چالون سے دہوکے مین نہین آیا۔ صرف جنرل گرینسٹ کے تحت مین ایک دستہ سوارون کا فرنچ کی نقل و حرکت دیکھنے کے لئے بھیجدیا تھا۔

اسوقت جبکہ بقول ڈیوک ۲/۱ ۱ بجے تھے اور بقول نپولین ۳ بجنے کا وقت تھا نپولین نے دو دستہ فوج کے اِس غرض سے بھیجے کہ لاہی سنٹ پر جو اتک ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا حملہ کر کے لے لین - یہہ لوگ چیدہ اور بڑے بہادر تھے - ہاتھون مین تبر لئے ہوئے اِس بڑے دروازے کو توڑنے لگے جو چار لرائی رکٹر پر واقع تھا - اور انہین کے ساتھیون مین سے دوسرون نے پشت کے دروازے پر حملہ کیا - مگر محصورین نے جی توڑکر اس قدر گولیان برسائین کہ یہہ لوگ واپس ہوکر باغ مین محصورین کی زد سے دور نکل گئے - مگر پہر از سرنو حملہ شروع کیا - پہر دوسری مرتبہ یہہ لوگ بھگادئے گئے اور پہر اودہر سے حملہ ہوا - اور آتشزنی بار ثانی ہوئی - لیکن جرمنی بہادرون نے ہر مرتبہ آگ بجہادی - میجر بیرنگ کو دو مرتبہ کمک بھیجی گئی مگر اسکے تحت کے آدمی جلد جلد لقمۂ اجل ہوتے جاتے تھے اور ہر حملے مین اونکے گولہ بارود مین کمی آتی گئی - اور آیندہ کی امداد فرنچ سوارون نے روک دی -

جون ہی انگریزون کی طرف سے آتشباری مین سستی نظر آئی فرنچ کی آگ بڑہ کی - وہ دروازہ توڑکر اندر گہس آئے اور چہت پر چڑہکر محصورین پر نہایت سخت گولیون کی بارش کی - ایک جانب تو فوج کی کمک بند ہوگئی دوسری جانب حملہ آورون کی تعداد بہ مقابلہ محصورین کے بدرجہا زیادہ ہوئی لطف یہہ کہ گولہ بارود وغیرہ بھی خرچ ہوگیا تھا نتیجہ یہہ ہوا کہ تاب مقابلہ نہ لاسکے فرنچ فتح کی صدا بلند کرتے ہوئے پہاٹکون اور دروازون کو گرادیا - اور گولیون یا برچھیون سے محصورین کا ایک ایک کرکے شکار کیا - صرف چند جرمنی دیوارون

پر چڑہکر گیہون کے کھیتون مین سے بہاگ کر جان بر ہوئے۔ فرنچ کو بہت بڑی خونریزی کے بعد عظیم کامیابی بھی ہوئی۔

چوتہا حملہ

سوارون کا سخت حملہ

چونکہ گذشتہ حملہ مین انگریزی فوج پیدل نے سختی سے مقابلہ کیا تہا اسلئے جوش مین آنکر نپولین نے ارادہ کیا کہ سوارون کے عظیم الشان حملے سے مانٹ سنٹ جان پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ چنانچہ بارہ ہزار چیدہ سوار جو ایسے عمدہ سلاح جنگ سے مسلح اور اس قدر زیادہ تعداد مین تھے کہ پچھلے زمانہ یورپ مین ایسے سوارون سے کسی نے حملہ نہین کیا۔ اور یہہ کل فوج آتش مزاج مارشل نے کی تفویض ہوے آدہے گھنٹے تک تو یہہ دستۂ سواران برابر بڑہتا گیا مگر ٹہیک چار بجے فریق ثانی کی طرف سے ایک ایسے سخت گولون کی بارش ہوئی کہ یہہ بڑہتا ہوا کالم چند ان منتشر ہو گیا۔

لاہی سنٹ سے ہوگومنٹ تک سوارون کی ٹوپیون کے پر (ٹوپیون پر پرون کا طرہ تہا) ہوا مین اوڑ رہے تھے گویا طرون کا ایک دریا بڑے لطف کے ساتھ لہرین مار رہا ہے۔ اور لمبی لمبی چمکتی ہوئی تلوارین جو ہاتھون سے بلند کئے ہوئے تھے۔ لطافت کے ساتھ اپنا جلوہ دکھلا رہی تہین۔ یہہ مسلح و مہذب سوارون کا گروہ سیدہے قلب فوج انگریزی کی طرف بڑہ رہا تہا اور نے کا پرشان دستہ سواران

اون کا تفصیلی تذکرہ اِس موقع پر چندان مزوں نہین ہے۔

آخری حملہ

پچہلے حملے مین انگریزی توپ خانے کا بڑا حصہ بیکار ہوگیا تہا اور لڑنے والے بہی اِس درجہ کم ہو گئے تھے کہ ہر طرف خوف چہایا ہوا تہا۔ اور غالب ہے کہ اگر فرنچ کی طرف سے ایک حملہ اور ہوا ہوتا تو سب باتون کا فیصلہ ہوگیا تہا۔ جنرل سے نے اپنے کل جنگی آدمیون کو جمع کیا لیکن نپولین سے چند پیدل اور رسالے مانگے تاکہ جی توڑکر آخری حملہ کرین مگر بدقسمتی سے نپولین فوراً اوسکی خواہش کی تعمیل نہ کرسکا۔ شام کو چہہ بجے جرمنی فوج کا ایک حصہ جو بلو نامی جنرل کے زیر حکم تہا میدان کارزار مین نمود ہوا۔ اور نپولین کے حصہ میمنہ او عقب کے جانب بڑہتا ہوا معلوم ہوا۔ یہہ حالت فوراً توجہ طلب معلوم ہونے سے شہنشاہ نپولین نے لباؤ نامی جنرل کے ماتحتی مین دس ہزار آدمیون کو اِس ہدایت کے ساتہہ بھیجا کہ یا تو اس جرمنی فوج کو آگے بڑہنے سے روکو یا جنگ کرکے لپسپا کردو۔ چنانچہ نپولین اِس جدید خطرے کا حتے الوسع بند وبست کرکے آخری حملے کیطرف متوجہ ہوا۔

آج کی یہہ حالت ولنگٹن اور نپولین دونون کے لئے نازک اور خطرناک تھی اور جنگی توتون کا دونون جانب ایسا مساوی وزن تہا کہ کسی جانب ایک تنکے کی بہی گنجایش نہ تھی۔ اور اسقدر خفیف تدخلہ یا تخرجہ سے فتح وشکست کسی ایک فریق کی متصور تھی۔

نپولین نے دیکھا کہ جرمنی فوج گروہ در گروہ ساعت بہ ساعت اوسکے حصہ میمنہ پر بڑہتی جاتی ہے اس لئے اب کوئی موقع تساہلی کا باقی نہین رہا۔ نارکفت سر پر موجود تھا اوسنے سوچا کہ قبل اسکے کہ جرمنی کی بقیہ فوج میدان مین جمع ہو ولنگٹن کا جلد خاتمہ کر کے میدان جنگ سے اوسے باہر نکال دینا چاہئے۔

سات بجے شام کو جب کہ کسیقدر شام کی تاریکی چھا گئی تھی۔ نپولین نے کل جنگ آزمودہ فوج کے ساتھ عام حملے کا حکم دیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بے بہا امپیریل گارڈ کو بھی جھونک دیا۔ نے اس حملے کا سر گروہ تھا اور اس مین کچھ شک نہین کہ اس شہنشاہی کے آخری وقت مین جس بہادری اور دلدہی سے یہہ لوگ لڑے اس سے اون کی اگلی فتحمندیون کا ایک ثبوت ملتا ہے۔ لیکن قضا و قدر نے اون کا اور اون کی اعلے حکمران کا فیصلہ کر دیا تھا قسمت نے اونکو جواب دے دیا تھا۔ چنانچہ جب کہ فرنچ اس مہلک پہاڑے پر حملہ کنان چڑہ رہے تھے تو دوسرے جانب سے بڑی سخت توپون کی مار ہوئی۔ اور یہہ لوگ بڑی بہادری اور مستقل مزاجی سے اون موت کے پیامون کو قبول کرتے رہے۔ ایک آخری حملہ بیپیر کے توپخانے سے اس شدت کا ہوا کہ سر گروہ کا خاتمہ ہو گیا مگر تاہم وہ لوگ آگے بڑہتے ہی گئے اور رفتہ رفتہ توپون پر چھاپا مارا اور لیلیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی کا نتیجہ انہین حملہ آورون کے حق مین مفید ہوا فرنچ تیغ آزماؤن نے کسی دشمن کو اپنے روبرو نہ ٹھیرتا پایا۔

سے حملے کے لئے آگے جارہا تہا۔

رفتہ رفتہ آگے بڑہکر اس حملہ اور سوارون کی رفتارین تیزی ہوئی۔ اورجب پہاڑی کے قریب پہونچے تو گیلپ (دہاترک) بہگاتے ہوئے لائڈ اور کلیو کے توپخانون پر ٹوٹ پڑے جنکے توپخانون سے پہلے ہی سے جبکہ وہ بڑہ رہے تہے گولہ باری ہورہی تہی۔ مگر فریخ اس سے کچہہ زیادہ متاثر نہ ہوئے۔ اور کل بارہ توپین چہین لین اور صدائے فتحمندی بلند کرتے ہوئے فریخ فوج بڑے ہی زور شور سے انگریزی امدادی فوج پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑے مگر ولنگٹن کی فوج بہی آمادہ اور مستعد کارزار تہی۔ چنانچہ بعجلت ممکنہ اسکی فوج کے تین حلقے[1] (ہالو اسکوئر) قایم کئے گئے اور افسران حلقون کے اندر تہے۔ ادہر جنرل سنے کے سوارون کا یہہ حال تہا کہ حملہ ہر چیز پر کرتے تہے مگر ڈرتے کسی سے بہی نہ تہے۔ ان لوگون نے بے تحاشا حلقون پر حملہ کیا جو چارون طرف سے آتشباری کررہے تہے اور پستولون (تپنچہ) سے حملہ کرنے کے بعد تلوارون سے بڑی خونریزی کے ساتہہ ان لوگون کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔ یہہ دن موت کے عید کا دن تہا۔ یعنے بلا امتیاز افسر و سپاہی لوگ تہہ تیغ بے دریغ ہورہے تہے۔ ہر سکنڈ مین بیسیون آدمی جانبین سے ضایع ہوتے تہے مگر جوان پیدل بہت دلیری سے مستقل کہڑے رہے

[1] فوجی قواعد کی اصطلاح کے بموجب پیدل فوج سوارون کی حملے کے وقت حلقہ باندہ لیتے ہین جسکو قلعہ فوجی بہی کہتے ہین۔ قلعہ یا حلقہ سوارون کے حملے سے کہین نہین ٹوٹتا بلکہ حملہ آور بالضرور مارے جاتے ہین۔ حسن

اگرچہ فرنچ سواران روشن حلقون کے گرد اور بعض مرتبہ حلقون کے درمیان مین گھس گھس دشمنون کا شکار کرتے رہے مگر اوسوقت ان لوگون نے بھی دل مین یہی ٹھان لیا تھا کہ اپنے دشمنون مین مرجانا ہی بہتر ہے۔ انسانی جرات اور استقلال کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ چنانچہ فرنچ جلد منتشر ہوکر پیر اکھاڑ دیے تاہم تین مرتبہ جنرل نے نے اپنے سوارون کو اکٹھا اور درست کرکے اور کمک بہم پہونچا کر انگریزی حلقون پر حملہ کیا۔ اور تینون مرتبہ ولنگٹن نے اپنی مضبوط لائین سے اس عظیم الشان حملون کو اسطرح روکا جسطرح بحر مواج کے طوفان خیز موج کسی ساحلی پہاڑی سے ٹکر کھاتی ہین۔ یہان تک کہ ساڑھے پانچ بجے شام کو ان قیامت نما جنگی موجون کا زور ٹوٹا اور فرنچ سواران حلقون کو نیم مردہ آغوش موت مین چھوڑ کر چلے گئے۔

اگرچہ اس خون ریز حملے کی نسبت فرنچ کا بیان خلاف مین بہت مبالغہ آمیز ہے مگر اس مین کوئی شک نہین ہے کہ اس حملے مین کوئی انگریزی حلقہ کلیتاً تباہ و نیست و نابود نہین ہوا تھا۔ چوتھا حملہ اسطرح بالآخر ناکامی کے ساتھہ ختم ہوا۔

اس کل حملے کی مدت مین فرنچ کے متفرق گروہ ولنگٹن کے تمام فوجی لائن پر جو ہوگومنٹ سے پیپ لاٹ تک پھیلی ہوئی تھی برابر حملہ کرتے رہے۔ اور اگرچہ ان متفرق حملون سے ولنگٹن کی فوج کو جو بہت کمزور ہوگئی تھی بہت بڑا خطرہ تھا مگر چونکہ یہہ حملے خود ترتیب کے ساتھہ نہ تھے اسلئے

مگر تھوڑی دور پر چند سوار نظر آئے۔ ان مین سے ایک ولنگٹن تھا جسکے زیر کمانڈ پیدل
فوج انگریزی غلے کے لمبے لمبے پودھون مین پوشیدہ تھی اور جبکہ فرنچ اپنی کرچون
کو گراتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو ایکبارگی ولنگٹن جو آہنی کہلاتا تھا چلایا۔ اپ
گارڈز اینڈ ایٹ دِم یعنے اوٹھو اور انپر حملہ کرو۔ یہہ سنتے ہی یہہ مخفی گروہ جو گویا زمین کے
اندر چھپا ہوا تھا اچھل پڑا اور ایک ایسا سخت حملہ گویا یون کا کیا کہ تین سو آدمی ایک ہی وہلہ مین
کھیت رہے اور بعدہ کرچ لیکر ٹوٹ پڑے۔ نپولین کے پرانے سپاہی بھی بڑی بہادری سے
تھوڑی دیر تک لڑتے رہے مگر انگریزون کے روبرو کچھہ نہ چلی۔ اور بالآخر اِس بریگیڈ سے
بمشارکت ایک دوسرے بریگیڈ کے فرنچ کو شکست ملی۔ اور اسیطرح سے اِس فوج کا ایک
دوسرا کالم دوسری جگہہ جو اِس جنگ گاہ سے قریب تر تھا پسپا ہوا۔ اور جب انگریزی توپخانون
کی بدولت فرنچ کا بہت کچھہ نقصان ہو چکا تو بقیۃ السیف پہاڑی کی چوٹی پر جا پہونچے مگر
بدقسمتی سے وہان بھی شکست اور ہلاکت کے سوا اور کچھہ نہ ملا۔ ایمپیریل گارڈز (فوج شاہی محافظ)
کی شکست سے تمام فرنچ فوج مین بے دلی اور ہزیمت کے آثار پیدا ہو گئے اور چند لمحون کے بعد
نقصان کے ساتھہ واپسی اختیار کی۔ خود نپولین نے اپنے چند اولڈ گارڈ کو وادی منصلہ
مین جمع کرکے باقاعدہ مخالف فوج کے فتوحات کو روکنا چاہا۔ مگر ایسے وقت مین
کچھہ مفید نہ ہوا۔ جرمنیون نے لوباؤ کی لائن کو شکست کر دیا۔ اور ولنگٹن نے عام
حملے کا حکم دیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ میدان جنگجو جوانون سے صاف ہو گیا اور کشتون کے

پہنچنے لگ گئے اور رات کو دس بجے ولنگٹن اور بلوچر نے ایک دوسرے سے جوش

مسرت کے ساتھہ ہاتھہ ملائے باہم فتح وظفر کی مبارکبادیان ہوئین ۔

نپولین کا نیر اقبال افق ہزیمت مین غروب ہوگیا۔ اوسکی فوج جرمنیون کے سخت

تعاقب سے صبح ہوتے ہوتے نیست و نابود ہوگئی ۔ اور نپولین شہنشاہ بے فوج کا کیا حال

ہوا ۔ وہ لاچار خوف زدہ اور گرفتار ہوکر جزیرہ سنٹ ہلینا مین مقید کرکے بھیجدیا گیا۔ یہان تک کہ

اوسی جزیرے مین اوس کا خاتمہ ہوگیا ۔

نقصانات افواج متفقہ کا نقصان بشمول مجروح و مقتول و مفرور ۲۲۲۲۸ آدمی ہے

اس مین خاصکر انگریزی فوج کے امتیاز کی یہہ بات ہے کہ بدرجہٗ اوسط ہر چار آدمیون مین سے

ایک آدمی یعنے چہارم حصہ میدان کارزار مین کام آگیا ۔ افواج فرانس کا جو نقصان ہوا

اوسکی تنقیح صحت کے ساتھہ کبھی نہین ہوئی ۔ متوسط اندازہ مقتول اور مجروح اور قیدیون کا

تیس ہزار تک ہے ۔ ان کی کل توپین بھی ضایع ہوئین ۔ افواج موجودہ جنگ کی

پوری فہرست درج ذیل ہے ۔

افواج نپولین

نپولین کا امپیریل گارڈ (شاہی محافظ فوج)	۲۱ ہزار آدمی	۹۶	توپ
پہلی فوج پیدل زیر کمانڈ ڈی آرلن	۲۰ " "	۴۶	"
دوسرے " " ریلی	۲۴ " "	۴۶	"

تیسرے فوج پیدل زیر کمانڈ وانڈامی	۱۹	ہزار	آدمی	۳۸ توپ
چوتھے " " جرارڈ	۱۶	"	"	۳۸ "
پانچویں " " لوباؤ	۱۰ ہزار پانسو			۳۲ "
	۱۱۰۵۰۰	"	"	۲۹۶ "

محفوظ فوج سواران

پہلی فوج زیر حکم لفٹننٹ جنرل پجول	۳۰۰۰	ہزار	آدمی	۱۲ توپ
دوسرے " " اکسلیمن	۳۲۰۰	"	"	۱۲ "
تیسرے " " سکلرمین	۲۶۰۰	"	"	۱۲ "
چوتھے " " ملہاد	۳۵۰۰	"	"	۱۲ "
	۱۲۳۰۰	"	"	۳۴۴ "
انجنیر	۳۵۰۰			
	۱۲۶۳۰۰	"	"	۳۴۴

افواج ولنگٹن

پہلی فوج زیر حکم پرنس آف آرنج	۲۵	ہزار	آدمی	۴۸ توپ
دوسرے " لارڈ ہل	۲۴	"	"	۴۰ "
محفوظ فوج " ولنگٹن	۳۸	"	"	۶۴ "

سوار زیر حکم ارل آف اکسبرج	۱۴	ہزار پانسو	ادمی	۴۴	توپ
	۱۰۱۵۰۰	″	آدمی	۱۹۶	توپ
انجنیر اور قلعہ بند	۴۵۰۰				
	۱۰۶۰۰۰	″	آدمی	۱۹۶	توپ

افواج بلوچر تاکیسر بالا

پہلی فوج بماتحتی جنرل ون زیٹن	۳۱	ہزار	آدمی	۹۶	توپ
دوسرے ″ ″ ون پرچ	۳۲	″	″	۸۰	″
تیسرے ″ ″ ون سیلمین	۲۴	″	″	۴۸	″
چوتھے ″ ″ کونٹ بلو	۳۰	″	″	۸۸	″
انجنیر	۷	″			
	۱۲۴۰۰۰	″	″	۳۱۲	توپ
کل فوج جانب انگلشیہ	۲۳۰۰۰۰	″	″	۵۰۸	″

راقم
حسن

مالگذاری کیا چیز ہے

نہایت قدیم زمانے مین جب کہ بادشاہت کا سان گمان بھی نہ تہا یہان کے راجاؤن اور چھوٹے چھوٹے سرداروں وغیرہ کا یہہ دستور تہا کہ اپنے راج یا علاقے کے کاشتکاران اراضی سے ہر ایک مزروعہ کہیت کے پیداوار پر کچھہ حصہ لیا کرتے تھے ۔

ہر قسم کی پیداوار مین جو سرکاری حصہ ہوتا ہے اوسکا تذکرہ سنسکرت کی کتابون مین ہے اسلئے ہم اس مالگذاری کے بیان کو آریا قوم کے راجایان ہندستان سے شروع کرتے ہین جب آریا قوم کا ایک بڑا حصہ پنجاب سے گذر گیا ۔ اور جمنا اور گنگا کے میدانون مین رہنے لگا تو اونہون نے علم ادب قانون اور فلاسفے کو ہی نہین رونق دی بلکہ تدابیر سلطنت اور مالگذاری کے آئین بھی صاف صاف جاری کردیے جس سے قومی قرون اور جتھون کا اثر بھی اچھی طرح سے دکھائی دیتا ہے ۔ چھتری ذات کے لوگون مین سے راجہ ہوا کرتا تہا جسکے ماتحت کچھہ سردار ملک کے حصون کا انتظام کیا کرتے تھے ۔ برہمنون کی ذات مین سے وزیر اور درباری مشیر ہوتے تھے ۔ مزروعہ آراضی کی پیداوار مین سے جو

راجہ کو حصہ ملتا تھا وہ ہی خزانے کی آمدنی کا جزو اعظم تھا -

آریا لوگون سے پہلے ہندوستان مین اور راجہ بھی ایسے گذرے ہین کہ جنھون نے ایک حد تک ملک کا انتظام کیا تھا مگر یہ ناقص انتظام صرف اس طرح کا تھا جیسا کہ کسی خاندان یا قبیلے کے بزرگ کیا کرتے ہین - ان کا حال ہم کو ایسا صاف صاف نہین معلوم ہوتا کہ جس سے مالگذاری یا پیداوار کا کوئی حصہ لینا ثابت ہوتا ہو تاہم ممالک متفرقہ اور ممالک متوسط اور دکن مین کل جنوبی حصہ شامل ہے - اور جہان جہان ڈر آور راجہ حکومت کرتے تھے اس بات کا پتہ ملتا ہے کہ حصہ سرکاری مین زر نقد یا حصہ پیداوار کے لینے کی عوض خود آراضی کا ایک حصہ راجہ اپنے قبضے مین رکھتا تھا اور اپنے غلامون کے ذریعے سے کشت کار کروا کے اوسکا محاصل خزانے مین داخل کروا تا اسطرح سرکاری زمینون کے آثار ابی تک کئی جگہہ پائے جاتے ہین - پیر تو رفتہ رفتہ آریا لوگون کے قانون کے باعث سے یا کسی اور سبب سے سرکار سے حصہ پیداوار سے وصول ہونے لگا البتہ بعض لوگ جیسے پروہت اور قدیمی رہنے والے اور گائون کے مکھیا وغیرہ سرکار سے مطالبے سے مستثنیٰ ہوا کرتے تھے جو اس زمانے تک انعام دار کے نام سے مشہور ہین -

اس پیداوار کے سرکاری حصے کی ابتدا کچھہ ہی کیون نہ ہو اس مین تو کسی طرح سے شک نہین کہ قدیم زمانے مین اسکا علے العموم دستور ہو گیا تھا - منو کے قوانین مین بھی اسکا ذکر اسطرح ہے کہ جیسے کوئی دستور بہت قدیم سے چلا آتا ہو - کل پیداوار مین سے یعنے خرمن گاہ پر

غلہ کے ڈہیر مین سے چہٹا حصہ سرکار مین لیا جاتا تہا۔ اور لڑائی وغیرہ کی ضرورتون مین یہہ حصہ چوتہائی تک بہی ہوسکتا تہا۔

چونکہ سرکار کو لڑائی کی مدافعت کی وجہہ سے خرچ کی ضرورت بڑہتی جاتی تہی۔ اور نتیجا ب تو مین بہی زیادہ مطالبہ کیا کرتی تہین اس سے سرکارے مطالبے کی مقدار روز بروز بڑہتی گئی اسکے بڑہانے مین بہت سی حکمتین نکالی گئین لینے بجائے دہاتون کے چانول طلب کیئے گئے جس سے بظاہر حصے کی زیادہ طلبی نہین معلوم ہوئی مگر آخر کار سرکاری حصہ بڑہتے بڑہتے نصف پیداوار تک پہونچگیا۔ مگر سلاطین مُغلیہ نے نہایت دانائی سے مالگذاری کا انتظام کیا اور اس نصف حصے کو گہٹا کر ایک ثلث کر دیا جو ایک اوسط اور منصفانہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے ابتدائی زمانے مین اس تجویز مین بڑی سادگی تہی۔ چونکہ سرکاری مطالبہ صرف پیداوار کا کوئی ایک حصہ ہوتا تہا اسلئے کاشتکارون کی منفعت کا حساب لگانے مین کوئی پینچ پانچ نہین پڑتے تھے اور نہ اخراجات اور زمین کی حیثیت اور موسم کی عمدگی اور خرابی کی دریافت کرنیکی ضرورت ہوتی تہی۔ اہلکاران مالگذاری کو جو کچہہ کام کرنا تہا وہ صرف یہہ تہا کہ زمین سے جو کچہہ پیدا ہو تہوڑا ہو خواہ بہت خرمن مین ڈہیر لگا دیا گیا سرکاری آدمیون نے اوس کی بٹائی کر لی۔ جب کبہی قحط کے زمانے مین کچہہ پیدا نہ ہوتا تو سرکار کو بہی کچہہ وصول نہ ہوتا اور مالگذاری کے معافی دینے کی کوئی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ سرکاری محاصل کا وصول نہ کرنا ہی امداد سرکاری تہی۔

ہندوستان کی بعض ریاستون مین بٹائی کا دستور اب بھی جاری ہے - بہت سی ہندوستانی
ریاستون مین خاصکر پہاڑی ملکون مین جہان ابھی تہذیب بہت کم پھیلی ہے سرکار ابھی تک
اپنے مطالبے مین غلہ لیتی ہے - اور بعض انگریزی اضلاع مین بھی (اکثر پنجاب مین)
جہان کہ زمین کے مالک زمیندار لوگ ہین بٹائی ہوا کرتی ہے - یہہ زمیندارون کا لگان
جو وہ کاشتکارون سے لیتے ہین وہ ہی ہے جو پہلے سرکار کو ملتا تھا -
جب آبادی زیادہ ہوتی ہے اور زراعت بہت پھیل جاتی ہے تو غلے کا فراہم کرنا
دشوار ہو جاتا ہے - ظاہر ہے کہ اگر اچھی طرح سے نگرانی نہ کیجائے تو کسان لوگ غلے
کو اکثر اخفا کرتے ہین یا چرالیجاتے ہین - اور جو ملازم کہ غلہ فراہم کرتے ہین وہ بھی
سرکار اور نیز کاشتکار دونون کو دغا دیتے ہین - پہلے پہل تو غلہ فراہم کرنیکی
اور صورتین نکالی گیئن - غلہ کی بٹائی خرمن گاہ پر ہونا موقوف کی گئی - کھڑی کھیتی کو گونا یعنے
انچنا یا تخمینہ لگا یا گیا - اور اسکی کثرت سے کنکوتی بڑے تجربہ کار ہو گئے - جب کنکوتون یعنے
تخمینہ کرنے والون نے اپنی راے دے دی کہ فلان کھیت مین اس قدر غلہ پیدا ہوگا
جس مین سے سرکار کا حصہ اس قدر ہے تو جب کٹا اوقت وہی کھڑے کھیت پر اندازہ
کیا ہوا غلہ کاشتکار سے لیا گیا اور اوس سے کچھہ غرض نہ رہی کہ واقعی غلہ کھیت مین کس قدر
پیدا ہوا - اسکے سوا اور بھی طریقے جاری ہوئے تھے جسکا بیان طوالت سے خالی نہین
مگر جب کاشتکارون کے درمیان کھیتون کی تقسیم و تعیم ہوئی تو ان فرضی قیاسات کا

عملدرآمد گھٹنے لگا اور اوسے زمانے مین سکہ بھی روز بروز زیادہ رواج پانے لگا کہ بجائے غلہ لینے کے مطالبۂ سرکاری مین زر نقد لیا جاوے۔ چونکہ یہہ تدبیر بہت آسان اور مفید سمجھی گئی آخرکار اندازاً ہر کیست پر نقد محصول مشخص کردیا گیا۔ مالگزارے کا یہہ بے بہا قاعدہ اور زر نقد لینے کا طریقہ سلطنت مغلیہ کے زمانے مین آئین اکبری کے بموجب جاری ہوا اور حتےٰ الامکان ہندوون کا انتظام اونہین قوانین کے بموجب کیا گیا جو یہان ایک عرصۂ دراز سے جاری تھے۔ شہنشاہ اکبر اور اوسکے لایق مشیرون نے سب سے پہلے مالگزاری کے متعلق ہندوونکے دستورات اور بغیر قلمبند کئے ہوئے قاعدون کو ایک قاعدے کے طور پر مرتب کرلیا اور بعد اصلاح و تکمیل کے ضابطہ کے قالب مین مرتب کیا۔ مالگزارے کا حساب جاری کیا۔ مالگزاری کے کامون کے الفاظ اور اصطلاحین ایجاد کین۔ عہدے مقرر کئے اونکے نئے نئے نام رکھے درحقیقت شہنشاہ اکبر نے اس پارینہ انتظام کو قوانین اسلام کا لباس پہناکر عالم شہود مین عروس کی طرح تخت زمین پر جلوہ گر کردیا جس سے ہندوون کے ناتمام قاعدے صفحہ ہستی سے نسیاً منسیاً ہوگئے اور سلاطین مابعد نے ان قواعد کی یوماً فیوماً اصلاح کرکے اور رونق بڑہادی اکبر کی سی بڑی سلطنت کے لئے یہہ ضرور تہا کہ صوبجات کے مالی حالت بخوبی معلوم رہے چونکہ کل ذرایع آمدنی مین سے مالگزاری سب سے بڑی رقم تھی اسلئے یہہ لازم ہوا کہ اسکی پیمایش کی جاوے اور جو غلہ کہ ہرقسم کی زمین سے پیدا ہوتا ہے اوسکی جمع تشخیص کرنیکے لئے پیداوار کا اوسط باقاعدہ دریافت کیا جائے۔ اس لئے اکبر نے کل اراضی کی

پیمایش کرائی اور پیداوار کے تخمینے بنوائے اور سیدھا سادا ابتدائی طور پر بندوبست مالگزاری کا قاعدہ جاری کر دیا۔

اکبری قوانین کا پہلا رسالہ شہنشاہ کے ہندو وزیر راجہ **ٹوڈرمل** کے اہتمام سے (سنہ ۱۵۷۱ء اور بنگالہ میں سنہ ۱۵۸۲ء میں) بنا تھا۔ اِس میں بندوبست بٹائی کے ہی طرز پر ہوا تھا مگر کچھ مدت کے بعد اوسکی اصلاح کی گئی اور نقد جمع تشخیص ہوئی۔ نقدی کی شرح اس طرح قرار دی تھی کہ اکبر کی اونیس[1] برس کی گذشتہ سلطنت میں غلہ کا بھاؤ جو رہا تھا اوس کا اوسط نکالا گیا۔ اور اوس کل پیداوار کی اوسط کا ثلث لیا گیا۔ اور اس حساب سے اوسکی قیمت لگائی گئی اور نیز ایک بیگہ زمین کی پیداوار کا اوسط نکالا گیا۔ اور ہر قسم کی زمین اور مروجہ غلوں کے درجے مقرر کئے گئے۔ جہاں کہیں کوئی خاص قسم کی جنس ہوتی یا جسکی بٹائی نہیں ہو سکتی تہی یا جہاں اس قسم کی آراضی کی جمع زر نقد میں قدیم سے ہی مقرر تھی اوسکا بھی از سر نو اندازہ کیا گیا۔ اور اس پیداوار کی اوسط دریافت کرنے کے لئے کھیت کے کاٹنے اور اوسکے تولنے سے آزمایش کی گئی۔ اور ہر قسم کی آراضی کی شرح ایسی قرار دی گئی تہی کہ جس سے اچھے اور برے موسموں میں پیداوار کی کمی بیشی سے اعتدال ہو جائے جو زمینیں اچھی تہیں اور وہاں ہمیشہ اچھی پیداوار ہوتی تہی وہاں شرح بڑی رکھی گئی تہی

---

[1] اونیس برس کی مدت ایک ایسی مدت سمجھی گئی تہی کہ جس میں معمولی اچھے اور برے موسم آجاتے ہیں۔ اور اس سبب سے یہہ اوسط ہر طرح کے معمولی اچھے اور برے موسموں پر شامل تھا۔

اور جہان پیداوار مشتبہ تھی یا کسی سال پیداوار ہوتی یا کسی سال پیداوار نہ ہوتی جیسا کہ ہمارے ملک دکن مین پل چلکا اراضی کا حال ہے وہان کی شرح ازان مشخص کی گئی۔ افسران مالگزاری جو زراعت کی نگرانی کیا کرتے تھے اونہین اختیار دیدیا گیا تھا کہ ایام قحط اور خشک سالی مین جہان کہین مناسب سمجھین وہان زر لگان ایکسالہ معاف کر دین۔ پس اس تمام قیود و راہ و رسم پر لحاظ رکھکے کل ممالک محروسہ کا مطالبہ غلے کے قالب سے نکالکر زر نقد مین مشخص کر دیا گیا اور اس طرحکے تبدل عظیم سے کاشتکارون کی خوشحالی و فارغ البالی مین یوماً فیوماً ترقی ہوتی گئی اکبر نے چونکہ نیا قاعدہ جاری کیا تھا اسلئے ابتداً بہت کچھ نرمی برتی گئی اور مطالبہ سرکاری کا ادا کرنا کاشتکارون کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا اور ہر کاشتکار مجاز کر دیا گیا کہ چاہے وہ غلہ دے چاہے نقد لگان ادا کرے۔

آپ کو تحریر بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ اکبر نے اوس حصے کی عوض جو پیداوار کا ایک ثلث تھا نقدی لینے کا اسطرح قاعدہ جاری کیا تھا جس سے کسی پر بار نہ پڑے اور آہستہ آہستہ اوسکا رواج پڑ جائے۔ مگر بہت سے مقامات پر جہان اکبر کے آئین کا رواج نہ ہوا اور بہت سی ہندوستانی ریاستون مین جو بعد مین قایم ہوئین یہہ قاعدہ غلہ کی بجائے نقدی لینے کا جاری نہ رہا۔ ہم یہان اوسکے وجوہات تو بیان نہین کر سکتے کہ کیون ایسا ہوا۔ مگر دیہاتیون کی حالت پر غور کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ اس حیثیت کے زمین اس قدر جوت بو سکتے ہین اور اسطرح سے اون پر اسقدر محصول وغیرہ لگانا مناسب ہے۔ یہہ ہمیشہ قاعدہ ہے

کہ ہر ایک کے پاس کچھہ ہل ہوتے ہین اور ایک ہل سے ایک خاص تعداد زمین کی جوتی جا سکتی
ہے اسلئے یہہ ایک آسان بات ہے کہ فی ہل محصول مقرر کر دیا جائے۔ سوائے اسکے
یہہ بھی تھا کہ زمین کے انداز اً مختلف اقسام ٹہرالین جسکی حیثیت کے سبب سے پیداوار مین
فرق ہوتا تھا۔ اور ایک رقبہ محدود پر خواہ پنچایت کے ذریعے سے یا آپس کی رضامندی
سے محصول لگا دیا جب ایک مرتبہ ایسی شرح مقرر ہوگئی تو پھر آیندہ اگر کاشتکار سے دیکھا
کہ محصول وصول نہین ہوسکتا تو اوسے کم کر دیا۔ اور اگر دیکھا کہ بہت خفیف ہے تو بڑھا دیا۔
اس طرح پر وہ معمولی شرح ہو جاتی اور سالہا سال تک اسی طرح کام چلا کرتا تھا۔ اسکے
بعد جو اور حکام ہوئے اونہون نے بھی اسکو پسند اور منظور کر لیا۔ اور اسکے مطابق اپنا
بندوبست کر دیا ہم اسکا بیان آگے اور کچھہ بھی کرینگے۔ چنانچہ ہمارے ملک حیدرآباد
کے مشہور رستم جی صاحب تعلقدار نے ناراین پیٹھ وغیرہ تعلقات مین
یہی طریقہ جاری کر دیا تھا جسپر لوگون کو اب تک اعتراض ہے

شرح نقد جب عام مین ایک مرتبہ پھیل گئی تو بہت اوسکے لین دین مین بہت آسانی
پائی گئی اور یہان کے مالی عہدہ دارون کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ زمین پر جو جمع تجویز کیجاتی
ہے اوسکی مقدار ایسی ہے جو کاشتکارون سے زیادہ سے زیادہ وصول ہوسکتی ہے اور اس
مین وہ اور اوسکی مویشی بھوکے بھی نہین مرتے اور نہ زراعت مین کمی ہوتی ہے
کاشتکار اپنے مقبوضون کو نہین چھوڑتے اور گاؤن چھوڑکر نہین بھاگتے۔ اون کے

کارپردازون کو خوب تجربہ ہو گیا تہا اور جہان تک ممکن تہا کاشتکارون کو لیمو کی طرح نچوڑ کر چھوڑ دیتے تھے ۔

مرہٹے حساب کتاب تو خوب ہی جانتے تھے ۔ اونکے کچھہ صوبے تو ایسے تھے جہان وہ صرف غارتگری ہی کیا کرتے تھے ۔ وہان روپیہ لینے مین بڑی بیدردی اور بے رحمی کرتے جو انسانون سے بعید ہے ۔ گانٔون بالکل ویران ہو جاتے اور زمین بے کاشت پڑی رہجاتی ۔ لیکن جہان کسیقدر اون کی حکومت جمی ہوئی تھی وہان وہ مثلاً صوبجات وسط ہند مین مسلمان بادشاہون کی جاری کی ہوئی شرح کو وہ مان لیتے تھے اور اوسکو آئین شرح کہا کرتے تھے ۔ اور اوسکو سب جگہہ پھیلا کر جمع کامل بولا کرتے تھے ۔ ہر ایک گانٔون مین اون کی طرف سے ایک مقدم رہتا تہا جو نہایت مستعد ہوتا تہا ۔ اور اگر مقدم نہ ہوتا یا اون کی مرضی کے موافق وہ کام نہ کرتا تو کسیکو اجارہ دیتے تھے ۔ اس مقدم یا مستاجر کا یہہ کام ہوتا تہا کہ وہ اوس حد تک کاشتکارو نسے روپیہ وصول کرے کہ گانٔون تباہ نہ ہو جائے ۔ ان گانٔون کے مکھیا اور مستاجرون کی مدد پر اونکے دیسای یا افسران ضلع ہوتے تھے جنکا یہہ کام تہا کہ جہان تک ممکن ہو اونسے روپیہ وصول کرکے خزانے کو بہر دین اور کچھہ اپنے لئے بہی الگ وصول کرلین

حالات متذکرہ بالا سے یہہ نتیجہ ظاہر ہے کہ کبھی کسی ہندوستانی حاکم نے اس امر کا خیال نہ کیا کہ جب ایک مرتبہ جمع تشخیص ہو گئی تو پہر اوس مین اضافہ اور تبدل نہ کیا جائے

جو آپ چھے فرمان روا تھے وہ رفتہ رفتہ ایک عرصۂ دراز کے بعد شرح مین اضافہ کر دیتے تھے - اکبر کا بندوبست درحقیقت دس سالہ کے لئے تھا - اوس سے یقیناً غرض یہی تہی کہ جب زراعت زیادہ ہو جائے تو صرف اوس زیادہ زمین کی پیمایش کی جائے - اور یہہ کہ جو پرگنہ کی معمولی شرح ہے وہ اوسپر لگا دیا جائے - مگر ہمکو وقتاً فوقتاً اس امر کا ثبوت ملا ہے کہ شرح مین اضافہ کیا گیا - اصل مین بات یہہ ہے کہ جب حکومت کو تنزل ہوتا گیا اور حاکم نالایق ہونے لگے تو اونکو ہر جگہہ سالانہ بندوبست کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا - البتہ یہہ ہو گیا کہ پچھلے زمانے کی باقاعدہ جمعبندی حال کی تشخیص سالانہ کے لئے ایک اصول مقرر ہو گئی -

زمانۂ مابعد مین جب کمبختی آئی تو باوجود اسکے کہ سلطنت پرانی ہو گئی تھی مگر بجائے ترقی کے اصول مالگزاری روز بروز خراب ہی خراب ہوتے گئے - ہمین امید ہونا چاہئے تھی کہ جب روپے کی قیمت ارزان ہوتی یا اوسکی قیمت مین جب تبدل ہوتا یا اراضے کی شرح گران ہو جاتی تو کچھہ نہ کچھہ اوس مین اصلاح ہوتی اور اور نہین تو پنچایت ہی کے ذریعے سے شرح ٹھیک ٹھاک ہو جاتی - مگر ایسا نہ ہوا - صوبہ دارون نے اور کوئی بہتر تجویز تو نہ کی صرف یہہ کیا کہ تعداد مالگزاری پر کچھہ فیصدے اور چند ابواب اور بڑہا دئے جو صوبہ دار کہ ان ابواب کو جاری کرتے اونہین کے نام پر اون ابواب کا نام ہوتا تہا اور کبھی کبھی جس غرض سے وہ ابواب جاری ہوتے تھے اوسی نام سے اونہین بولا کرتے تھے

جب چہوٹے چہوٹے حاکمون اور مستاجرون نے دیکہا کہ صوبہ دار صوبہ اس طرح سے رقومات لیتے ہین تو وہ خود اپنے لئے بہی لینے لگے۔ غرض کہ ایسی ایسی باتون سے وہ پہلے طریق بند و بست کے جو جاری ہوئے تہے سب مفقود ہو گئے اور یہان تک اضافون کی ترقی ہونا شروع ہوئی کہ رعایا سے اون کا بوجہ سنبہالنا دشوار ہو گیا اسپر حاکمون نے رعایا کو راضی کر کے اصل مالگزاری سے اور ابواب متفرق کو اکہٹا کیا اور وہ سب یکجائی طور پر مقرر کر کے جمع سرکار ے قرار دی۔ اور اسطرح سے ایک نئے جمع مقرر ہو گئی۔

سلطنت مغلیہ کے اخیر دور مین مالگزاری کے انتظام مین روز بروز دقتین بڑہنے لگین اور سلطنت کے کمزوری کے باعث سے اپنے ماتحت عہدہ دارون کو اختیارات زیادہ دینا پڑے اس لئے یہہ آسان معلوم ہوا کہ ملک کو کچہہ حصون مین منقسم کیا جاوے اور خزانے کے حساب کو دیکہکر اون ہر تعلقہ یا ضلعے پر کچہہ معینہ جمع لگائی جاوے جو قدیم سے وصول ہوا کرتی تہی۔ اور کسی ساہوکار یا مالدار اور ذی رعب رئیس کو وصول زر مالگزاری وغیرہ کا کل انتظام حوالے کر دیا جاوے اور اس امر کا ذمہ دار ٹہیرا دیا جاوے کہ خزانے مین ہر سال اس قدر روپیہ داخل کر دیا کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسطرح جو مستاجر مقرر ہوتے تہے اونکو دیہات اور جاگیرات وغیرہ مین سے مالگزاری وصول کرنے کے لئے بڑے بڑے اختیارات ہوتے تہے۔ خزانے کے افسرون کا

اسکے بعد صرف یہی کام رہگیا تہا کہ فلان علاقے سے کل اسقدر روپیہ آگیا یا نہین اور جب یہہ کل روپیہ آجاتا تو اونہین اور کوئی غرض بجز اسکے نہ رہتی کہ اوس مین سے حق مستاجرے مستاجر کو نہا کر دین - ایک اور باعث بھی ایسا تہا جس سے مستاجری کی ضرورت سمجھی گئی یعنے جسن مانے مین کہ ہندو راجہ اونکے سمستان تمام ہندوستان مین منتشر و متفرق قایم تھے اور ان پر حملہ آور بادشاہان اسلام ایسے غالب آگئے تھے کہ بظاہر یہہ لوگ بغاوت نہین کر سکتے تھے یہہ اندیشہ لگا ہوا تہا کہ کہین یہہ لوگ ناراض ہوکر بغاوت نہ کرین - کیونکہ ان راجاؤن اور اونکے سرداروں کا رعایا پر بہت بڑا رعب وداب تہا - مگر یہہ اس طرح سے راضی ہو سکتے تھے کہ اونکو اپنے اپنے علاقون مین کسیقدر اقتدار ملتا اسی خیال سے ایسے بڑے بڑے زمیندار ونکو صوبہ دارون کی طرف سے پٹہ مل جاتا کہ وہ اقساط معینہ پر اپنے علاقے کا خراج مالگزارے ادا کرتے رہین - راجہ بادشاہی فرمان کے بموجب گویا مستاجر ہو جاتے تھے اسیطرح سے جب کبھی کوئی عہدہ دار اپنے عہدے سے الگ ہوتا تو اوسے اور نیز کسی ساہوکار یا دربار کے امیر کو بھی اجارہ ملجایا کرتا تہا - یہان تک کہ ان دونون صورتون مین کچھ فرق نہ رہا سب ایک ہی سے ہو گئے - چنانچہ یہی طریقہ ہمارے ملک حیدرآباد مین نواب سالار جنگ مرحوم کی دیوانی کی ابتدا تک جاری رہا - اس مذموم طریقے کو مرحوم مغفور نے نہایت کوششون سے نکالدیا اسوقت ہمارے ملک مین مستاجری کے نام سے بھی کوئی شخص

واقف نہین ہے۔

جو لوگ اس طرح مقرر ہوتے خواہ وہ ملکون کے راجہ ہوتے یا دوسرے لوگ ہوتے وہ سب زمیندار کہلاتے تھے اور بعض ملکون مین جیسے کہ اودہ ہے تعلقدار کہلاتے تھے۔ زمین پر ان دونون قسمون کے لوگون کا کوئی خاص حق نہ تھا۔ پہلی صورت مین تو یہہ مطلب ہوتا کہ راجہ وغیرہ زمین کے سرکاری حق کا منتظم ہے۔ دوسرے صورت مین یہہ مراد تھی کہ وہ شخص صوبہ دار وغیرہ کا متعلق ہے۔ یعنے تعلقدار سے متعلق یا ماتحت مراد ہے۔

جب کہ مستاجرے کا قاعدہ جاری ہوا تھا تو سلطنت اوسوقت تک بالکل بربادی کے درجے کو نہین پہونچی تھی۔ اسلئے مستاجر جنہین اب ہم زمیندار کہتے ہین پہلے پہل باقاعدہ مقرر ہوتے تھے۔ اونکے تقرر مین بڑی احتیاط کیجاتی تھی۔ اون سے تحریر قبولیت لیجاتی اور ایک قول یا سند عطا کیجاتی تھی جس مین اونکے فرائض اور فہرست علاقجات دیہات اضلاع وغیرہ کی رہتی تھی۔ مستاجر اوس علاقے کی مالگزارے کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ سوائے اسکے اوس سند مین یہہ بھی لکھا ہوتا تھا کہ حق مستاجری حق التحصیل خرچ کوتوالے خیرات وغیرہ کی بابت اس قدر اوس سے نہا ہونا چاہئے۔ اکثر یہہ دستور تھا کہ دس حصہ تحصیل مین سے نو حصے سرکار مین داخل کرتا تھا۔ لیکن اسکے سوا اوسکو کچھہ زمین بلا لگان اپنے اور کوتوالی کے خرچ کے لئے ملا کرتی تھی۔ پرگنہ کے سرکاری عہدہ دار یعنے قانون گو کو اوسوقت تک حساب کے جانچنے اور مالگزارے کے فرائض ادا کرنے کی نگرانی

کا اختیار تہا۔ مگر مستاجری کا عہدہ موروثی نہ تہا۔ جو زمیندار یا راجہ یا سردار اپنی آراضی پر بطور وراثت کے قابض چلے آتے تھے اونکے جانشین کو اس قسم کی زمینداری بھی وراثت مین ملتی تہی لیکن دوسرے قسم کے خاص مستاجرون کے بیٹے اجازت سے وارث قرار دیے جاتے تھے اور تا ختم میعاد اجارہ جنکو نئی سند ملا کرتی تھی اور غالباً انکو نئی سند ملنے کے لئے سرکار مین کچھہ نذرانہ بھی دینا پڑتا تہا۔

جب شاہان دہلی کی حکومت کو تنزل ہونے لگا تو صوبہ داران بنگال اودہ وغیرہ روز بروز خودمختارانہ برتاؤ کرنے لگے۔ مگر اونہون نے بھی انتظام کے تفصیلی کامون مین سستی اور غفلت شروع کی۔ جسکا معمولی نتیجہ یہہ ہوا کہ بد انتظامی کے باعث خزانے خالی ہونے لگے۔ اب مستاجرون کے سوا اور کون تہا کہ جس سے روپیہ طلب کیا جاتا۔ جب اون کو یہہ حالت معلوم ہوگئی تو اونہون نے جعل کیا کہ بغیر اونکے کام نہین چلتا اور مقابلہ و مجادلہ پر آمادہ ہوگئے جس سے حاکمون کو اونکے حساب کے جانچ پرتال مین تجاہل کرنا پڑا اور جس قدر اونہون نے رضامندی سے دیا اوسی پر صبر کیا۔ اسطرح جو مالگزارے کا سرکاری انتظام تہا وہ سب درہم برہم ہوگیا۔ اور جہان کہین کہ رہگیا وہ بھی برائے نام ہر طرح زمیندار کو کامل اختیار رہا۔ وہ جو چاہتا سو کرتا تہا۔ کاشتکارون سے وہ جس قدر چاہتا وصول کر سکتا۔

بنگالہ مین (اور دوسرے ملکون مین بھی) جب کہ وہ انگریزونکے قبضے مین آسے)

وہان مالگزارے تو پشت ہا پشت سے نقد وصول ہوتی تھی مگر تشخیص جمع کے لئے (جو اکثر
ایک سال کے لئے ہوتا تھا) کوئی قاعدہ مقرر نہ تہا۔ پیداوار مین سے جو حصہ زر نقد کے
قالب مین لیا جاتا تہا اوسکے آثار بالکل معدوم ہو گئے تھے۔ خزانے مین جو روپیہ داخل
ہوتا تہا وہ وہی تہا جو زمیندارونسے بالجبر لیا جاتا تہا۔ اور جو روپیہ کہ چھوٹے چھوٹے قابضان
اراضے یا مقدمون کے ذریعے سے کاشتکارونسے وصول ہوتا تہا اوسکی شرح پرگنہ کی
شرح کے نام سے مشہور تھی۔ اور قیاس اسبات کا مقتضی ہے کہ یہہ وہی شرح
ہوگی جو سب سے اخیر باضابطہ تشخیص کے وقت مقرر ہوئی ہو جو بڑے بڑے انقلابونکے
بعد بدل بدلا کر اوس وقت قایم رہ گئی تھی۔ لیکن یہہ شرح ہر جگہہ جدے جدے طور پر تھے
اور اسکے ساتھہ قسم قسم کے ابواب اور زمیندارونکے رسوم اور بھی لگے ہوئے تھے
خلاصہ یہہ کہ مالگزارے کیا چیز تھی کیا اوسکی حالت پہلے سے چلی آئی تھی۔ اور صدی گذشتہ
کے اخیر مین اوسکی کیا کیفیت ہو گئی تہی۔ اسکی یہہ جو حالت گذری ہے وہ بالکل تاریخی
بیان پر منحصر ہے۔ مگر چونکہ اس جگہہ ہمین اوسکی تفصیل کرنا بے محل معلوم ہوتا ہے اسلئے
ہم مختصر طور پر ہر ایک صوبے کا جدا جدا حال لکھتے ہین اور حسب ذیل بتاتے ہین کہ سرکار انگریزی
مین اون صوبون کے داخل ہونے کے وقت اون کی مالگزارے کی کیا حالت تھی۔

بنگالہ مین (جہان مالگزارے کا انگریزی انتظام سب سے پہلے ہوا تہا) شہنشاہ اکبر کے
قواعد کے بموجب تشخیص کی گئی تھی اور یہہ تشخیص کئی مرتبہ ہوئی تھی سنہ ۱۷۶۵ – ۱۷۷۲ء کے

قریب قریب جبکہ انگریزی عملداری شروع ہوئی تو ان ضلاع کے بہت بڑے حصے مین یعنے وسط اور نہایت آباد مقامات مین بالکل زینداری کا رواج ہوگیا تھا جو سو برس پہلے سے وہان جاری تہا۔ البتہ کہین کہین چھوٹے چھوٹے قطعات ایسے بھی تھے جو بالمقطع روپیہ ادا کرتے تھے اور زیندار نہ تھے۔ اور نیز اور بھی کئی طرح کے سرکاری دی ہوئی جاگیرات بھی تھین۔

ممالک مغربی شمالی اضلاع بنارس کے صوبے سے (۱۷۷۵ء مین) شروع ہوا تھا۔ یہہ علاقہ ایک راجہ کا تہا۔ جو سب علاقہ کا زیندار نہین ہوا تہا۔ اور اس سبب سے وہان بڑے بڑے مستاجر نہ تھے صرف چھوٹے چھوٹے قابضان اراضی تھے اور وہی مالگزاری کے ذمہ وار تھے۔

۱۸۰۱ء مین انگریزی امداد کے معاوضے مین نواب وزیر اودہ نے گنگا کے میدان کے اضلاع انگریزون کو دیدیئے۔ ۱۸۰۳ء مین کچھہ اور اضلاع اوسیکے قریب کے بھی انگریزون نے مرہٹون سے فتح کئے۔ بعد اسکے ۱۸۱۵ء مین اور بھی دامن ہمالیہ کا کچھہ ملک حاصل ہوا لیکن پہلے ہی اضلاع سے جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ایک صوبہ بنا تھا۔ یہہ کہہ سکتے ہین کہ بہت سے اضلاع مین تو زینداری کا رواج ہوگیا تھا مگر ایسا نہ تھا جیسا بنگالہ مین ہر جگہہ پر جال کی طرح سے پہیلا ہوا تھا۔ بعض اور ایسی صورتین بھی تہین کہ مالگزاری کا انتظام ملک کے راجاؤن پر چھوڑ دیا گیا۔ اور کہین کہین فرقۂ امراء مین سے بھی بڑے

بڑے علاقون کے اجارہ دار تھے۔ ایسا بھی تھا کہ خود سرکاری عہدہ دار ہی مالگزاری
کے گورنمنٹ کے واسطے ذمہ دار ہو گئے تھے اور یہہ عامل درحقیقت متاجرون کی طرح
پر تھے۔ لیکن بہت سے ایسے حالات تھے کہ گاؤن کے لوگون کے جتہے کے باعث
جنکا ہم آگے بیان کرینگے اجارہ گاؤن گاؤن کا مجموعةً مقرر رہتو تا تھا۔
اودہ ۱۸۵۶ء مین اوسوقت لیا گیا تھا جب کہ وہان کی مالگزارے کا انتظام نہایت
ہی ابتر تھا۔ اوسکے اکثر اضلاع پر راجا قابض تھے۔ اور بعض جگہہ ناظم یعنے سرکاری
افسر کہین ساہوکار اور درباری لوگ وغیرہ بھی قابض ہو گئے تھے۔ یہہ سب
لوگ درحقیقت متاجر تھے اور اصلی مالکون کی طرح کام کرتے تھے۔
پنجاب ایک ملک تھا جہان گاؤن کے بڑے مضبوط جتھے تھے اور زمیندارے وہان بہت
جاری نہین ہوئی تھی۔ مگر سکھون کے زمانے مین وہان اجارہ کا دستور ہو گیا تھا
اور جگہہ جگہہ ابھی تک بٹائی کا دستور جارے تھا۔
ممالک متوسط کا ملک تو اکثر مرہٹون کے قبضے مین رہ چکا تھا۔ اس مین سے کچھہ
کچھہ ملک تو وہان کے سردارونکے اختیار مین بھی تھا جو حاکمان وقت کو خراج
دیا کرتے تھے باقی ملک مین ایک ایک گاؤن کے قدیمی مقدم کو یا کسی اور لایق
کارپرداز کو جو مالگزار کے نام سے مخاطب ہونے لگے تھے ٹھیکہ دیدیا جاتا تھا۔ اور
وہ ایک مقررہ روپیہ داخل کرنے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔

بمبئی مین اجارہ کا دستور علی العموم نہا مگر وہ مالگزارے کے افسرون کو ملتا تہا جس مین سے اکثر تو ایسے ہوتے تھے کہ جنہین آراضی کا مستقل دوامی قبضہ نہین ملتا تہا۔ یہان دیسای (دیا دیکہہ) اور دیسپانڈیہ یا ضلع اور تعلقہ کے دوسرے افسرون کے ذریعے سے بالکل کارروائی ہوتی تھی جسمین گانون کے مقدم یا پٹیل کا بھی واسطہ ہوتا تہا۔

مدراس مین شمالی اضلاع مغلون کے قبضے مین تھے۔ وہان زمینداری کا رواج ہو گیا تہا۔ مگر اون مین سے اکثر ملک کے پرانے سردار تھے جنہون نے اور زمیندارون کی طرح کاشتکارون کے حقوق کو باطل نہین کر دیا تہا۔ کرناٹک کے اضلاع مین نظام کی طرف سے ایک صوبہ دار حکومت کرتا تہا اور زر مالگزاری اجارہ دارون سے اوس درجہ تک زیادہ وصول کیا جاتا تہا جو بے رحمی کی حد تک نوبت پہونچ گئی تھی۔ اسکے سیدہے نتیجہ یہہ ہوا کہ کہین جاگیر تک نام کو قایم نہین ہوئی اور سارے حقوق آراضی بھی مفقود ہو گئے۔ ملک کے دوسرے حصون مین چھوٹے چھوٹے سردار حکومت کرتے تھے جنہین ایک طرح کا اجارہ دار کہنا چاہیئے۔ مگر ان کا عذاب چندان نہ تہا۔ باقی اور اضلاع نوابون کے ماتحت تھے جو حکومت حیدرآباد کے خراجگذار تھے۔ سلطان میسور یا ہندو راجاؤن یا مرہٹون کی اطاعت کرتے رہے تھے۔ یہان سب جگہہ کم و بیش اجارہ کا دستور تہا اور نہایت بدانتظامی اور ظلم ہوتا تہا۔ مگر اس مالگزارے کے اجارے سے قبضہ آراضی پر کوئی دوامی اثر بجز اسکے نہ ہوا کہ پرانے حقوق باطل ہو گئے اور زمین کا قبضہ جو ایک بڑی

بیش بہا چیز ہے کاشتکارون پر ایک بوجھ سمجھا جانے لگا۔

گذشتہ زمانے کا جو ہمنے اجارہ کا دستور پڑنے اور اوسکے زیادہ رواج ہونے کا مختصر بیان کیا ہے اوسکی اولا تو وجہہ یہہ ہے کہ اٹھارہوین صدی کے اخیر پر جو انتظام مالگزاری کی حالت سے اوسے ظاہر کر دیا جاے اور یہہ بتایا جائے کہ جسوقت سے انگریز حاکمون کو یہہ ملک ہاتھہ لگا تو کوئی قاعدہ ایسا جاری نہ تہا کہ جسکے مطابق مالگزاری کا انتظام کیا جاتا۔ اور دوسرا اسکے سوا ایک اور بھی وجہہ ہے۔ وہ یہہ ہے کہ کئی صوبون مین اس مستاجری کی وجہہ سے قبضہ آراضی کی بنیاد پڑنے کے لئے منجملہ اور اسباب کے اس سے بڑی مدد ملی۔ بعض جگہون مین تو مستاجر بڑے بڑے زمیندار ہوگئے اور قانوناً اونکو قبضہ ملگیا۔ کہین دیہات مین اون کی چھوٹی چھوٹی جائداوین قایم ہوگئین۔ اور اور جگہون مین اونکو اتنا ہی ہوا کہ اوپر کے مالکون کو لگان دیدینے کے سوا اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔ بعض جگہون مین ایسا بھی ہوا کہ اونکے کوئی آثار باقی نہ رہے بنگالہ ایک ضابطہ کے طور پر گویا مستاجرون کا گہر تہا جہان مستاجر بڑے سے بڑے زمیندار ہوگئے۔ دوسرے صوبون مین کہین ایسے یکسان طور پر مستاجری تمام ملک مین نہ پھیلی۔

ایک بات یہہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگرچہ مستاجری اس معنے کے اعتبار سے کہ وہ آراضی کے انتظام اور اہتمام کے لئے ہے کسی نہ کسی صورت مین تمام جگہون مین پھیل گئی تھی مگر اوس سے سب جگہہ جائداد ہائے مستمرہ پیدا نہ ہوئین۔ اور جہان کہین کہ قابضان آراضی کے حقوق قانوناً تسلیم کئے گئے وہ اس بنا پر تھے کہ وہ لوگ یا تو ملک کے قدیمی بسنے والے تھے

یا بادشاہی سرداروں کے خاندان مین سے تھے یا کوئی اون مقامات کے ایسے افسر تھے کہ جنھین وہان خاص طور پر استقلال ہوگیا تہا غرضکہ سب کو کوئی نہ کوئی تعلق زمین سے پہلے ہی سے چلا آتا تہا۔

اب ہم اپنے اوسی عنوان کی طرف رجوع کرتے ہین۔ یعنے زمین کی مالگزاری آجکل کیا چیز ہے۔ جب بنگالہ مین انگریزی سرکار نے عنان حکومت براہ راست اپنے ہاتھہ مین لی تو سب سے پہلے اور بڑی مشکل یہہ پیدا ہوئی کہ زمین کی مالگزاری کا کس طرح بندوبست کیا جائے۔

اب تو ایک بڑا زمانہ گذر گیا ہے۔ اسوقت ان دشواریون کا خیال مین آنا بہت مشکل ہے جو افسرون کو مالگزاری کے انتظام مین عاید ہوئی تہین۔ ملک مین ایک دراز زمانے تک قحط پڑ چکا تہا جو پہلے کبھی سننے مین نہین آیا تہا۔ جس سے ملک کے آبادی دسوان حصّہ رہ گئی تھی۔ مالگزاری کے تشخیص کا کوئی اصول اور قاعدہ نہ تہا۔ کہین کہین کوئی لیئے دیئے کاغذات سرکاری ملتے تھے جنکا کوئی اعتبار نہ تہا۔ اون مین سرکاری تعلقات کے کچہہ فہرستین تھین اور برائے نام قیاسی جمع اوس مین لکھی ہوتی تھی۔ اور پہلے جو تحصیل ہوئی تھی اوسکے حساب مندرج تھے۔ سوائے اِسکے نہ تجربہ کار افسر تھے نہ پیمایش تھی۔ کیونکہ پہلے کارپردازون مین سے کوئی نہ رہا تہا۔ اگر کچہہ عملہ تہا تو اضلاع مین وہی ناکافی عملہ تہا جو انگریزی عہدہ دارون کا۔ اون کو یہہ خبر بھی نہ تھی کہ ہندوستان مین

ملکیت آراضی کیا شے ہوتی ہے۔ یہہ تو وہ بیشک خوب جانتے تھے کہ تجارت مین روپیہ کس طرح پر لگاتے ہین۔ اور اوس سے کیونکر منفعت اوٹھاتے ہین۔

جب بنگالہ دیکھہ بھال لیا تو بھی وہ تجربہ اس کام نہ آیا کہ دوسرے جدید صوبون مین بندوبست کیا جاتا۔ کیونکہ جو ملک ممالک مغربی شمالی کا بلاتہا یا نیا فتح ہوا تہا اوسمین جگہہ جگہہ مقامی قاعدے جاری تھے۔ اونکے لئے ایک نیا ہی انتظام کرنیکی ضرورت تھی۔ یہی مدراس کی اور اوس سے پیچھے بمبئی کی حالت ہوئی۔ ہر صوبے مین اپنے اپنے مقام کے موافق جدا ہی ضرورتین تھین اسلئے وہان کا انتظام جدا ہی طرز کا کرنا ضرور پڑا۔ اوس مین بار بار ناکامیابی ہوئی اور بڑی بڑی تشویشین ہوئین۔

دوسرے صوبے پنجاب سندہ اودہ اور ممالک متوسط ابھی تک ہاتھہ نہین لگے تھے۔ یا اس قابل نہ ہوئے تھے کہ جب تک کوئی اچھے اصول نہ قایم کئے جائین تب تک وہان باضابطہ بندوبست کسطرح کیا جائے۔ لیکن جب یہہ ہو ہی گیا تب بھی مشکلات پیش ہوئین۔ اگرچہ اون مین سے بہت سے ایسی تھین کہ جنہین ہم نے ہی خود پیدا کیا تھا۔ یعنے خلاف قوانین قدرت ہم چاہتے تھے کہ ایک ہی سا انتظام ہر جگہہ ہو جائے حالانکہ وہ اونہین صوبون کے مناسب حال تہا جہان وہ تجویز ہوا تہا۔ جیسا کہ اس وقت ہمارے ملک حیدرآباد مین مرہٹواڑے اور تلنگانہ مین بہت کم تفاوت کے ساتھہ بندوبست ہو رہا ہے جسکا نتیجہ آیندہ چلکر نقصان دہ پیدا ہوگا۔

ان بیانات سے ظاہر ہو جائے گا کہ ہندوستان مین مالگزاری کے انتظام کے درخت نے اسقدر آہستہ آہستہ کیون نشو و نما پایا۔ یہان تک کہ وہ حال مین ہی اگر اپنی پوری ٹبرھوار پر پہونچا ہے۔ اوس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ کیون اوسکی ترقی زینہ بہ زینہ ہوئی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً کیون اوسکے کام مین تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ یہان تک کہ ہر صوبہ کا مسئلہ مالگزاری ایک معما سا سمجھا جاتا ہے کہ اوسکو باہر کا آدمی کچھہ سمجھہ ہی نہین سکتا۔ گورنمنٹ قیصری کی یہ بات ٹھیک کھتی ہے کہ اوسکی مالگزاری کی نبیاد وہ ہی قدیمی غلہ کا ایک حصہ ہے اور نقدی جو حال مین لیجاتی ہے صرف غلے کے بدلے مقرر ہوئی ہے۔ مگر تشخیص کے طریقے جواب وہ ایجاد کر رہی ہے۔ وہ اس خیال سے کہ نقدی کی بجائے غلہ سے روز بروز زیادہ مفید ہوتی جاتی ہین۔ حقیقت ایک وقت تو ایسا ہوا تھا۔ کہ گورنمنٹ نے اس طرح قیمت لگانے کی تجویز کی تھی جسکا ہم آگے چلکر حال لکھین گے۔ مگر اوس خیال کو حکام نے چھوڑ دیا۔ بعض صوبجات مین (جیسے برہما اور مدراس مین) تشخیص کی ابواب مین اوسط پیداوار آراضی اوس کی قیمت اور خرچۂ پیداوار و منافع مویشے جو اوس سے نہا کرنا چاہیئے باقی حصہ مالگزاری آراضی ہے جس کا ابھی تک حوالہ دیا جاتا ہے۔

زمین کی حیثیت اور اوس مین کام کرنے کے طریق سے بے شک جمع کی تجویز کا طریقہ بدل جایا کرتا ہے۔ اور طرح طرح کی صورتین پیدا ہو جاتی ہین۔ مگر ان سب صورتون

مین صرف دو اصول ایسے ہین کہ جو ہمیشہ الگ الگ دکہائی دیتے ہین۔ ایک تو اون مین سے آزمایشی شرحین ہین۔ ان مین پہلے پہل صرف وہ مقدار لیتے ہین جو سب سے بڑی ہے اور جو پہلے درحقیقت وصول ہو چکی ہے۔ مگر چونکہ اشیاء کی قیمت اب گران ہوگئی ہے اور ملک آسودہ و خوشحال ہوگیا ہے اسلئے اوس مین کسیقدر اوس پہلی جمع سے اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ پہر عام طور پر یا تو سب جگہہ یا کہین کہین یہہ جمع لگادیجاتی ہے۔ اور زمین کو دیکھہ بھال کر اوسکی حیثیت تجویز کیجاتی ہے اور اس تجویز مین بہت احتیاط ہوتی ہے۔ دوسرا اصول اون سب مالکان آراضی کی جائدادون کے لئے ہے جہان کاشتکارون سے تعلق ہے۔ وہ یہہ ہے کہ کاشتکارونسے جو لگان پہلے وصول ہوا ہے اوس سے دریافت کیا جاتا ہے پہر اوسکا اوسط لیا جاتا ہے کہ کس کس قسم کی زمین پر کس کس قدر فی ایکڑ وصول ہوا۔ پہر اوس وصول کا ایک حصہ مالگزاری قرار دیجاتی ہے۔ غرض خلاصہ یہہ ہے کہ آجکل کی شرح یا تو ایک آزمایشی شرح ہے جسمین ہر قسم کی زمین کی فی ایکڑ شرح بہت غور و خوض کے ساتہہ تجویز کی گئی ہے۔ یا کسی قطع آراضی سے مجموعۃً جو کچہہ درحقیقت وصول ہوا ہے اوس کا ایک حصہ ہے۔

یہہ تو غیر ممکن ہے کہ اس مقام پر اسبارے مین بحث کیجائے کہ مالگزاری سرکاری آمدنی ہونے کے قابل ہے یا نہین صرف مختصر طور پر اس قدر کہنا یہان کافی ہوگا کہ گذشتہ

زمانے مین کسی حکومت نے ایک لمحہ کو بھی خیال نہ کیا کہ اوسے چھوڑ دیا جائے اور
آیندہ سے یہہ خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گورنمنٹ دوسرا ایسا ذریعہ آمدنی کا
اوسکے عوض قایم کرسکے جس سے مالگزاری کی حاجت نہ رہے - یہہ قاعدہ وصول زر مالگزاری
کا تمام ملک مین جاری اور لوگ اوسے تمدن اور معاشرت کا ایک قدرتی قاعدہ سمجھنے لگے
ہین - خاصکر ہندوستان مین تو وہ اوّل درجہ پر ہے - کسی محصول کی عمدگی سب سے پہلے
یہہ ہے کہ لوگ اسکے عادی ہو جائین اور اوسکی تحصیل مین بادشاہ کی طرف سے ظلم اور رعایا کی
طرف سے لیت و لعل نہ ہو -

یہہ بحث بھی اسی طرح یہان فضول معلوم ہوتی ہے کہ مشرقی ملکون مین مالگزاری زمین کا
محصول ہے یا اوسکا کرایہ ہے یا اور کچھہ ہے کیونکہ اس بحث مین لوگون نے بہت سی
کتابین لکھدی ہین جو محض تضیع اوقات ہے - اس مین تو شک نہین کہ انگلستان کی محصول اراضی
سے ہندوستان کے محصول آراضی کو کچھہ بھی مشابہت نہین - کسی زمانے مین چونکہ
حاکم اصلی مالکان آراضی خیال کئے جاتے ہین - اسوجہہ سے اوسوقت مالگزاری زمین کا کرایہ
ہوسکتا تھا - اسکی نسبت ہم آگے اور کچھہ بیان کرینگے اس جگہہ صرف اتنا ہی کہنے کی ضرورت
ہے کہ انگریزی گورنمنٹ نے ہر جگہہ پر رعایا کو آراضی کے حقوق دیدیے ہین یا اونکے حقوق
تسلیم کرلئے ہین اور زمین کے بڑے بڑے قطعات (بنگال اودہ اور تمام شمالی ہند مین)
ظاہر زمینداروں کی زمینداری مین دیدیے اور اونہین زمین کا مالک کر دیا ہے - اسلئے

یہہ کہنا تو غیر ممکن ہے کہ سرکار قابضان آراضی سے کاشتکارون کی طرح کرایہ وصول کرتی ہے - اس مین شک نہین کہ کہین کہین سرکار بھی زمین کی مالک ہے یعنے تمام بنجر زمین اور غیر مقبوضہ زمین اوسیکی ہے - مگر ہم یہان پر اوسکا ذکر نہین کرتے بلکہ آراضے مزروعہ اور مقبوضات دیہی کا ذکر کررہے ہے - اوسکی تو سرکار کسیطرح مالک نہین ہے - زیادہ سے زیادہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ سرکار کے پاس ہر ایک زمین مالگزاری کے وصول کرنے کے لئے بطور کفالت کے ہے - اور کچھہ کچھہ سرکار ایسے کام بھی کرتی ہے جو آراضی کے مالکون کے ہوتے ہین یعنے وہ کاشتکارون کی رفاہ اور بہبودی کی کوشش کرتے ہے قابضان آراضی کو تقاوی دیتی ہے کہ وہ زمین کی حیثیت مین ترقی کرین - کنوئے کھدواتی ہے - بنڈے بنواتی ہے - پانی کے آنے جانے کا بندوبست کرتی ہے - اور بھی مثل اسکے بہت سے کام کرتی ہے یہ باتین ایسے ہین کہ پہلے حاکم جس بناء پر زمین کی مالکیت کا دعوے کرتے تھے اور شاید یہی ایک قسم حق کی باقی رہ گئی ہے جو گورنمنٹ کو ابھی تک اون صوبون مین حاصل ہے جہان قابضان آراضی کاشتکار ہین اور مالک نہین ہین اور یہی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے مالگزاری کسیطرح زمین کا کرایہ ہوسکتی ہے - سچ تو یہہ ہے کہ یہہ فضول لفظی بحث ہے ہم کو چاہیئے کہ خود مالگزارے ہی کو خیال کرین اور دیکھین کہ اوسکی کیا حالت ہے اوسکا کاشتکارون کی آمدنی پر محصول کی طرح اثر ہوتا ہے - یعنے زمین کی پیداوار مین سے جو منافہ حاصل ہوتا ہے اوس مین سے سرکار اوسیطرح سے جیسے دوسرے

پیشون اور حرفون کی آمدنی سے سرکار کو مدد دیجاتی ہے۔

ایک تہوڑا سا بیان اوس مسئلہ کا بھی ہم کرتے ہین جو ۱۸۸۲ء تک کم و بیش تمام ہندوستان مین زیر بحث تہا۔ یعنے جب جائدادون مین ایک کافی طور پر پیداوار ہونے لگے اور مالگزاری کی تشخیص ایک مناسب مقدار تک ہوجاے تو کیا یہ بہتر نہین ہے کہ اوس مالگزاری اوس جائداد کا استمراری بندوبست کردیا جائے یعنی یہہ قرار دیدیا جاے کہ پہر اوس مین کہین ترمیم نہ ہوگی۔ اس مسئلہ کا اسوجہہ سے بڑا جوش و خروش اوٹہا تہا کہ بندوبست کے باربار کرنے مین بہت محنت اور بڑا خرچ پڑتا ہے۔ جب اوسکا کام شروع ہوتا ہے تو پانچ پانچ سال سے لیکر دس دس سال تک چلا جاتا ہے۔ اور اس سبب سے اضلاع مین مدتون تک کاشتکاری کے کام مین بدانتظامی اور خرابی پڑا کرتی ہے۔ اور یہہ خیال کیا گیا تہا کہ تیس برس یا کسی زمانہ مقررہ کیلیئے بندوبست کیا جائے تو پہر یہہ سب کام اس عرصے کے بعد دوہرانا پڑیگا۔ ایسی ایسی صورتین سرکار اور رعایا دونون کیلیئے اندیشے سے خالی نہ تھین۔ لیکن اس مسئلہ مین پہلے تو اوسکی اصل بنیاد ہی پر اعتراض ہوا۔ کہ وہ کونسی علامت ہے جس سے یہہ معلوم ہو کہ پیداوار آراضی کافی طور پر بندوبست استمراری کردینے کے لائق ہوگئی ہے۔ جب کسی ایکٹ کو آپ اوسکی علامات با حد ٹہرائینگے تو دوسرے اوسکے برخلاف اور موجود ہوجاتی ہے۔ ور اب تک جسقدر تحقیقاتین ا ر گ ... ہا و ... یہہ ہی کہنا پڑا ... استمراری کیلیئے اوس عرصہ تک اور بھ ... پ ... ہے۔ کہ زمین کی حیثیہ ... ا رہے جو خاص آراضی کی کوشش